یا اللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پیپر بیک"

فقہ جعفریہ

کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:-

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبرؓ، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۸۳

یا اللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پبلسٹی پمفلٹ"

فقہ جعفریہ

کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:-

سپاہ صحابہ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبر، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۸۳

اقتباسات

عدالت عالیہ سندھ کی ڈویژن بنچ کا فیصلہ مورخہ ۹۱-۴-۲۹ جو دستوری عرضی داشت نمبر ۱۹۹۰/۱۰۸-D (انسر فرزانہ اشرف بنام این آئی ٹی و دیگر) میں دیا۔

● جہاں تک خط A/۱ کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چار مسالک فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جبکہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار ناموں کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کر دیا جائے جو بدترین امتیاز ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تا کہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کر دیئے جائیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جوابدار نمبر ۱ نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرضی دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بنا پر رد کر دیا کہ عرضی دار ایک حنفی مسلم ہے۔ خط منسلکہ A-2 کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اسماعیلیہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے۔

● یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈیننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی جھجک کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے عجیب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا جس سے سنی مسلمانوں کی جو اس ملک کی (تمام) کل آبادی کا ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوتی ہے اس دل آزاری اور آزردگی کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقے کا اس ملک کے اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریے لکھے گئے چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد ضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔

دفعہ نمبر ۳: اغراض و مقاصد

- اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوتؐ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا۔
- ناموس اصحابؓ رسولؐ و اہلبیتؓ رسولؐ اور مقام اصحاب رسولؐ و اہلبیت رسولؐ کی اشاعت کے لیئے کوشش کرنا۔
- نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے جدوجہد کرنا۔
- رد رافضیت کے لئے کاروائی بھرپور عمل میں کرنا۔
- نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- شہری و ملکی سطح کے قومی مسائل میں دلچسپی لینا۔
- سُنی مکاتب فکر کے اتحاد کی پرخلوص کوشش کرنا۔
- سُنی مطالبات کو آئینی وقانونی حیثیت دلوانے کیلئے جدوجہد کرنا۔
- نئی نسل کو اولیاء اللہ کی روحانی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا۔
- مذکورہ بالا مقاصد کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے سرانجام دینا۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی،
دستوری عرضداشت نمبر ۱۹۹۰ء/۱۰۵-ڈی

(۱) آنسہ فرزانہ اشرف بنت محمد اشرف حسین مسلمان بالغ بمکان P-۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹۔
(عرضدار)

— بنام —

(۱) نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ بذریعہ مینجنگ ڈائریکٹر بحیثیت ایک قانونی جماعت —— زیر انتظام وفاق پاکستان رجسٹرڈ دفتر نیشنل بینک بلڈنگ آئی- آئی چندریگر روڈ کراچی

(۲) نیشنل بینک آف پاکستان لیمٹڈ معرفت صدر بحیثیت ایک قانونی جماعت کے جو بلاواسطہ وفاق پاکستان کے زیر انتظام ہے اور جو ابداد نمبر ۱ کے انتظام اور راہ عمل کی بحیثیت مینجنگ ٹرسٹی کے نگران ہے اور جس کا دفتر نیشنل بینک لیمٹڈ بلڈنگ آئی- آئی چندریگر روڈ کراچی میں واقع ہے۔

(۳) اسلامی جمہوریہ پاکستان معرفت سیکرٹری برائے وزارت مال اسلام آباد —— جوابدار

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے دستور کی زیر دفعہ ۱۹۹ کے تحت عرضداشت

مذکورہ بالا عرضدار بصد احترام کے ساتھ مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتی ہے۔

حقائق

(۱) یہ کہ عرضدار نے جوابدار نمبر ۱ سے ۲۰۰۰۰ این- آئی- یونٹ ۸۹، ۵، ۲۳ کو خریدے جن کے تصدیق ناموں کے نمبر ۰۰۰۲۳۲-۰۸۵۸-K-۰۲۳۱۵-H-۱ اور ۱۴۳۱-M ہیں جو نمبر (۲۲۵۴) ۸۵ء/۳/۴ کے تحت رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

(۲) یہ کہ عرضدار نے مورخہ ۲ جون ۸۹ء کو جوابدار نمبر ۱ کے سامنے ایک اقرار نامہ (C-Z-۲۰) کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت دئے ہوئے پہلے قاعدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے مقررہ

کردہ طریقہ پر حلف شدہ تھا پیش کیا'۔ اس کی ایک فوٹو کاپی بحیثیت (الف) منسلک ہے۔

(۳) مذکورہ بالا قانونی قاعدہ مندرجہ ذیل ہے ——

"بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں (یا زکوٰۃ کی پہلی کٹوتی میں زکوٰۃ کی منہائی کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہا کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ'، اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جسے قسم لینے کا اختیار ہو دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو جو اس کی شناخت کریں'، اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلف نامے میں اظہار کرے گا' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتا ہے کہ وہ کل زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کوئی حصہ اس طریقے پر ادا کرے' جو اس آرڈیننس میں مذکورہ ہے' تو ایسے شخص کے اکاؤنٹوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی"

۔

(۴) یہ کہ جواب دار نمبر ۱ نے اپنے خط نمبر ۸۹(۴)/T/۳ K Z D-S-I مورخہ ۳ مئی ۸۹ء کے ذریعہ عرضدار کو مطلع کیا کہ چونکہ حلف نامہ زکوٰۃ کا تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تیس دن پہلے مکمل نہیں کیا گیا تھا اس لئے عرض دار کا سرمایہ ۱۹۸۸ء کے لئے لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نشان زدہ نہیں کیا جا سکتا' جب کہ ۱۹۸۹ء کے لئے یہ لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زدہ کر دیا جائے گا۔ خط کی اصل بحیثیت (B) منسلک ہے۔

(۵) یہ کہ بعدہ جواب دار نمبر ۱ نے اپنی رائے تبدیل کر دی اور عرضدار کو اپنے خط نمبر T/۳ K Z/S-D-I مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ استثناء دینے سے اس بناء پر انکار کیا کہ عرضدار فقہ حنفیہ کا پیروکار ہے۔ مودبانہ گزارش ہے کہ جواب دار نمبر ۱ کا انکار واضح طور پر فقہ حنفیہ کو اسلام کی ایک مسلمہ فقہ ماننے سے انکار ہے۔ اصل خط بحیثیت (C) منسلک ہے۔

(۶) کہ بعدہ جواب دار نمبر ۱ نے عرضدار کو اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۹ء کی ایک فوٹو کاپی مہیا کی جو مندرجہ ذیل اردو بیان پر مشتمل ہے۔

"فقہ جعفریہ کے تحت یونٹ خریدار مجوزہ ڈیکلریشن (C Z -۵۰) مقررہ مدت یکم رمضان سے ۳۰ دن قبل تک این - آئی - ٹی کے دفاتر نیشنل بنک آف پاکستان (ٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ) ہیڈ آفس کراچی کے پاس جمع کرا کر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں'۔ اصل مراسلہ بحیثیت (D) منسلک ہے۔

(۷) یہ کہ جواب دار نمبر ۱ کا عرضدار کے سرمایہ این - آئی - ٹی کو غیر منہائی زکوٰۃ کا حساب نشان زدہ کرنے سے انکار جس کا مطلب عرضدار کو اس حق سے جو اس کو قانون نے عطا کیا ہے غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی بنیاد پر

انکار کے مترادف ہے کہ فقہ حنفیہ کے ماننے والے مسلم اس کے حقدار نہیں ہیں کہ استثناء سے فائدہ اٹھائیں غالباً اس لئے کہ جوابدار نمبر ۱ کے نزدیک فقہ حنفیہ اسلام کی مسلم فقہ نہیں ہے" اس بات سے غیر مطمئن اور ستم زدہ ہو کر عرضدار بڑی لجاجت کے ساتھ مندرجہ ذیل دلائل کے ساتھ یہ عرضداشت پیش کرتی ہے!

دلائل

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں ۔ (فقہ حنفیہ' شافعیہ' مالکیہ اور حنبلیہ میں) سے ایک ہے جوابدار نمبر ۱ کا فقہ حنفیہ کو اسلام کی مسلمہ فقہ ماننے سے انکار غیر قانونی ہے' جو بد دیانتی پر مبنی اور مسلمانان پاکستان کے خلاف ایک سازش کا حصہ ہے۔

(۲) عرضدار کو قانون نے جو استثناء عطا کیا' جوابدار نمبر ۱ کو اس کو دینے سے انکار غیر قانونی' بددیانتی پر مبنی شرانگیز اور مذکورہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے صریح خلاف ہے۔

(۳) جوابدار نمبر ۱ نے جو بیان اپنے مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۸۹ء کے ذریعہ جاری کیا ہے وہ بھی غیر قانونی غیر جائز اور پر فریب ہے کیونکہ عرض دار کی بہترین معلومات اور یقین کی حد تک قانون میں فقہ جعفریہ کے بارے میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس بیان کی وسیع تشہیر کا واحد مقصد فقہ حنفی کو تسلیم کرنے سے انکار اور پاکستان کے شہریوں (این ۔ آئی ۔ ٹی ۔ یونٹوں کے خریداروں) کو یہ ترغیب دینا مقصود ہے کہ انہیں قانون زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے جو استثناء کا حق عطا کیا ہے اسے وہ فقہ جعفریہ کا پیروکار ہونے کا جھوٹا حلف نامہ داخل کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

التجا

اس لئے عاجزانہ التجا ہے کہ معزز عدالت اس عرضداشت کو قبول فرمائے اور فریقین کو سماعت کرنے کے بعد اعلان کرے کہ

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے' ایک ہے اور اس کے ماننے والے اس استثناء سے جو زکوٰۃ و عشر کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے پہلے قاعدے کے تحت عطا کی گئی ہے' محروم نہیں ہیں۔

(۲) اعلان کرے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت تمام تر فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو خصوصی طور پر کوئی استثناء عطا نہیں کیا گیا اور جوابدار نمبر ۱ کا بیان جو اس کے مذکورہ مراسلے میں ہے غیر جائز اور

دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

(۳) تحکمانہ حکم کے ذریعہ جوابداران کو اجتماعی و انفرادی طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ عرض دار کے اقرار نامہ کو تسلیم کریں اور اس کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹ سرمایہ کو لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زد کریں۔

(۴) کوئی دوسری اعانت یا اعانتیں جو عدالت عالیہ مقتدرہ کے حالات کے تحت درست یا مناسب سمجھے عطا فرمائی جائے۔

دستخط

عرض دار

(سلسلہ دستاویزات)

(الف) اقرار نامہ کی فوٹو کاپی۔

(ب) جوابدار نمبر ۱ کا اصل خط مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۹ء

(ج) جوابدار نمبر ۱ کا اصل خط مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

(د) اصل مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء جو ابدار نمبر ۱ نے جاری کیا

سمنز کے لئے فریقین کے پتے وہی ہیں جو اوپر عنوان میں درج ہیں

عرضدار کے وکیل کا پتہ۔ محمد اثر حسین ایڈوکیٹ P/۳ بلاک نمبر ۲

پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی
دستوری عرضداشت نمبر ڈی ۸۱۰ برائے سال ۹۰ء

مس فرزانہ اثر (عرض دار)

بنام

نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ وغیرہ (جوابداراں)

عرض گزار کے وکیل کی گزارشات

عرض گزار کا وکیل بڑے ادب کے ساتھ فقہ حنفیہ سے اور فقہ جعفریہ کی مستند کتاب اصول کافی میں سے " عرض گزار کے موقف کی تائید میں عرض کرتا ہے کہ

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی رو سے حکومت پاکستان کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے یا اعلان کرے کہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ کون کون سی ہیں؟ یہ کام صرف علماء امت کا ہے یا پھر پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے" اس لئے حکومت پاکستان کا یہ اعلامیہ کہ فقہ جعفریہ اسلام کی ایک مستند فقہ ہے اور یہ کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں بشمول شیعہ اسماعیلی، شیعہ بوہری اور شیعہ اثنا عشری بلا قانونی اختیار کے ہے۔ کیونکہ نام نہاد فقہ جعفریہ اسلام کی کوئی تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے۔ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ صرف چار ہیں یعنی فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔

(ب) "فقہ" اسلامی اصول قانون کی ایک فنی اصطلاح ہے جس کا ایک خاص مفہوم ہے "فقہ ان باقاعدہ مرتب کردہ قانون اسلام کی ذیلی قانون سازی ہے" جو قرآن پاک کی مقرر کردہ حدود اللہ کے اندر اور اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی شکل میں نازل کردہ کلام الٰہی کی ان تشریحات کے عین مطابق ہو" جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اپنے قول یا فعل سے امت کو مرحمت فرمائی ہیں' کوئی قانون سازی جو کسی بڑے سے بڑے شخص نے کی ہو اگر قرآن اور سنت کے خلاف ہے یا اس سے مطابقت کلیہ نہیں رکھتی تو وہ غیر اسلامی ہوگی۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی "فقہ ہنومان" کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد "گیتا" یا "رامائن" پر ہو وہ اسلامی فقہ نہ ہوگی' یا اسی طرح اگر کوئی شخص فقہ موسوی یا فقہ عیسوی کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد ان احکامات پر ہو جو توریت یا انجیل میں مقرر کئے گئے تھے وہ بھی اسلامی فقہ نہ ہوگی حالانکہ تورات و انجیل کے احکامات بھی فرمان الٰہی ہیں' لیکن منسوخ شدہ۔

(ج) سب سے پہلے اصطلاح فقہ جعفریہ ہی گمراہ کن ہے اس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ گویا حضرت جعفر نے اسلامی قوانین کی کوئی ذیلی قانون سازی کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ نے اسلام کی ذیلی قانون سازی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی مرتب نہیں کیا' تمام کی تمام فقہ جعفریہ کا موجودہ تحقیقی کام ہے' جو ایک شخص مسمیٰ شیخ محمد بن یعقوب الکلینی نے جو خود ۲۵۰ھ (تین سو پچاس) میں پیدا ہوا تھا' کیا تھا' جب کہ حضرت جعفر کا انتقال ۱۴۸ ہجری' میں ہو گیا تھا۔ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک یہ کتاب (اصول کافی) احادیث کی اولین اور بنیادی کتاب ہے کراچی سے شمیم بکڈپو کی چھاپی ہوئی اصول کافی کی جلد اول سے چند صفحات مقدمہ (صفحہ ۱۰) اور پیش لفظ (صفحہ ۴۰)' جو اس کتاب کی اس طباعت سے جو رسالہ نور میں اور پھر کتابی شکل میں اس سے بہت پہلے چھپ چکی ہے اور جس میں مرتب کرنے والے کا نام ابو جعفر بن یعقوب کلینی الرازی بتایا گیا ہے منسلک ہیں فقہ جعفریہ کی حقیقی بنیاد یہ کتاب ہے۔

(د) ان صفحات کے مندرجات کے مطابق یہ حدیث چاردہ معصومین کے اپنے اقوال ہیں اور یہ کہ صرف قرآن امت کے لئے ناکافی ہے' جب تک کہ ہر زمانہ میں ایک زندہ اور معصوم (گناہ کرنے کی طاقت سے محروم) ہستی موجود نہ ہو' جب کہ اسلام کے مسلمہ اور طے شدہ اصولوں کے مطابق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری شارح قرآن پاک تھے' کیونکہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ خود اللہ تعالی کی راہنمائی میں تھا اور آپ نے اسلام کے بارے میں اپنی خواہش نفس ذاتی سوچ و تصور یا اندازے کے مطابق کچھ نہیں کہا۔

اصول کافی میں ایسی ہر تمام تماد حدیث کو اصول کا عنوان دیا گیا ہے حالانکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے ساتھ دوسروں کے اقوال حتی کہ لقمان کے نام سے (صفحہ ۳۷) اور "راوی" کے نام سے بھی شامل ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ لقمان نام کا بھی کوئی چودہ معصومین میں سے تھا یا نہیں۔

شیعہ اثنا عشری یہ خصوصیت جو صرف نبی یا رسول کی ہوتی ہے صرف چودہ اماموں تک محدود کرتے ہیں' جب کہ اسماعیلی امامت کا عقیدہ ہر زمانے کے حاضر امام تک حتی کہ آج کے حاضر امام تک دراز کرتے ہیں'' اس

طرح خود فقہ جعفریہ کا فلسفہ تضاد کا شکار ہے کیونکہ اصول کافی کی مندرجات کے مطابق امام نبی کے برابر ہے علم میں اور بوجہ نزول کلام الٰہی (بلاواسطہ فرشتوں کے یا بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سلسلے وار بتدریج سینئر اماموں کے ذریعہ) اور اس طرح ہر امام کے اقوال اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہیں اور اس طرح یہ اسلام کی بنیادی قوانین بن جاتی ہے اور اسلامی اصول قانون سازی Islamic Jurisprudence کے مطابق اس کو کسی طرح بھی فقہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس حقیقت کی فقہ جعفریہ کے اس بنیادی اصول سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ مردہ امام کی اتباع جائز نہیں اور ہر بعد میں آنے والا امام پہلے امام کا ناسخ ہے یعنی وہ امام سابق کے مقرر کردہ اصول و قوانین کو منسوخ معطل اور اس میں ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق اس نظام کے لئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اکیلی کافی بنیاد نہیں ہیں۔ اصول کافی کے ان صفحات کی فوٹو سٹیٹ منسلک ہیں جس میں مندرجہ بالا قوانین درج ہیں۔

بالکل اسی طرح فقہ جعفریہ کے مطابق اسلامی فن قانون Islamic Jurisprudance کی فنی اصطلاح سنت بھی صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال تک محدود نہیں ہے بلکہ اثنا عشریوں نے اس کا دائرہ چہاردہ معصومین تک بڑھا دیا ہے جب کہ اسماعیلی فرقے میں حاضر امام تک وسیع ہے۔ اس طرح یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد نہ تو قرآن پاک پر ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر۔

(د) نہ صرف یہ بلکہ فقہ جعفریہ کی بنیاد قرآن پاک پر بھی نہیں ہے، کس طرح؟

اصول کافی کہتی ہے کہ تمام کی تمام وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی۔ صفحات ۲۳، ۲۱، ۲۰۹، ۲۸۳، ۲۸۴ وغیرہ اور اس طرح اصلی اور مکمل قرآن پاک فقہ جعفریہ کے مطابق صرف حضرت علیؓ کے پاس تھا اور کسی کے پاس نہیں تھا۔ جس کو وہ صرف ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں عوام کے سامنے لائے، لیکن فقہ جعفریہ کے عقیدے کے مطابق اس میں انصار و مہاجرین کی بداعمالیوں کے تذکرے موجود تھے، اس لئے اصحاب کبار نے بشمول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، اپنے اس مصحف کو یہ کہتے ہوئے واپس لے گئے کہ وہ لوگ اب اس مصحف کی کبھی زیارت نہ کر سکیں گے اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپا کر رکھا اور بڑی رازداری کے ساتھ یہ ایک امام سے دوسرے امام کے ذریعہ چلتا ہوا آخری امام تک پہنچا جو اس کو یہ کہتے ہوئے غار میں لے کر چھپ گئے کہ اب یہ عوام کے سامنے صرف اس وقت آئے گا جب وہ غیبت کبریٰ سے واپس ظاہر ہوں گے، اس طرح فقہ جعفریہ کی خود کے بیان کے مطابق مصحف علیؓ پر بھی بنیاد نہیں ہے۔ فقہ

جعفریہ کے مطابق رائج الوقت تیس پاروں کا قرآن پاک (جو کہ پوری امت مسلمہ کے عقیدے کے مطابق ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا تغیر و تبدیلی سے محفوظ و مکمل قرآن پاک ہے جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا) اصلی قرآن نہیں ہے' فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک اصلی قرآن وہ ہیں ایک مصحف علی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املا کرایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا۔ (صفحہ ۲۹ سے ۴۹ تک) اور دوسرا وحی الٰہی کا وہ مجموعہ جو فقہ جعفریہ کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے اور اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ ضبط تحریر میں لاتے تھے "صفحات ۲۲" ۲۸۲" ۲۴۳" ۲۴۳" ۲۹۷" وغیرہ۔ اس نظریہ کے لازمی نتیجہ کے طور پر اصول کافی میں اماموں نے یہ قانون وضع کیا' جو اس عقیدے کے ماننے والوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بلا واسطہ وحی کی بناء پر ہے' کہ موجودہ قرآن نامکمل' تحریف شدہ' کمی بیشی کیا ہوا ہے صفحہ ۵۹۱' تا ۵۹۵ وغیرہ۔ اس طرح مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد اس قرآن پاک پر نہیں ہے' جس کو اسلامی دنیا مکمل کلام الٰہی' ہر قسم کی تحریف و کمی بیشی سے مبرا یقین کرتی ہے' اس طرح پوری امت مسلمہ کے عقیدے' فیصلوں اور یقین کے مطابق نام نہاد فقہ جعفریہ کی بنیاد نہ قرآن پر ہے نہ سنت پر ہے۔ پھر یہ کسی بھی مذہب کی فقہ ہو سکتی ہے مگر اسلام کی نہیں۔

(د) فقہ جعفریہ کی اس بنیادی اور اہم کتاب کے مطابق اسلام کے اصول یہ ہیں!

۱۔ مذہب کا چھپانا

"کتمان" یا یوں کہئے کہ اس فقہ کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس کے اصول قوانین اور کتابیں وغیرہ عوام پر اور خاص طور سے غیر شیعہ پر ظاہر نہ کی جائیں (صفحہ ۲۲۹ ' ۲۲۸ جلد دوئم) اب اس چھپانے میں یہ دقت تھی کہ غیر شیعہ کے سامنے کچھ بات تو بنانا پڑتی کیونکہ ایسے عمل کر تو یہ کہنا ممکن نہ تھا کہ ان سے اسلام چھپایا جا رہا تھا کیونکہ یہ صرف شیعوں کے لئے مخصوص ہے اس دشواری سے نمٹنے کے لئے اماموں نے بحوالہ فقہ جعفریہ' اپنے معتقدین کو نہ صرف اجازت دی کہ تقیہ کر کے جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ اصول کافی میں یہ کہا گیا ہے کہ خود امام تقیہ کر کے عوام سے جھوٹ بولتے رہے ہیں (نعوذ باللہ) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو تقیہ تمام باتوں سے زیادہ پسند ہے (صفحہ ۲۳۰ اور ۲۳۸ جلد دوئم)

کتمان اور تقیہ کے دو بنیادی اصولوں کے باعث تمام اسلامی دنیا (سوائے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے) اس فقہ کی کتابوں' اصول اور عقائد سے ناواقف رہی اور اب بھی ایک عام آدمی کے لئے اس فقہ کی کتب کا حصول اور اس کے بنیادی عقائد کی معلومات حاصل کرنا ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس فقہ کے ماننے والے اسلام کا ایک فرقہ تصور کئے جاتے ہیں' جب کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے برعکس اس فقہ کے اصول

یہ ہیں۔

۲۔ تبرا

تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشیاں اور ان کو گالیاں دینا' یہاں تک کہ اصول کافی کی تمام تر احادیث جن کے آسمانی ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے' اس میں یہ جملے ہیں

(۱) "اللہ لعنت کرے ابو حنیفہ پر" (نعوذ باللہ)

(۲) (اصل کتاب سے مراد ہیں امیرالمومنین اور ائمہ اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں۔ فلاں۔ فلاں)' (نوٹ) "پرانی کتابوں میں فلاں فلاں اور فلاں کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان" (رضی اللہ عنہ) کے نام چھپے ہوئے ہیں"

(۳) جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کفر میں ترقی کی تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی' حضرت جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے نوٹ حسب اوپر ہے (صفحہ ۵۷۳ اور اسی طرح کی تمام تر احادیث صفحہ ۵۷۵۔ ۵۷۳۔ ۵۷۹' وغیرہ پر)

(۴) تمام غیر شیعہ کافر اور مشرک ہیں فقہ جعفریہ کے ماننے والے نہ صرف یہ کہ مسلم بلکہ مومن ہیں جب کہ بقیہ تمام اسلامی دنیا کفار اور مشرکین کا مجموعہ ہے حتی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی فقہ جعفریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سوائے چند ایک کے مرتد ہو گئے تھے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق زکوۃ صرف ایک مومن کو دی جاتی ہے اور صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والے مومن ہیں اس لئے اگر کسی غیر شیعہ کو زکوۃ دی جائے تو ادا نہ ہوگی' حدیث کے بارے میں فقہ جعفریہ کا یہ اصول ہے کہ صرف وہی حدیث معتبر ہے جس کے تمام راوی نہ صرف شیعہ بلکہ اثنا عشری ہوں (یہ اصول ایسے وقت میں وضع کیا گیا جب کہ اثنا عشری فرقہ وجود میں بھی نہ آیا تھا) (نئی چھپی ہوئی کتاب کا صفحہ ۱۷)

(۵) یہ عقیدہ کہ اللہ تعالی سے بھی بھول ہوتی ہے اور وہ بھی غلطی کرتا ہے "بدا" (العیاذ باللہ)

(۶) غیر شیعہ سے اپنا مذہب چھپانے کے لئے جھوٹی باتیں بنانا

(۵) دہشت گردی

دوسرے فرقے کے لوگوں کو دھوکہ سے قتل کرنا' امام حسن بن صباح کو اسی فرقہ مذہبی کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۶:۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد یہ بتانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ ایسی قوانین و اصول کا مجموعہ ہے' جس کے اسلامی ہونے کا دعوی تو کیا جاتا ہے' لیکن قرآن و سنت کی اس تعریف کے مطابق نہیں ہیں

جو کہ پوری اسلامی دنیا نے متعین کی ہے اور اس لئے وہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ نہیں کہی جا سکتی اور حکومت کے افسران نے نہ صرف یہ کیا کہ غیر قانونی کام کیا ہے بلکہ بددیانتی سے اور شرارتاً ایسا کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کوئی عوامی اطلاع نامہ Public Notificiton جاری نہیں کیا بلکہ یہاں بھی کتمان اور تقیہ کے اصول کے مطابق رازدارانہ ہدایات اور خفیہ مراسلہ جاری کیا جو ہمیشہ عوام کی پہنچ اور معلومات سے دور رکھا گیا، عرضی دار کا زیر دستخطی وکیل اپنی تمام تر کدو کاوش کے باوجود اسے حاصل نہ کرسکا اور یہ صرف اس وقت منظر عام پر آیا جب اس مقدمہ میں اسے عدالت عالیہ کے سامنے پیش کرنا پڑا۔ حکومت کی اس ہدایات سے کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو حلف نامہ داخل کرتے ہیں استثنیٰ سے مستفید ہونے دیا جائے اور دوسرے فقہوں کے ماننے والوں کے حلف نامے زکوٰۃ انتظامیہ کو بھیج دیئے جائیں (ظاہر اس لئے کہ اس کو سرد خانے میں ڈال دیا جائے) بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ حکومتی اداروں اور بینکوں کے افسران بڑی فراخدلی سے فقہ جعفریہ سے غیر وابستہ لوگوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرکے کہ وہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے ہیں جھوٹے حلف نامے داخل کریں اور زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے بچ جائے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری معلومات رکھنے والے ذرائع کے مطابق ۱۹۸۸ء میں زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے جتنے حلف نامے داخل کئے گئے تھے اس میں صرف دس فیصد فقہ جعفریہ کے حقیقی ماننے والوں کے ہیں، حکومت کے کسی بھی افسر نے بشمول جوابداران (Respondants) کوئی ایک حلف نامہ بھی زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳ الف A - ۳ کے مندرجات کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج نہیں کیا۔ عرض گزار کے زیر دستخطی وکیل کو خود بھی این۔ آئی۔ سی اور حبیب بنک جہاں اس کا اکاؤنٹ ہے کے افسران نے مشورہ دیا تھا کہ وہ جھوٹا حلف نامہ داخل کردے اور یقین دلایا تھا کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی حلف نامہ جو فقہ جعفریہ ماننے کی بنیاد پر داخل کیا جائے گا چیلنج نہیں کیا جائے گا، لیکن جب اس نے اپنا دین بدلنے سے انکار کردیا اور حبیب بنک "کے۔ ایم۔ سی برانچ میں فقہ حنفیہ کا پیروکار ہونے کی بنیاد پر حلف نامہ داخل کرکے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کا مطالبہ کیا تو وہ قبول نہیں کیا گیا۔

جوابدار (Respondandts) کا عرض دار (Petitioner) کے حلف نامہ کو قبول کرنے سے انکار اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو من حیث الفرقہ زکاۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ کرنا غیر قانونی اور بلا قانونی جواز کے ہے، جیسا کہ اس عدالت عالیہ کے روبرو تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے "قانونی شق کی عبارت بہت واضح اور غیر مبہم ہے، مقننہ کی خواہش خوب واضح ہے کہ اسلام کی تمام مسلمہ فقہوں کے ماننے والوں کو استثنیٰ کا فائدہ دیا جائے۔ فقہ حنفیہ کے ماننے والوں کو اس استثناء کا فائدہ دینے سے انکار ایک اور سازش ہے

تاکہ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تصور پیدا کیا جائے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے اور اسلام کی مسلمہ فقہ صرف فقہ جعفریہ ہے" اگر مقننہ کی خواہش ہوتی کہ زکوۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو دیا جائے تو وہ صرف ایک بہت سادہ سے استثناء کا اضافہ کرتا کہ "فقہ جعفریہ کے ماننے والے زکوۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہونگے" جیسا کہ غیر مسلموں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

فقہ حنفیہ اور عرضدار

(Petitioner) کا اس کے عقیدے کے مطابق زکوۃ کی لازمی کٹوتی کا پابند ہونا بہت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ قانون کے مندرجات کے تحت زکوۃ کاٹنے والے کسی ادارے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی حلف نامے کے بارے میں سوال اٹھائے یا استثنیٰ کے لئے مطالبہ کرنے والے درخواست گزار کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کرے جو بھی قانونی اختیار اس بارے میں دیا گیا ہے وہ عمومی انداز کا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی شخصی حلف نامے (بیان حلفی) کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے آرڈر کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳-الف (A-3) کے تحت چیلنج کر سکتا ہے لیکن اس عدالت عالیہ کی ہدایت اور خواہش کے تحت اس مسئلے پر کہ فقہ حنفیہ اور عرضدار کے عقیدے کے مطابق حکومت کے نافذ کردہ نظام زکوۃ میں عرضدار اس بات کا پابند نہیں ہے کہ اس نظام میں زکوۃ ادا کرے گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(۱) فقہ حنفیہ کے مطابق زکوۃ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک وہ جو اموال ظاہرہ پر اور دوسری اموال باطنہ پر جیسے سونا چاندی اور دولت کی دوسری دوسری قسمیں جو آسانی کے ساتھ دوسروں سے چھپائی جائیں۔ جبراً زکوۃ صرف امام عادل وصول کر سکتا ہے اور وہ بھی اموال ظاہرہ پر، امام عادل کو بھی اسلام نے اس کا مجاز نہیں بنایا کہ اموال باطنہ کی زکوۃ زبردستی وصول کرے۔

(۲) پاکستان کی حکومت صالح حکومت نہیں کہی جا سکتی، ایک اسلامی مملکت اور اسلامی حکومت میں کوئی بھی غیر منتظم مقرر نہیں کیا جا سکتا، کسی بھی اہم عہدے پر عموماً اور زکوۃ کے نظم میں خصوصاً اسلامی ریاست کا یہ بنیادی تصور ہے کہ تمام غیر مسلموں کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا کہ وہ اسے قبول کریں اور جو اسلام قبول کریں گے وہ مسلم بھائی بن جائیں گے اور جو قبول اسلام سے انکار کریں گے ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اسلامی ریاست سے نکل کر کسی دوسری جگہ جا بسیں جو یہ چاہیں گے کہ غیر مسلم رہتے ہوئے اسلامی ریاست میں قیام کریں ان سے یہ عہد لیا جائے گا کہ وہ ریاست کے تمام قوانین کی پابندی کریں گے (پبلک لاء کی)۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ نہیں کریں گے، کسی مسلم کو مرتد بنانے کی کوشش نہیں کریں گے، کسی شخص کو قبول اسلام سے نہیں روکیں گے اور اس پر تیار رہوںگے کہ ریاست جو ان کے تحفظ نگہداشت اور آزادی کا ذمہ سنبھالے گی اس

کے عوض جزیہ ادا کریں گے تب انہیں اسلامی ریاست میں بحیثیت ذمی کے رہنے کی اجازت دی جائے گی نہ کہ بحیثیت اسلامی ریاست کے ایک مکمل شہری کے اور اس طرح ذمی کو کسی اسلامی ریاست کے نظم و نسق میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ لیکن پاکستان میں حکومت اور اس کے ذیلی اداروں میں غیر مسلم اعلیٰ انتظامی عہدوں پر متمکن ہیں' اس طرح سے یہ حکومت اس بات کی مجاز نہیں کہ مسلمانوں سے اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ بھی وصول کرے۔

(۳) پاکستان نہ تو مسلم ریاست ہے نہ مملکت:۔

مسلم ریاست وہ ہوتی ہے جہاں قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ قرآن و سنت ہو اس بناء پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ ہے نہ کہ عوام الناس کی عطا کردہ اجازت کے تحت' پاکستان میں قرآن و سنت قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ نہیں ہے بلکہ انسان کا بنایا ہوا دستور اعلیٰ قانون ہے (Suparem Source of law) قانونی عدالتیں دستوری شقوں کی صرف تشریح کرسکتی ہیں' لیکن ملک کی اعلیٰ ترین عدالت تک بھی دستور کے مندرجات کو چاہے وہ سراسر کھلم کھلا قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو ختم کرسکتی ہے نہ غیر قانونی قرار دے سکتی ہے' کیونکہ جج کا خود اپنا وجود دستور کے تحت ہے اور اس کو اختیارات اس کے تحت حاصل ہوتے ہیں' جب کہ دوسری طرف شریعت اسلامی کا کوئی بھی قانون اگر دستور سے مطابقت نہیں رکھتا یا دستور اس کی اجازت نہیں دیتا تو کوئی جج چاہے کتنا ہی اعلیٰ ترین ہو اس کو نافذ نہیں کرسکتا' ہماری عدالتیں اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی اسی حد تک مجاز ہیں' جتنا پاکستان کے عوام نے' بشمول غیر مسلمین' اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ یا خود ساختہ نمائندوں نے اجازت دی ہو' لیکن اس سے آگے نہیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت انسان کے بنائے ہوئے دستور کے ماتحت ہے' ایسے ملک کی حکومت قرآن و سنت کے مطابق وصولی زکوٰۃ کا کوئی اختیار نہیں رکھتی اور اگر بزور قوت زکوٰۃ وصول کرتی ہے تو یہ ایک قسم کا ٹیکس ہوگا اور صاحب نصاب کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی' اس بارے میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمارے دستور کی دفعہ '۲۲۷' مندرجات کہ: "تمام موجودہ قوانین کو اسلام کے احکامات جیسا کہ قرآن و سنت میں وضع کئے گئے ہیں کے مطابق بنایا جائے گا"۔ آرٹیکل نمبر ۲ کے مندرجات "کہ اسلام پاکستان کی مملکت کا دین ہوگا"۔ اس تشریح کے اضافہ کے بعد کہ "قرآن اور سنت کا وہ مطلب ہوگا جو ہر ایک فرقہ مراد لے" غیر اسلامی ہو چکے ہیں اور اپنی تمام افادیت کھو چکے ہیں۔

یہ تشریح بھی اسی طرح شرانگیز ہے جس طرح زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس کا زیر بحث استثنائی اندراج' اسلام میں فرقہ Sect اور فرقہ اور فرقہ در فرقہ (Sub Sect) کے وجود کا تسلیم کرلینا اور فرقوں بندیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہی قرآن و سنت سے کھلی بغاوت ہے اور جیسا کہ پہلے تفصیل سے

بیان کیا گیا۔ اس سے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو بڑے اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کے اس نسخہ کو رد کریں اور انکار کریں، جو قرآن مکمل صحیح اور غیر تحریف شدہ کلام الٰہی کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر ایمان رکھا جاتا ہے اور جسے وہ اپنی نجی گفتگو میں "عثمانی قرآن کے نام سے یاد کرتے ہیں"۔ اس طرح ان کے اس عقیدے کے مطابق کہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سنت نہیں بلکہ چودہ اماموں کا اور کچھ کے نزدیک حاضر امام تک قول و فعل "سنت ہے" اس طرح خود دستور میں دو متضاد مذہبوں کو اور عقائد کو پاکستان میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس طرح اسلام کے متعلق مندرجات مسلم عوام کو فریب دینے کے لئے ایک دھوکے کی ٹٹی بنائی گئی ہے۔

(۳) اس کے علاوہ دوسری وجوہات بھی ہیں مثلاً (الف) این۔ آئی۔ ٹی ایک امانت دار ہے اور اس کا زکوٰۃ وضع کرنا اور زکوٰۃ کے ادارے کو دینا امانت میں خیانت ہے نہ کہ وضع زکوٰۃ

(ب) بنک وغیرہ کے پاس جمع شدہ رقم اموال باطنہ ہیں اور ان جمع کردہ رقوم پر زبردستی زکوٰۃ نہیں وصول کی جا سکتی

(ج) زکوٰۃ میں وصول شدہ رقم ان مدات و مصارف میں خرچ کی جاتی ہے، جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور اسماعیلیوں تک کو اس فنڈ سے دیا جاتا ہے جب کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو ایک طرف زکوٰۃ سے استثنیٰ حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کی زکوٰۃ کسی غیر شیعہ کو نہ چلی جائے اور دوسری طرف نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ کے نظام میں شریک ہیں بلکہ زکوٰۃ وصول کرتے اور دوسرے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

(د) عمال زکوٰۃ کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فقراء کی طرف صرف ادائیگی کرنے کی اجازت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صرف گزارہ بھر کی رقم دی جانی چاہئے، لیکن موجودہ نظام میں ان کو بڑی بڑی تنخواہیں "الاؤنس" "ایڈوانس" اور دیگر اضافی فوائد بالکل اسی طرح ملتے ہیں جس طرح دوسرے سرکاری افسران کو، زکوٰۃ فنڈ جو مساکین کا حق ہے اس کا یہ انتہائی غلط و ناجائز استعمال ہے۔

(ر) زکوٰۃ فنڈ بڑی بے دردی سے دفاتر کی سجاوٹ بناوٹ اور سامان تعیش کی فراہمی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حکومت کے ہاتھوں اس کے غلط استعمال اور اس میں خرد برد کے واقعات روز مرہ منظر عام پر آتے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا اور دیگر نکات پر فقہ حنفیہ کی کتب سے ماخوذ تفصیلی حوالہ جات (منسلکہ) اور عرضی دار کے عقیدے کے مطابق اس کو یقین ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کے مطابق اس بات کا پابند نہیں کہ زکوٰۃ فنڈ جو حکومت نے قائم کیا ہے اس میں زکوٰۃ ادا کرے۔

محمد اسماعیل قریشی

محمد اظہر حسین ایڈووکیٹ وکیل برائے عرضی دار قومی نمبر [illegible]

کراچی مورخہ ۱۳ اپریل [illegible]

"عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مکمل متن کا اردو ترجمہ"

عدالت عالیہ سندھ کراچی
آئینی درخواست ۷۰۸/۹۰ء-ڈی

آنسہ فرزانہ اثر (درخواست گزار)

بنام

۱۔ میسرز نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ

میسرز نیشنل بنک آف پاکستان

اسلامی جمہوریہ پاکستان بتوسط سیکرٹری وزارت مالیات اسلام آباد مدعا علیہاں

فیصلہ کی تاریخ=۲۴ مارچ ۹۰ء

وکیل برائے درخواست گزار=محمد اثر حسین ایڈووکیٹ

"مدعا علیہان=(۱) اختر مسعود ایڈووکیٹ، (۲) سلطان احمد شیخ ایڈووکیٹ

(۳) فہیم الرحمان اسٹینڈنگ کونسل برائے ڈپٹی اٹارنی جنرل"

فیصلہ

مسٹر جسٹس سید عبدالرحمان=مسٹر جسٹس حسین عادل کھتری

(۱) یہ درخواست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت دائر کی گئی ہے

۔

(۲) درخواست گزار حنفی مسلک مسلمان ہے اس کے پاس ۲۷۰۰۰ روپے کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس ہیں۔

درخواست گزار نے ۲۰ جون ۱۹۸۹ء کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت این

۔ آئی۔ٹی یونٹ پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے تصدیق شدہ حلفیہ اقرار نامہ (Declaration) داخل کیا۔ مدعا علیہ نمبرا نے درخواست گزار کو ۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو لکھے گئے ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ اس نے اپنا حلف نامہ تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ دن قبل داخل نہیں کیا اس لئے وہ ان یونٹس پر سال ۱۹۸۹ء کے لئے زکوٰۃ سے استثنائی نہیں دے سکتے۔ البتہ سال ۱۹۹۰ء کے لئے استثنائی مل جائے گی۔

بعد ازاں مدعا علیہ نمبرا نے اپنا مطمع نظر بدلتے ہوئے درخواست گزار کو ایک خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہے اس لئے اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ٹی یونٹس پر اسے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا۔ اس امر سے درخواست گزار نے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید فقہ حنفیہ دوسرے فقہوں کی طرح اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے درخواست گزار کے مطابق مدعا علیہ کا زکوٰۃ کی استثنائی سے انکار اس کے لئے تکلیف دہ غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اس لئے اس نے اس استدعا کے ساتھ عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ۔

(i) عدالت قرار دے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے ایک ہے اور یہ کہ اس فقہ کے پیروکاروں کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبرا کی ذیلی دفعہ ۳ کے قاعدہ نمبرا کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(ii) عدالت قرار دے کہ مبینہ طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے تحت کوئی خصوصی استثنائی حاصل نہیں اور یہ کہ مدعا علیہ نمبرا نے اپنے سرکلر میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ گمراہ کن اور غیر مستند ہے۔

(iii) عدالت مدعا علیہان کو اکٹھے یا الگ الگ حکم دے کہ وہ درخواست گزار کے اقرار نامے کو تسلیم کریں اور اس کے تصرف میں آنے والے این۔ آئی۔ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ Non- Drduection- Of Zakat قرار دے

(iv) عدالت مدعا علیہ کو حکم دے کہ اس نے اپنے سرکلر میں جو "گمراہ کن اور غیر مستند" موقف اختیار کیا ہے۔ اسے واپس لے اور اس امر کی اطلاع این۔ آئی۔ٹی یونٹس کے تمام رجسٹرڈ خریداروں کو دے۔

(x) موجودہ حالات میں یہ معزز عدالت اپنے طور پر مزید جو مناسب سمجھے داد رسی کرے۔

(۳) مسٹر کبیر اے قریشی سیکرٹری جنرل انوسٹمنٹ ٹرسٹ نے اپنے جوابی حلف نامہ میں تسلیم کیا کہ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں جو حقائق بیان کئے ہیں وہ درست ہیں، لیکن چونکہ درخواست گزار نے اپنے اقرار نامہ میں بیان کیا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہیں اس لئے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر

اسی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ان کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا' مسٹر کبیر کے مطابق تمام مسلمان زکوٰۃ دینے کے پابند ہیں' لیکن فقہ جعفریہ کے مطابق نقد رقوم مثلاً سرمایہ کاری' بچت وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثناء کی یہ سہولت صرف فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو حاصل ہے۔ چونکہ درخواست گزار فقہ حنفی کی پیروکار ہیں اس لئے حقدار نہیں کہ ان کو اس زمرہ میں شامل کیا جائے' جس سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جاتی۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کی جانب سے جاری کئے گئے دو سرکلرز مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء اور ۲۶ مارچ ۸۳ء جن کی کاپیاں بھی جوابی حلف نامے کے ساتھ داخل کی گئی ہیں' بہرحال یہ تسلیم کیا گیا کہ اہل سنت کے دوسرے تین مکاتب فکر کے ساتھ ساتھ فقہ حنفیہ بھی ایک مسلمہ فقہ ہے اس لئے درخواست کا یہ تاثر کہ اس کا حلفیہ اقرار نامہ اس بناء پر مسترد کیا گیا کہ وہ جس فقہ کی پیروکار ہیں وہ اسلام میں تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے مسترد کر دیا گیا تھا

(۴) مسز نگار فاطمہ مدعا علیہا نمبر ۲ کی جانب سے آفیسر اور مختار کار (Presnel Attorney) نیشنل بنک آف پاکستان نے جو جوابی حلف نامہ داخل کیا وہ اسی نتیجہ کا حامل ہے۔

(۵) ہم نے درخواست گزار کے وکیل مسٹر محمد اثر حسین ایڈووکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۱ کے وکیل اختر محمود ایڈووکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۲ کے وکیل سلطان احمد شیخ ایڈووکیٹ اور مدعا علیہ نمبر ۳ کے وکیل نعیم الرحمان ایڈووکیٹ سٹینڈنگ کونسل کے دلائل سنے۔

(۶) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ نمبر (۳) میں کہا گیا ہے کہ

"اس کے بارے میں جو یہ سمجھتا ہے کہ اس آرڈی ننس کے تحت اس سے وصول کیا جانے والا کل سرمایہ یا اس کے کچھ کی وصولی اس شخص کے عقائد کے مطابق نہیں ہے تو بھی اس شخص سے وصولیابی بہرحال کی جائے گی' لیکن اس وصولی کو زکوٰۃ فنڈ کے لئے چندہ سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں یا پہلے سال زکوٰۃ میں منہائی زکوٰۃ کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہائی کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس فارم مقررہ پر ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ' اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جو قسم لینے کا مجاز ہو۔ دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو' جو اس کی شناخت کریں اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلفنامے میں اظہار کرے گا' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ (جس کا وہ پیروکار ہے) اس کو پابند نہیں کرتی کہ وہ زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کچھ حصہ اس طریقہ پر ادا کرے جو اس آرڈیننس میں مذکور ہے تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں جائیگی۔ مزید یہ کہ اگر ایسے کسی شخص سے درج بالا بیان کی

گئی صورت کے مطابق کسی بھی وجہ سے زکواۃ یا عشر لازمی طور پر کاٹ لیا گیا ہے اور وہ شخص اس لازمی کٹوتی کو زکواۃ فنڈ میں صدقہ یا خیرات سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہتا اور ایک حلفیہ اقرار نامہ (Dedaration) کے ذریعہ جو کہ مقررہ مدت کے اندر اور درج بالا بیان کی گئی شرائط کے مطابق داخل کیا گیا ہو' اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو موجبہ قواعد کے مطابق یہ کٹوتی اسے واپس کردی جائے گی۔ لہٰذا اس آرڈیننس کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ (۳) کے پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بھی ایسے مسلمان کے اثاثہ جات میں زکواۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی' جو کسی بھی ایک مسلم فقہ کا ماننے والا ہو منجملہ فقہ اربعہ اور مقرر کردہ شرائط کے تحت حلفیہ اقرار نامہ داخل کر دیتا۔ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ نمبر ۱۳ اے مندرجہ ذیل ہے۔

(۳) اے کسی بھی شخص کے درخواست دائر کرنے پر وفاقی شرعی عدالت اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا ایسا کوئی بیان جو آرڈیننس کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے قاعدہ نمبر ا نمبر ۲ کے مطابق ہو اور اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اقرار نامہ جائز و صحیح نہیں ہے تو ایسا شخص اس آرڈیننس کے موجبہ قوانین کے تحت زکواۃ ادا کرنے کا پابند ہوگا اور کسی دوسرے قانون کے تحت جو اقدام اس کے خلاف کیا جا سکتا ہے متاثر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ذیلی دفعہ (۱۳ اے) کے مطالعہ سے یہ بات بھی صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ کسی اقرار نامہ Doctaration جو کہ آرڈیننس کی / دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ (۳) کے قواعد کے تحت داخل کیا گیا ہو اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف وفاقی شرعی عدالت کر سکتی ہے۔

(۷) زکواۃ و عشر آرڈیننس کے درج بالا قوعد و ضوابط کے مطالعہ اور جائزہ سے یہ بات صاف اور بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص جو مقررہ طریقہ پر ایک بیان داخل کرتا ہے کہ وہ مسلم ہے اور ایک مسلم فقہ کا پیروکار ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کا عقیدہ اور مذکورہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتے کہ زکواۃ یا اس کا کوئی جز ادا کرے' زکواۃ کی لازمی کٹوتی یا وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ جوابداروں کی طرف سے پیش ہونے والے معزز وکلا میں سے کسی نے بھی ہمارے سامنے زکواۃ و عشر آرڈیننس یا زکواۃ (کٹوتی اور واپسی) قواعد مجریہ ۱۹۸۱ء کی کوئی ایسی دفعہ پیش نہیں کی جو اس کے برخلاف ہو۔

اگر کوئی شخص اپنے عقیدہ اور فقہ کی بنیاد پر C.Z.50 فارم یا اس کی تصدیق شدہ کاپی پر زکوۃ کے تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ یوم قبل زکوۃ و عشر آرڈی نس کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ (۳) کے قاعدہ نمبر ا کے تحت Z.D.O کے پاس زکوۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ داخل کرے گا تو اس شخص کے اثاثہ جات سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے گی' چنانچہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوۃ (کٹوتی واپسی) رولز ۱۹۸۱ء کی یہ دفعہ بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان زکوۃ کی لازمی کٹوتی استثناء کا مطالبہ و دعویٰ نہیں کر سکتے۔

(۸) مدعا علیہان کے اس کیس میں مرکزی نکتہ وہ دو خطوط ہیں جن کا ذکر جوابی حلف نامہ کے اوائل میں کیا گیا ہے اور جن کی فوٹو کاپیاں مدعا علیہان اپنے جوابی حلف نامہ کے ساتھ پیش کی ہیں پہلا خط (A/۱) جس پر (خفیہ) لکھا ہوا ہے کہ مندرجات یہ ہیں۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات

سینٹرل زکوۃ ایڈمنسٹریشن ۹۳ ناظم الدین روڈ ایف ۴/۸

اسلام آباد ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء

پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان

ٹرسٹی آف نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ

(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)

آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۳۶ کراچی

عنوان:۔ فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوۃ کی کٹوتی سے استثناء کا دعویٰ

زکوۃ و عشر آرڈیننس ۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قاعدہ نمبر ۱ کے تحت قاعدہ میں درج قواعد و ضوابط کے تحت ۵۰-C.Z فارم پر اپنے قابل زکوۃ اثاثوں کے لئے زکوۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر وہ درج ذیل تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے۔

(۱) فقہ حنفی

(۲) فقہ مالکی

(۳) فقہ شافعی

(۴) فقہ حنبلی

(۵) فقہ جعفریہ

اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ اور فقہ کے تحت پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے جیسا کہ آرڈی

خمس میں کہا گیا ہے:

(۲) اس سلسلے میں درج ذیل راہنما اصول وضع کئے جاتے ہیں

الف:۔ اگر کوئی شخص پانچ تسلیم شدہ فقہوں کے علاوہ کسی اور فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرار نامہ داخل کرتا ہے تو وہ اقرار نامہ نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

ب:۔ اگر فقہ جعفریہ کا پیروکار کوئی شخص تمام اصول وضوابط اور موجہ شرائط کے تحت اقرار نامہ داخل کیا تو اسے قبول کر لیا جائے۔

ج:۔ اگر کوئی شخص فقہ جعفریہ کے علاوہ مندرجہ بالا تسلیم شدہ چاروں فقہوں میں کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرار نامہ داخل کرتا ہے تو اسے سینٹرل زکوۃ ایڈمنسٹریشن کے پاس بھجوایا جا سکتا ہے۔

دستخط سید اطہر محمود

ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوۃ

فون نمبر:۔ ۵۶۴۱

دوسرے خط ۲/A کے مندرجات اس طرح ہیں:۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات

سینٹرل زکوۃ ایڈمنسٹریشن

۴۳ ناظم الدین روڈ F-8/4

اسلام آباد ۲۶ مارچ ۱۹۸۳ء

نمبر (۶) C.E ۲۷/۳

پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان

ٹرسٹی آف دی نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس ۷۴۹۳ کراچی

عنوان = فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ کا دعویٰ

براہ مہربانی انتظامیہ کی طرف سے جاری شدہ اس خط (۶) نمبر C.E۲۸ مورخہ ۲۱ فروری ۸۳ء جو مندرجہ بالا عنوان کے بارے میں تھا کو ملحوظ رکھیں۔

۲۔ پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ لفظ "Jafria" کے ہجوں میں ترمیم کر دی گئی ہے اور اب یہ لفظ "Jafariyah" لکھا اور پڑھا جائے گا۔

(۳)۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ درج بالا سرکلر کے پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ پر فقہ Jafariyah میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

الف:۔ شیعہ اسماعیلیہ

ب:۔ شیعہ بوہرا

ج:۔ شیعہ داؤدی بوہرا

(۴) اگر یہ خط (۶) نمبر C.E۲۸ تاریخ ۷ مارچ ۸۳ء کے پیرا نمبر ۱ نمبر ۲ کے لب پیرا (B) کے تحت کسی کیس کے فیصلے کے سلسلہ میں A C D Z کی انتظامیہ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو وہ سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کو اصلی اقرار نامہ یا اس کی کاپی بھیج کر اس سلسلہ میں میں رجوع کر سکتی ہے

دستخط: سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ ہیڈ کوارٹر
فون نمبر:۔ ۵۲۳۱

شکل ۲۔ A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کا اسماعیلیہ، شیعہ بوہرا اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاران میں شامل کر لیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداری کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری

کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۴ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی ہے پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آیا۔

(۹) یہ خطوط نہ تو کسی قانونی اختیار کے تحت جاری کردہ معلوم ہوتے ہیں نہ ان کی اشاعت گزٹ میں کی ہوئی ہے لہذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ خطوط صرف انتظامی حکم نامے ہیں اور ان کی نہ تو کوئی قانونی حیثیت ہے اور نہ جواز ہے جہاں تک خط منسلکہ A/۱ کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کرلیا جائے جب کہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کردیا جائے "جو بدترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کردئے جائیں" اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جوابدار نمبرا نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرض دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بناء پر رد کردیا کہ عرض دار ایک حنفی مسلم ہے "خط منسلکہ A-۲ کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اسماعیلیہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کرلیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداران کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۴ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا" صرف اس بناء پر کہ وہ ایک حنفی مسلم ہے

عرض دار نے جو خط منسلکہ (C) اپنی درخواست کے ساتھ لگایا ہے اس کے مندرجات اس طرح ہیں۔

نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

تاریخ ۵ ستمبر ۸۹ء

I.S.D/Z K T نمبر (۴)۸۹

مس فرزانہ اثر

P.۳ بلاک نمبر ۲ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی نمبر ۲۹

عنوان: زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ۔ Reg. No N/۳/۱۵۷

ڈیئر مادام ہمارے خط نمبر۸۹(۳)K S D Z K T B مورخہ ۱۳ اپریل ۸۹ء کی طرف توجہ فرمائیں آپ نے این - آئی - ٹی یونٹس پر زکوٰۃ سے استثناء کے لئے جو اقرار نامہ ۷ جون ۸۹ء کو داخل کیا اس میں آپ نے واضح کیا ہے کہ آپ فقہ حنفی کے پیروکار مسلمان ہیں اس بارے میں ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۸۰ء کے قواعد و ضوابط کے تحت فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان لازمی زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں اس لئے آپ کے این آئی ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دستخط ثناء اللہ بیگ

آئی - ایس - او - آئی - ایس - ڈی

(۳) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء جو ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کو جاری کیا گیا تھا اس کے اعلان کے وقت اس کے قواعد و ضوابط کے متعلق بہت سے حلقوں کی جانب سے کچھ اعتراضات اور بعد ازاں شیعہ فرقہ کے نمائندوں کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں یہ تجویز کیا گیا کہ آرڈی ننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) میں ترمیم کر کے ایک قاعدہ ایسا شامل کیا جائے کہ کسی ایسے مسلمان سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جو فقہ جعفریہ کا ماننے والا ہے اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ و فقہ کی وجہ سے اس آرڈی ننس کے قواعد و ضوابط کے تحت ادائیگی زکوٰۃ کا پابند نہیں ہے کہ آرڈر میں مذکورہ طریقہ پر زکوٰۃ و عشر ادا کرے۔

جب مجوزہ ترمیم اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین کے علم میں آئی تو انہوں نے اس بناء پر اعتراض کیا کہ یہ بحالت رعایت حنفی مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین نے اس سلسلے کو اس طرح ختم کیا کہ

جناب عرفان احمد امتیازی صاحب نے چیئرمین کونسل سے کراچی میں اپنی ملاقات مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کے دوران مندرجہ بالا ترمیم کے مالہ و ماعلیہ پر روشنی ڈالی جس کے جواب میں چیئرمین کونسل نے اپنے خلاصہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۰ء کے ذریعے صدر مملکت کو مطلع کیا:۔

"راقم الحروف اصولی طور پر کتاب و سنت کے مطابق احکام شرع کی تدوین کا حامی ہے۔ چنانچہ احکام شرعی تدوین میں جس کسی مسلک مکتب فکر کا نقطہ نظر اقرب الی القرآن و السنۃ و اقرب الی المصالح العامہ نظر آئے اس کو اختیار کرنا پسندیدہ خیال کرتا ہے اور ہر فقہ کے ماننے والوں کے مطابق قانون سازی کو اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک زبردست رکاوٹ کے مترادف تصور کرتا ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے نزدیک مالکی اور

شافعی نقطہ نظر کے بموجب جب زکوٰۃ ایک "عبادت" ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد قرآنی "وفی اموالھم حق ا لسائل والمحروم" کے مطابق "حق العباد" بھی ہے اور اسلام کے نظام معیشت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اس لئے راقم الحروف کے نزدیک تعبدی پہلو کے مقابلے میں اس کے مالی اور فلاحی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، لیکن چونکہ زکوٰۃ احناف اور شیعہ حضرات دونوں کے نزدیک "عبادت" ہے اور عبادت کی ادائیگی میں ہر مکتب فکر کو اپنے عقیدے و مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ایک دستوری تقاضا ہے اس لئے پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر یہ امر مجبوری ذیل میں ان فقہی اختلافات کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار خیال کیا گیا:

(الف) راقم الحروف کو دفعہ (۳) میں مجوزہ ترمیم سے پورا اتفاق نہیں ہے، مجوزہ ترمیم میں صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو مذکورہ صورت میں مستثنیٰ کرنے کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ یہ صورت حنفیوں کے لئے قابل اعتراض ہوگی۔ مثال کے طور پر ان کے نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں "اعتراض یہ ہوگا کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ کے عدم وجوب کے لئے ان کی فقہ کے بموجب گنجائش نکالی جا سکتی ہے، تو یہی گنجائش دوسرے فقہ کے ماننے والوں کے لئے کیوں نہ پیدا کی جائے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ استثناء میں دیگر مسلمہ فقہی مذاہب کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا "اسی طرح صدر محترم کے اسی ارشاد کی "ایک کی فقہ دوسرے پر مسلط نہیں کی جائے گی" صحیح عملی صورت پیدا ہو جائے گی اور کسی مسلمہ فقہی مسلک کے متبعین کے لئے اس آرڈی ننس کے تحت اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز) اگرچہ ذاتی طور پر راقم الحروف کو یہ صورت پسند نہیں ہے، مگر بدرجہ مجبوری اسے قبول کرنا پڑتا ہے، جس کا شرعی جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ احناف اور شیعہ دونوں فقہی مکاتب زکوٰۃ کے احکام کو "عبادت" قرار دیتے ہیں اور عبادات کے بجالانے کے طریقے اختیار کرنے میں ہر مکتب فکر آزاد ہے"۔

(II) چنانچہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ترمیم شدہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء ۸۰/۱۴۰۰ ایل میں موجودہ صورت میں یہ قاعدہ شامل کیا گیا، (اس بارے میں اسلامی نظریات کونسل کی ورکنگ کمیٹی کی رپورٹ بابت مدت یکم جنوری ۱۹۸۰ء تا ۲ مئی ۱۹۸۱ء صفحات نمبر ۸۵ یا ۸۷ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے) یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈی ننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے، جب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا۔ جس سے سنی

مسلمانوں کی جو کہ ملک (تمام) کل آبادی (نوے) ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی۔ اس دل آزاری اور آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقہ کار پر ملک کے موقر اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریے لکھے گئے' چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے' بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ مدعا علیہان کے تمام حقائق تسلیم کر لینے اور واضح قانون کی موجودگی میں ہم یہ قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ دوسرے تمام فقہوں کی طرح فقہ حنفیہ اور اس کے پیروکار بھی زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبرا کی ذیلی (۳) اس کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ و عشر رولز کے تحت زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ لے سکتے ہیں اور انہیں اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) اگرچہ مدعا علیہان کی طرف سے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط' زکوٰۃ و عشر رولز اور ان کے تحت جاری کیا گیا کوئی بھی نوٹیفکیشن ہمارے علم میں نہیں لایا گیا جس میں خاص طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمانوں کو ہی زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء دیا گیا ہو' البتہ آرڈی ننس کی ذیلی دفعہ (۳) بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں تمام تسلیم شدہ فقہوں کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو استثناء نہیں دیا جا سکتا۔ مزید یہ کہ یہ نکتہ صرف ایک علمی بحث کی نوعیت کا ہے اور اس کا درخواست گزار کی استدعا سے کوئی تعلق نہیں' درخواست گزار نے جو استدعا کی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اقرار نامہ بھی تسلیم کیا جائے اور اس کے تحت اس کے این آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۸۶ء لاہور صفحہ ۳۸ پاکستان اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن بنام صوبہ مغربی پاکستان کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ میں دائر کی گئی درخواست جو استدعا کی گئی ہو عدالت صرف اسی استدعا کو منظور کرتے ہوئے اپنا فیصلہ دے سکتی ہے لہٰذا کسی ایسے سوال اور اس کے متعلق قانون کی تشریح نہیں کر سکتی جس کے متعلق درخواست میں استدعا نہ کی گئی ہو۔

(۳) ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مدعا علیہان کو کسی بھی حنفی مسلمان کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر یہ اقرار نامہ مجوزہ طریقہ کار اور مقررہ مدت کے اندر داخل کیا گیا ہو' چونکہ یہ اختیار صرف وفاقی شرعی عدالت کو قانون نے تفویض کیا ہے' مدعا علیہان کی طرف سے درخواست گزار کے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے اور اس کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہ دینے کے عمل کو غیر قانونی اور اختیارات سے تجاوز قرار دیتی ہے اور ان کا یہ عمل سراسر قانون کے خلاف ہے ان وجوہات کی بناء پر ہم نے ۲۶ مارچ ۹۱ء کو جو مختصر فیصلہ دیا تھا آسانی کے لئے اسے ذیل میں دوبارہ پیش کیا

جا رہا ہے۔

"ان تمام وجوہات کی بناء پر جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں ہم اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ ایسے کسی شخص کے اثاثہ جات سے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی جو مقررہ مدت کے اندر اندر زکوٰۃ انتظامیہ کے پاس موجودہ قوانین کے تحت یہ حلفیہ اقرار نامہ داخل کرے کہ وہ مسلمان ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے جس کا ذکر اقرار نامہ میں کیا گیا ہے اور جس کے تحت وہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد کے مطابق پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے۔ ہم یہ بھی قرار دیتے ہیں کہ وزارت مالیات حکومت پاکستان کی سینٹرل زکوٰۃ و عشر انتظامیہ کی طرف سے پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان / این آئی ٹی کے ٹرسٹی کو لکھے گئے ۲۱ نومبر اور ۷ مارچ ۸۲ کے خفیہ حکم نامہ میں جو ہدایات دی گئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ این آئی ٹی کی طرف سے لکھے گئے ۵ ستمبر ۸۹ء کے خط جس میں یہ کہا گیا کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں 'غیر قانونی ہیں اور بغیر کسی قانونی جواز کے اور بے کار ہیں۔ اس لئے ہم مدعا علیہان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزار کا اقرار نامہ قبول کریں اور اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیں۔

کراچی

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۰ء

دستخط

سید عبدالرحمان (جج)

دستخط

حسین عادل کھتری (جج)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل
دارالعلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہ

مقدمہ

تمہید: چونکہ سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظر انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ دس صفحات سے زائد نہ ہو۔ اس لئے بموجب المامور معذور و المجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی حسن المطالعہ کر سکیں گے۔ العصمۃ و لا تمام من اللہ

حدیث کی تعریف

لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنا بر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے۔ محدثین کے نزدیک خبر بھی بجائز اسی معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدایۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب ہو گئی اور اس سلسلے کی ابتدا پہلی صدی ہی میں ہو گئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت

یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف حضرت صادق آلِ محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم و فضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں، جو "اصول اربعمائۃ" کہلاتی ہیں اور دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

اُصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمائۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیونکہ لکھنے والے حضرات قلم دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً انہیں قلمبند کر لیتے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لالی آبدار و دُرہائے شہوار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف الاعلام وبلاد المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوحۃ دار السلام کی ذات بابرکات تھی جنہوں نے اپنی عمر گرانمایہ کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدینہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف المحجۃ لثمرۃ المہجۃ طبع نجف اشرف) صرف کر کے ان اصول اربعمائۃ کی ورق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کر کے بغرض کہ اس مدت مدیدہ میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین و ملاذ علماء عاملین اور دوشش چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر و الزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ اور نوابِ اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہٰذا اگرچہ بعد از تحقیق اس کتاب کا امام العصر و الزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کا آنجناب کے خصوصی وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور اُن کی رشد و ہدایت کے لئے

طاؤس متوفی ۶۷۳ھ و استاد حضرت علامہ حلی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلی قدس سرہ ہیں۔ خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں (ہدایۃ المحدثین از ص ۳ تا ص ۴ و نہایۃ الدرایہ)

حدیث صحیح اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک متصل ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہوں ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلۂ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ سے منتہی ہوتا ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسد العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں)۔

حدیث ضعیف اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (وللاقسام عدیدۃ لیس ہہنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی تعارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی ضرور صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (و لاسیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتدبر و تشکر، ولا تکن من الجاہلین

ایک ضروری وضاحت یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کہ علماء اہل سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوال صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اس کا تعلق ہے تو آیئے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی اور اصطلاحی معنے بھی کر لیں۔

حدیث، باب، نصر، ینصر سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں۔

۱۔ قدیم کی ضد۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں اور عربی روزمرہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (ملت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ حدیث میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب و روایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول، فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول و فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھئے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرتؐ اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر و اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے ان کے نام رکھے، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی، معانی کے اعتبار سے انہیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح، کوئی حسن ہے کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی مرفوع، کوئی غریب ہے کوئی معنعن۔ الشیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المحصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں بتائی ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات اس کے بعد ایک ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ راوی جس سے روایت کر رہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں، زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی، سائل نے معصوم سے سوال کیا۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اس کا کردار کیا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ درست ہے یا دشمن راس

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا مگر متوکل کے بیان عدو جزو اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیبت میں جلوہ نشین ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمد اللہ زندہ ہیں محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزرا؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انہیں قتل، قید اور جلا وطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا۔ مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث محمد و آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انہیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً ۲۵۰ھ / ۸۶۴ء میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کی مثال کیاب ہے۔ رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گھر تھا۔ ابن یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے چل کر ابو جعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء و محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کر دو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے گئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع ماۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، العقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا نتیجہ کافی

الشافی ترجمہ اصول کافی

حصہ سوئم

بقیہ

کتاب الحجت

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

مصنف دو صد کتب

مترجم

کتاب مناقب شہر آشوب

سرپرست

رسالہ نور کراچی

پیش لفظ

احادیث کے مطالعہ کی ضرورت

قرآن کے بعد ہماری ہدایت کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین کی احادیث ہیں جن کے بغیر احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، احکام کی عملی صورت، واقعات کی توضیح، ناسخ و منسوخ کا علم، عام و خاص کی تحقیق احادیث معصومین کے سوا اور کسی ذریعے سے نہیں ہو سکتی۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق و اعتماد نہیں جانتے کیونکہ اھل البیت ادری بما فی البیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ان سے بہتر اس کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے۔

صرف قرآن ہدایت کے لیے کافی نہیں، ہر زمانہ میں اس کے ساتھ ایک معصوم ذات ہونی چاہئے تاکہ اس کی تعلیم میں غلطی کا امکان نہ ہو اور عمل میں نادرستی اور ناہمواری نہ پائی جائے۔ اس کا علم وہبی ہو۔ ایسی صورت میں اس پر تسلیم قابل قبول ہو گی۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم اہلبیت کو دوسرے در و دار سے زیادہ فی کل واد یہیمون کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلام بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور ہر ایک یہ کہہ رہا ہے کہ قرآن ہی سے متمسک ہے۔ ان ھذا لشئ عجاب۔

اگرچہ ابتلائے روزگار کی بدتمیزی اور دشمنان اہلبیت کی سخت گیری نے ہمارے ائمہ کو نشر تعلیم کا موقع نہ دیا مگر اس پر بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہ رہے اور تقیہ سے کہ تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

یہ بھی معجزہ سے کم نہیں کہ ایسے نازک دور میں جبکہ ائمہ اہلبیت سے کسی حدیث کا نقل کرنا ایک ناقابل معافی اور موجب قتل جرم تھا بتائید ایزدی ان حضرات کا کلام محفوظ رہا۔

ہمارے ائمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کو ملا۔ دور دور سے لوگ احادیث سننے کے لئے مدینہ میں آتے تھے۔ امام جعفر صادق سے احادیث نقل کرنے والے چار ہزار راوی تھے۔ آپ کے عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعمائة کہا جاتا ہے۔ دشمنان اہلبیت کے تعصب نے اور بیمانہ وحشت بربریت نے ان کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

بچی وہ احادیث کا ناپیدا کنار سمندر تھا جس کی تری سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا گلستان ترو تازہ ہے یعنی کافی، من لا یحضرہ الفقیہ اور تہذیب الاحکام سے گلستان ایمان و عرفان میں جگمگا رہے ہیں۔

زمانہ کی ناسازگاری اور اسلام کی انقلابی حالت نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے اتنا کنارہ کش رکھا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر بھی درخور اعتنا نہ سمجھا۔

باب اول

(کتاب العقل والجہل)

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما خلق اللہ العقل استنطقہ ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال وعزتی وجلالی ما خلقت خلقا ھو احب الی منک ولا اکملتک الا فیمن احب اما انی ایاک امر وایاک انھی وایاک اثیب

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا آگے آ وہ آگے آئی پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی میں تو کو صرف اس شخص میں داخل کروں گا جسے میں دوست رکھتا ہوں اسی تیرے ہی سبب سے امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح:- اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل پختہ نہ ہو احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا دوسرے یہاں عقل سے مراد عقل تعریفی نہیں بلکہ [illegible] عقل کہا گیا ہے تیسرے عقل صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں تک بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کمال عقل کے مظہر انبیاء و مرسلین اور ائمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں علماء کے نزدیک سب سے زیادہ تجربہ عقل سے کیونکہ وہ ذریعہ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت انسان ہے تمام مخلوق پر

حدیث - حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

لما ھبط جبرئیل علی آدم فقال یا آدم انی امرت ان اخیرک واحدۃ من ثلاث فاخترھا ودع اثنتین فقال لہ آدم یا جبرئیل وما الثلاث فقال العقل والحیاء والدین فقال آدم علیہ السلام انی قد اخترت العقل فقال جبرئیل للحیاء والدین انصرفا ودعاہ فقالا یا جبرئیل انا امرنا ان نکون مع العقل حیث کان قال فشانکما وعرج

جب جبرئیل زمین پر آئے تو آدم سے کہا مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کو چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں جبرئیل نے کہا عقل و حیا و دین ہیں آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا جبرئیل نے حیا و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑ دو انہوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لیے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ رہیں جہاں کہیں بھی وہ رہے جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا واسطہ نہ حیا سے ہے نہ دین سے:

ما يقبض لكن لما يموت العالم فذهب بما يعلم فتليهم الجفاة يضلون ويضلون ولا خير في شيء ليس له اصل

اصول الکافی: قال علي بن الحسين انه يسخي نفسي في سرعة الموت والقتل فينا قول الله اولم يروا انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها وهو ذهاب العلماء

مگر جب کوئی عالم دین مرجاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لیتے ہیں وہ جاہل جو مردود اور باطل ہوں گے جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی

حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے نفس کو سرعت موت اور قتل سے اور ہمارے بارہ میں اللہ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اس سے مراد ہے علما کا مرنا۔

باب ہم مجالسۃ علما اور انکی صحبت

اصول قال لقمان لابنه يا بني اختر المجالس على عينك فان رأيت قوما يذكرون الله جل وعز فاجلس معهم فان تكن عالما نفعك علمك وان تكن جاهلا علموك ولعل الله ان يظلهم برحمته فيعمك واذا رأيت قوما لا يذكرون الله فلا تجلس معهم فان تكن عالما لم ينفعك علمك وان كنت جاهلا يزيدوك جهلا ولعل الله يظلهم بعقوبة فيعمك معهم

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علما کو اپنی نظر میں رکھو اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں جہالت پیدا کردیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیر لے

اصول عن ابي الحسن موسى بن جعفر قال محادثة العالم على المزابل خير من محادثة الجاهل على الزرابي

اصول قال رسول الله صلعم قال الحواريون لعيسى يا روح الله من نجالس قال من يذكركم الله رؤيته ويزيد في علمكم منطقه ويرغبكم في الآخرة عمله

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے جاہل کے ساتھ مسند پر بیٹھنے سے
حضرت رسول خدا نے فرمایا حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں فرمایا جن کی صورت سے خدا یاد آئے جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جن کے عمل سے آخرت کی رغبت ہو

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله عزوجل یقول تذاکر العلم بین عبادی یحیی علیه القلوب المیتة اذا هم انتهوا فیه الی امری

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں

اصل سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول رحم الله عبداً احیی العلم قال قلت وما احیاه قال ان یذاکر به اهل الدین واهل الورع

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اہل دین اور اہل ورع کا ذکر کرنا

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تذاکروا العلم وتلاقوا وتحدثوا فان الحدیث جلاء القلوب ان القلوب لترین کما یرین السیف جلاءه الحدیث

فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور آپس میں بات چیت کرو کیونکہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے قلوب بھی اسی طرح زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح لوہا تلوار کا زنگ دور کرتا ہے

اصل سمعت ابا جعفر یقول تذاکر العلم دراسة والدراسة صلوٰة حسنة

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم درس سے ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کی برابر ہے

باب یازدہم بذل علم

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال قرأت فی کتاب علی علیه السلام ان الله لم یأخذ علی الجهال عهداً بطلب العلم حتی اخذ علی العلماء عهداً ببذل العلم للجهال لان العلم کان قبل الجهل

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا بلکہ علما سے عہد لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله ولا تصعر خدک للناس قال لیکن الناس عندک فی العلم سواء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے حق (مت روگردانی کرو لوگوں سے) فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال زکوٰة العلم ان تعلمه عباد الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو

PAKISTAN

ولا تزيد فيه ولا تنقص منه

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام أني أسمع الكلام منك فأريد أن أرويه كما سمعته منك فلا يجيء قال فتعمد ذلك قلت لا فقال تريد المعاني قلت نعم قال فلا بأس

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام أسمع الحديث منك فأزيد وأنقص قال إن كنت تريد معانيه فلا بأس

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام الحديث أسمعه منك أرويه عن أبيك أو أسمعه من أبيك أرويه عنك قال سواء إلا أنك ترويه عن أبي أحب إلي وقال أبو عبد الله عليه السلام لجميل ما سمعت مني فاروه عن أبي

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام يجيئني القوم فيسمعون مني حديثكم فأضجر ولا أقوى قال فاقرأ عليهم من أوله حديثاً ومن أوسطه حديثاً ومن آخره حديثاً

اصل قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام الرجل من أصحابنا يعطيني الكتاب ولا يقول اروه عني يجوز لي أن أرويه عنه قال فقال إذا علمت أن الكتاب له فاروه عنه

نہ اس میں کچھ زیادہ کریں اور نہ کم

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت کروں بے کم وکاست لیکن یاد نہیں آتا فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو گمراہی میں ڈالو میں نے کہا نہیں فرمایا معنی و مفہوم تو بے کم وکاست بیان کرتے ہو میں نے ہاں فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کم و بیش ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا اگر معنی میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوتی اور مطلب و مفہوم نہیں بدلتا تو مضائقہ نہیں

میں نے صادق آل محمد سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو ان سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں بات برابر ہے آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار سے میری حدیث نقل کر دیا کرو تو یہ زیادہ ٹھیک ہے

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں پس لوگوں کی کثرت یا درازی احادیث کی وجہ سے میں دل تنگ ہوتا ہوں یا بے طاقت ہو جاتا ہوں فرمایا کتاب کے تین حصے کر کے انہیں سناؤ۔ پہلے اول حصہ پھر درمیانی پھر آخر

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں فرمایا جب تم جان لو یہ اسی نے خود لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام اذا حدثتم بحدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان حقا فلکم وان کان کذبا فعلیہ

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال القلب یتکل علی الکتابة

فرمایا صادق آل محمد نے دل، اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اکتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے

اصل عن مفضل بن عمر قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام اکتب وبث علمک فی اخوانک فان مت فاورث کتبک بنیک فانہ یاتی علی الناس زمان هرج لا یانسون فیہ الا بکتبہم

مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو۔ اگر تم مرنے لگو تو اپنی اولاد میں اس کو بطور میراث چھوڑ دو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے۔

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ایاکم والکذب المفترع قیل لہ وما الکذب المفترع قال یحدثک الرجل بالحدیث فتترکہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کذب مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اعربوا حدیثنا فانا قوم فصحاء

فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل نہ ہو اعراب لگانے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیث ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المومنین وحدیث امیر المومنین حدیث رسول اللہ وحدیث رسول اللہ قول اللہ عز وجل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور انکی حدیث میرے جد کی اور انکی حدیث حسین کی اور انکی حدیث حسن کی اور انکی حدیث امیر المومنین کی اور انکی حدیث رسول اللہ کی اور رسول کی حدیث خدائے عز و جل کا قول ہے

اصل قلت لابی جعفر الثانی علیہ السلام جعلت فداک ان مشایخنا رووا عن ابی جعفر وابی عبد اللہ

یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ ہمیں جو مشائخ سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انہوں نے روایت کی

عليهم السلام وكانت التقية شديدة فكتموا كتبهم فلم ترو عنهم فلما ماتوا صارت الكتب الينا فقال حدثوا بها فانها حق

ہے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا، انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ہم تک پہنچیں پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو وہ صحیح و کارآمد ہیں

باب نوزدہم ۱۹ تقلید

اصل عن ابی عبد الله عليه السلام قال قلت له: اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله فقال اما والله ما دعوهم الى عبادة انفسهم ولو دعوهم ما اجابوهم ولكن احلوا لهم حراما وحرموا عليهم حلالا فعبدوهم من حيث لا يشعرون

اصل عن محمد بن عبيدة قال قال لي ابو الحسن عليه السلام يا محمد انتم اشد تقليدا ام المرجئة قال قلت قلدنا وقلدوا فقال لم اسألك عن هذا فلم يكن عندي جواب اكثر من الجواب الاول فقال ابو الحسن عليه السلام ان المرجئة نصبت رجلا لم تفرض طاعته وقلدوه وانتم نصبتم رجلا وفرضتم طاعته ثم لم تقلدوه فهم اشد منكم تقليدا

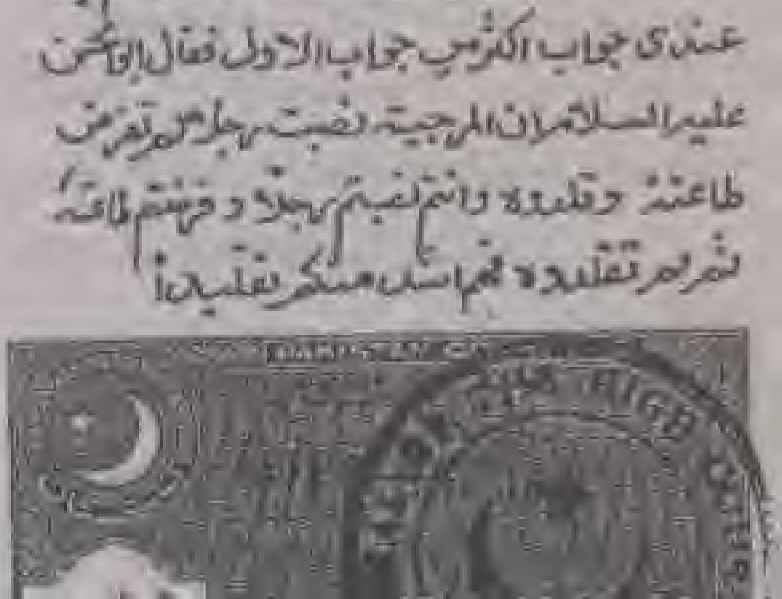

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے راوی کہتا ہے میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی (انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علما اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا) اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا نصاریٰ کو ان کے علماء و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علما نے کیا یہ کہ حلال کو حرام بنایا اور حرام کو حلال پس انھوں نے اپنے علما کی تقلید کی اور اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی

محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ ماننے والے ہو یا تمہارے مخالف میں نے کہا انھوں نے بھی تقلید کی ہم نے بھی تقلید کی حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انھوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی اور تم نے امام ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی پس تقلید کے بارہ میں وہ تم سے زیادہ ہے

اصل وان قاس شيئاً بشيء لم يكذب نظره
وان اظلم عليه امر اكتتم به لما يعلم من جهل نفسه
لكيلا يقال له لا يعلم ثم جسر فقضى فهو مفتاح
عشوات ركاب شبهات خباط جهالات لا يعتذر
مما لا يعلم فيسلم ولا يعض في العلم بضرس قاطع
فيغنم يذري الروايات ذرو الريح الهشيم .

اصل تبكي منه المواريث وتصرخ منه الدماء
يستحل بقضائه الفرج الحرام ويحرم بقضائه الفرج
الحلال لا مليء باصدار ما عليه ورد ولا هو
اهل لما منه فرط من ادعائه علم الحق

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول
ان اصحاب المقاييس طلبوا العلم بالمقاييس فلم تزدهم
المقاييس من الحق الا بعداً وان الدين لا يصاب
بالمقاييس

اصل عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام
قال كل بدعة ضلالة وكل ضلالة سبيلها الى النار

اصل عن محمد بن حكيم قال قلت لابي الحسن موسى
عليه السلام جعلت فداك فقهنا في الدين واغنانا
الله بكم عن الناس حتى ان الجماعة منا لتكون في المجلس

اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بہ سبب دونوں
کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا اور اگر
کوئی امر بھی اس پر تاریک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس
کی رو سے سمجھ میں نہیں آتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت
آگہیں علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا پس جرات
کرکے حکم لگاتا ہے اور کبھی ہوتا ہے اندھا پن کی لیے شبہات
کی اور شکوک اوہام میں خبطا ہو رہی کی۔ جو نہیں جانتا
اس کے متعلق عذر نہیں کرتا تاکہ گمراہی سے بچے اور پوری
قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم دانش حاصل
کرے اور احادیث کو اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے
تیز ہوا گھاس کو

اس کے غلط حکم دینے سے میراث روتی ہے اور مظلوموں
کے خون چیخیں مارتے ہیں اس نے اپنے فیصلے سے حرام
شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلے سے حلال شرمگاہوں
کو حرام بنا دیا جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے
بیراز علم نہیں اور علم حق کے متعلق جو کثرت سے ادعا کرتا
رہا ہے وہ اس کا اہل نہیں

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس
کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن
یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی بناتے جاتے ہیں دین
قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا راستہ جہنم
کی طرف ہے

محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے
کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم نے علم دین حاصل کیا اور
آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ

مما ليس رجل صاحبه تحضره المسألة ويحضره جوابها فيما من الله علينا بكم فربما ورد علينا الشيء لم يأتنا فيه عنك ولا عن آبائك شيء فنظرنا إلى أحسن ما يحضرنا وأوفق الأشياء لما جاءنا عنكم فنأخذ به فقال هيهات هيهات في ذلك والله هلك من هلك يا ابن حكيم قال ثم قال لعن الله أبا حنيفة كان يقول قال علي وقلت قال محمد بن حكيم لهشام بن الحكم والله ما أردت إلا أن يرخص لي في القياس

اصل عن يونس بن عبد الرحمن قال قلت لأبي الحسن الأول عليه السلام بما أوحد الله عز وجل فقال يا يونس لا تكونن مبتدعا من نظر برأيه هلك ومن ترك أهل بيت نبيه ضل ومن ترك كتاب الله وقول نبيه كفر

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام ترد علينا أشياء ليس نعرفها في كتاب الله ولا سنة نبيه فننظر فيها فقال لا أما إنك إن أصبت لم تؤجر وإن أخطأت كذبت على الله عز وجل

اصل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار

جو مجھے بیان آئی کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دیدیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرین سے پس ایسے موقع پر جو بہترین آتا ہے اس کے بہتر پہلو پر غور کر کے جواب دیدیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے فرمایا تا اللہ اسی میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا پھر فرمایا خدا لعنت کرے ابوحنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے ۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن الحکم سے کہا واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی ۔

یونس بن عبد الرحمن سے مروی ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی کے اہلبیت کو چھوڑ دیا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا کافر ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کئے جاتے ہیں جن کا جواب نہ ہم کو قرآن میں ملتا ہے نہ حدیث میں لیس ہم غور کر کے خود ہی جواب دیدیتے ہیں فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو کسی کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگا

رسول خدا نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے

اصل عن سماعۃ بن مھران عن ابی الحسن موسیٰ
علیہ السلام قال قلت اصلحک اللہ انا نجتمع فنتذاکر
ما عندنا فما یرد علینا شیٔ الا وعندنا فیہ شیٔ مسطر
وذلک مما انعم اللہ بہ علینا بکم ثم یرد علینا الشیٔ
الصغیر لیس عندنا فیہ شیٔ فینظر بعضنا الی بعض
وعندنا ما یشبھہ فنقیس علی احسنہ فقال ما لکم
وللقیاس انما ھلک من ھلک من قبلکم بالقیاس
ثم قال اذا جاءکم ما تعلمون فقولوا بہ وان جاءکم
ما لا تعلمون فھا واھوی بیدہ الی فیہ ثم قال لعن
اللہ ابا حنیفۃ کان یقول قال علی وقلت وقالت
الصحابۃ وقلت ثم قال اکنت تجلس الیہ فقلت لا
ولکن ھذا کلامہ

اصل فقلت اصلحک اللہ اتی رسول اللہ
الناس بما یکتفون بہ فی عھدہ قال نعم وما یحتاجون
الیہ الی یوم القیامۃ فقلت فضاع من ذلک
شیٔ فقال لا ھو عند اھلہ

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام

سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا اللہ آپ کی
حفاظت کرے ہم جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی
احادیث کو یاد کرتے ہیں۔ جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے
ہم اس کا جواب ان احادیث میں پا لیتے ہیں جو ہمارے
پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ
کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا
مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان
احادیث میں ہم کو نہیں ملتا اور ہم ایک دوسرے کو
تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں
ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ امام نے
فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق ہے۔ اسی قیاس کی بنا پر
تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا
جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہو
تو اسے بیان کر دو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے
دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھو پھر فرمایا
اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے
اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور
صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے
بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو میں نے
کہا نہیں لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔
میں نے کہا حضرت آپ کا کیا بیان ہے کیا رسول اللہ نے لوگوں
کو اتنا بتا دیا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لئے
کافی ہوتا فرمایا بے شک بلکہ اتنا بتا دیا تھا جس کی ضرورت
ان کو قیامت تک ہو گی میں نے کہا کیا اس سے کچھ
ضائع ہو گیا فرمایا وہ علم رسول کے اہل کے یعنی ہمارے
پاس ہے
راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا

يقول فضل علم ابن شبرمة عند الجامعة املاء رسول الله صلى الله عليه وآله وخط علي عليه السلام بيده ان الجامعة لم تدع لاحد كلاماً فيها علم الحلال والحرام ان اصحاب القياس طلبوا العلم بالقياس فلم يزدادوا من الحق الا بعداً ان دين الله لا يصاب بالقياس

اصل عن ابان بن تغلب عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان السنة لا تقاس الا ترى ان المرأة تقضي صومها ولا تقضي صلوتها يا ابان ان السنة اذا قيست محق الدين

اصل سألت ابا الحسن موسى عليه السلام عن القياس فقال ما لكم وللقياس ان الله لا يسأل كيف احل وكيف حرم

اصل حدثني جعفر عن ابيه عليهما السلام ان علياً صلوات الله عليه قال من نصب نفسه للقياس لم يزل دهره في التباس ومن دان الله بالرأي لم يزل دهره في ارتماس قال وقال ابو جعفر عليه السلام من افتى الناس برأيه فقد دان الله بما لا يعلم ومن دان الله بما لا يعلم فقد ضاد الله حيث احل وحرم فيما لا يعلم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان

فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (جو عہد عباسیہ کا قاضی تھا) فنا ہو گیا جامعہ سے (یعنی مصحف فاطمہ) سے جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو اس میں علم حلال و حرام ہے۔ قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں تلاش کیا نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کو دخل نہیں۔

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے کو ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق خدا سے نہیں پوچھا جائے گا کہ کیوں کسی چیز کو حلال کیا اور کیوں حرام۔ (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے

امام جعفر صادق نے اپنے والد اور جد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا اور جس نے عمل آخرت اپنی رائے اور پیروی ظن سے کیا وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا فرمایا امام جعفر صادق نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے اپنی رائے سے وہ عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود نہ جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے

اصل سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول قد ولدنی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم وانا اعلم کتاب الله وفیہ بدء الخلق وما ھو کائن الی یوم القیامۃ وفیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر الجنۃ وخبر النار وخبر ما کان وخبر ما ھو کائن اعلم ذلک کما انظر الی کفی ان الله یقول فیہ تبیان کل شیء

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کو جاننے والا ہوں اس میں ابتداء خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اسکی بھی وہ میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ویسی ہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے ہم نے قرآن میں ہر شے کا بیان ہے

اصل عن ابی عبد الله علیہ السلام قال کتاب الله فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وفصل ما بینکم ونحن نعلمہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہوا اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اسکی بھی اور تمہارے تنازعات باہمی کا فیصلہ بھی ہے اور ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں

اصل عن ابی الحسن موسی علیہ السلام قال قلت لہ اکل شیء فی کتاب الله وسنۃ نبیہ صلعم او تقولون فیہ قال بل کل شیء فی کتاب الله وسنۃ نبیہ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن میں ہے اور سنت نبی میں یا لوگ کہتے ہیں اس میں جو موجود نہیں جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے

باب بست و دوم اختلاف حدیث

اصل عن سلیم بن قیس الہلالی قال قلت لامیر المومنین علیہ السلام انی سمعت من سلمان والمقداد وابی ذر شیئا من تفسیر القرآن واحادیث عن نبی الله غیر ما فی ایدی الناس ثم سمعت منک تصدیق ما سمعت منہم ورأیت فی ایدی الناس اشیاء کثیرۃ من تفسیر القرآن ومن الاحادیث عن نبی الله صلعم انتم تخالفونہم فیہا وتزعمون ان ذلک کلہ باطل افتری الناس یکذبون

سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور احادیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر و احادیث کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرت کا قول یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

على رسول الله صلى الله عليه وآله متعمدين ويفسرون القرآن بآرائهم

عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں

اصل قال فأقبل عليّ فقال قد سألت فافهم الجواب إن في أيدي الناس حقاً وباطلاً وصدقاً وكذباً وناسخاً ومنسوخاً وعاماً وخاصاً ومحكماً ومتشابهاً وحفظاً ووهماً وقد كُذب على رسول الله على عهده حتى قام خطيباً فقال أيها الناس قد كثرت عليّ الكذابة فمن كذب عليّ متعمداً مقعده من النار ثم كُذب عليه من بعده

امیرالمومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے لیس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس کی جگہ جہنم میں ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا

اصل إنما أتاكم الحديث من أربعة ليس لهم خامس رجل منافق يظهر الإيمان متصنع بالإسلام لا يتأثم ولا يتحرج أن يكذب على رسول الله صلى الله عليه وآله متعمداً فلو علم الناس أنه منافق كذاب لم يقبلوا منه ولم يصدقوا قوله ولكنهم قالوا هذا قد صحب رسول الله عليه السلام ورآه وسمع منه فأخذوا عنه وهم لا يعرفون حاله وقد أخبره الله عن المنافقين بما أخبره ووصفهم بما وصفهم فقال عز وجل وإذا رأيتهم تعجبك أجسامهم وإن يقولوا تسمع لقولهم ثم بقوا بعده فتقربوا إلى الأئمة الضلالة والدعاة إلى النار بالزور والكذب والبهتان فولوهم الأعمال وحملوهم على رقاب الناس وأكلوا بهم الدنيا وإنما الناس مع الملوك والدنيا إلا من عصم الله فهذا أحد الأربعة

تمہارے پاس احادیث چار طریقے سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں اول مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے۔ اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ منافق بڑا جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق نہ کرتے لیکن انھوں نے تو یہ کہا یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے لہذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارہ میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب اے رسول تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم انکی باتیں سنو یہ گروہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا اب انھوں نے ائمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانے والوں سے جا ملے اور حکومت اسلامی انکی سپرد کر دی

اصل فما نزلت على رسول الله آية من القرآن إلا
أقرأنيها وأملاها علي فكتبتها بخطي

اصل وعلمني تأويلها وتفسيرها وناسخها ومنسوخها
ومحكمها ومتشابهها وخاصها وعامها ودعا الله أن
يعطيني فهمها وحفظها فما نسيت آية من كتاب الله
ولا علماً أملاه علي وكتبته منذ دعا الله لي بما دعا
وما ترك شيئاً علمه الله من حلال ولا حرام ولا أمر
ولا نهي وشيء كان أو يكون ولا كتاب منزل على أحد
قبله من طاعة أو معصية إلا علمنيه وحفظته
فلم أنس حرفاً واحداً

اصل ثم وضع يده على صدري ودعا الله لي
أن يملأ قلبي علماً وفهماً وحكماً ونوراً فقلت يا نبي الله
بأبي أنت وأمي منذ دعوت الله لي بما دعوت لم أنس
شيئاً ولم يفتني شيء لم أكتبه أفتتخوف علي النسيان فيما
بعد فقال لا لست أتخوف عليك النسيان والجهل

اصل عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له
ما بال أقوام يروون عن فلان وفلان عن رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يتهمون بالكذب فيجيء
منكم خلافه قال إن الحديث ينسخ كما ينسخ القرآن

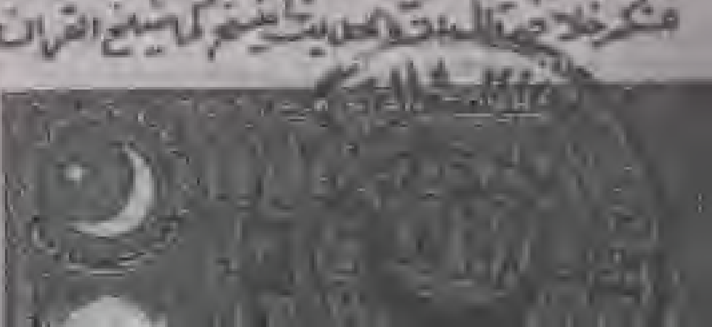

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت
نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو جو میں نے اپنے
ہاتھ سے اس کو لکھا ہے
اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور
منسوخ اور محکم اور متشابہ اور خاص اور عام اور حضرت نے
دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا
فرمائے پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ
اس چیز کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا
کی آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی۔ آنحضرت کو علم خدا نے دیا
اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی حلال
سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے طاعت سے ہو
یا معصیت سے میں نے اس کو سیکھا اور حفظ کیا اور ایک
حرف تک اس کا نہیں بھولا
پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے
یہ دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے
پر کر دے میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا
اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا
کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں میں بھول جاؤں گا فرمایا
نہیں مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف بھی نہیں ہوا
راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کہا کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے
ساتھ رسول اللہ سے اور چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے
لہٰذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے لیکن آپ سے
سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت
ہوتی ہے فرمایا آیات قرآن کی طرح احادیث بھی منسوخ
المحکم ہوتی ہیں

قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ما بالی اسئلک عن
المسئلۃ فتجیبنی فیہا بالجواب ثم یجیئک غیری
فتجیبہ فیہا بجواب آخر فقال انا نجیب الناس علی
الزیادۃ والنقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صدقوا علی محمد ام کذبوا قال
بل صدقوا قال قلت فما بالہم اختلفوا فقال اما تعلم
ان الرجل کان یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فیسالہ عن المسئلۃ
فیجیبہ فیہا بالجواب ثم یجیبہ بعد ذلک ما ینسخ ذلک
الجواب فنسخت الاحادیث بعضہا بعضا

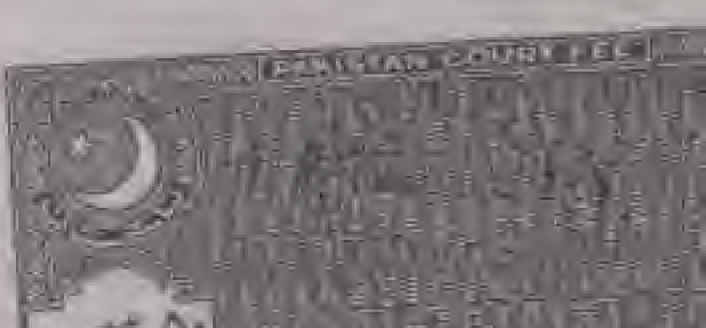

اصل عن ابی عبیدۃ عن ابی جعفر علیہ السلام
قال قال لی یا زیاد ما تقول لو افتینا رجلا ممن یتولانا
بشیء من التقیۃ قال قلت لہ انت اعلم جعلت فداک
قال ان اخذ بہ فہو خیر لہ واعظم اجرا

اصل - وفی روایۃ اخری ان اخذ بہ اوجر
وان ترکہ واللہ اثم

اصل عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر علیہ
السلام قال سألتہ عن مسئلۃ فاجابنی فیہا ثم جاء
رجل فسالہ عنہا فاجابہ بخلاف ما اجابنی ثم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا
یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ میں آپ سے پوچھتا ہوں تو
آپ مجھے اس کا ایک جواب دیتے ہیں پھر میرا غیر آپ سے
یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں
فرمایا ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور
کبھی کمی کے ساتھ میں نے کہا اس جابر کہ آنحضرت کے کم و زیادہ
بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انہوں نے رسول کے
متعلق سچ کہا یا جھوٹ فرمایا سچ کہا میں نے کہا جب ان کے
بیان میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے حضور نے یہ بیان فرمایا
ہے دوسرا کہتا ہے یہ تو پھر کیا صورت ہوگی فرمایا تم نہیں جانتے
کہ ایک شخص رسول کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا
ہے آپ اس کا جواب دیتے ہیں اس کے بعد وحی الہی اس
حکم کو منسوخ کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے
اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کو ناسخ حکم بتاتے ہیں چونکہ
ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا
اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر نے مجھ سے
کہا اے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملہ میں
کہ ہم فتوی دیں اپنے دوستوں میں سے کسی کو ایسے امر کا
جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسول آپ بہتر جانتے ہیں
فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور
باعث اجر عظیم۔
اور ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو
اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو واللہ گنہگار ہوگا
زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام
سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا
پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا آپ نے میرے جواب کے علاوہ

جاء رجل آخر فاجابه بخلاف ما اجابني واجاب صاحبي فلما خرج الرجلان قلت یا ابن رسول الله رجلان من اهل العراق من شیعتکم قدما یسألان فاجبت کل واحد منهما بغیر ما اجبت به صاحبه فقال یا زرارة ان هذا خیر لنا وابقی لنا ولکم ولو اجتمعتم علی امر واحد لصدقکم الناس علینا ولکان اقل لبقائنا وبقائکم قال ثم قلت لابي عبد الله علیه السلام شیعتکم لو حملتموهم علی الاسنة او علی النار لمضوا وهم یخرجون من عندکم مختلفین قال فاجابني بمثل جواب ابیه

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من عرف انا لا نقول الا حقا فلیکتف بما یعلم منا خلاف ما یعلم فلیعلم ان ذلک دفاع منا عنه

اصل عن ابي عبد الله علیه السلام قال سألته عن رجل اختلف فیه رجلان من اهل دینه في امر کلاهما یرویه احدهما یامر باخذه والآخر ینهاه عنه کیف یصنع فقال یرجئه حتی یلقی من یخبره فهو في سعة حتی یلقاه

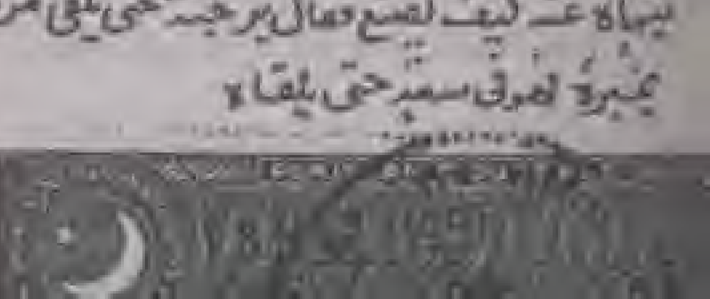

جواب دیا پھر ایک اور شخص آیا اس کو میرے جواب سے مجھ کو جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ تب وہ دو آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یا ابن رسول اللہ یہ دو عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان کے سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے فرمایا اے زرارہ یہ بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ تو مخالف تم کو اپنی مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس پہنچتے دیکھ کر خبر دے دیں گے اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ وہ آپ سے مختلف جواب سنیں پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد نے دیا تھا

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے مگر حق اس کو چاہیے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانا ہے اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنے جو حکم اللہ کے خلاف ہو تو سمجھے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے (یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے)

روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور دوسرے سے نہی ایسی صورت میں وہ کیا کرے فرمایا اس کو چاہیے کہ عمل میں تاخیر کرے یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کرے اس کے ملنے تک

اصل وفی روایۃ اخری بایہما اخذت من باب التسلیم وسعک

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ارأیتک لو حدثتک بحدیث العام ثم جئتنی من قابل فحدثتک بخلافہ بایہما کنت تاخذ قال قلت کنت اخذ بالاخیر فقال لی رحمک اللہ

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ای حاء حدیث عن اولکم وحدیث عن آخرکم بایہما ناخذ فقال خذوا بہ حتی یبلغکم عن الحی فان بلغکم عن الحی فخذوا بقولہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انا واللہ لاندخلکم الا فیما یسعکم وفی حدیث آخر خذوا بالاحدث

اصل سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجلین من اصحابنا بینہما منازعۃ فی دین او میراث فتحاکما الی السلطان والی القضاۃ ایحل ذلک قال من تحاکم الیہم فی حق او باطل فانما تحاکم الی الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتا وان کان حقا ثابتا لہ لانہ اخذہ بحکم الطاغوت

تاخیر عمل جائز ہو گی

اور ایک روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے میں اختیار ہے کہ یہ امام مفترض الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے؟ میں نے کہا آخر والی پر امام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے گا (یعنی پہلی روایت منسوخ تصور کی)

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر کوئی حدیث ہم پہلے امام سے پہنچے مثلاً امام زین العابدین اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقر) تو ہم کس پر عمل کریں فرمایا عمل کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم چیزوں کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگلی حالت مخفی جو تمہیں پر چاہیے عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ ترین حدیث ہو اس پر عمل کرو

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارہ میں پوچھا جو آپس جھگڑا کرنے والے ہیں قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے سلطان وقت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا جو حکم بنائے گا ان کو حق یا باطل میں وہ رجوع لے جائے گا ایک شیطانی صفت کے پاس

THE HI

وقد امروا ان یکفروا به قال الله تعالیٰ یریدون
ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به

اصل قال ینظران الی من کان منکم ممن
قد روی حدیثنا ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا
فلیرضوا به حکماً فانی قد جعلته علیکم حاکماً فاذا
حکم بحکمنا فلم یقبله منه فانما استخف بحکم
الله وعلینا رد والراد علینا الراد علی الله وهو
علی حد الشرک بالله

اصل قلت فان کان کل رجل اختار رجلاً
من اصحابنا فرضیا ان یکونا الناظرین فی حقهما
واختلفا فیما حکما وکلاهما اختلفا فی حدیثکم
قال الحکم ما حکم به اعدلهما وافقههما واصدقهما
فی الحدیث واورعهما ولا یلتفت الی ما یحکم به
الآخر

اصل قال قلت فانهما عدلان مرضیان عند اصحابنا
لا یفضل واحد منهما علی الآخر قال ینظر الی ما کان
فی روایتهم عنا فی ذلک الذی حکما به المجمع علیه
من اصحابک فیؤخذ به من حکمنا ویترک الشاذ الذی
لیس بمشهور عند اصحابک فان المجمع علیه لا ریب فیه

اور جو وہ حکم دے گا وہ درحقیقت حرام ہوگا اگرچہ مدعی
کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔
حالانکہ اس سے کفر کرنے (انکار) کا حکم دیا گیا ہے خدا فرماتا
ہے وہ چاہتے ہیں اپنا مقدمہ شیطان کی طرف لے جائیں
حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے حکم قریب
بھی نہ آئیں

فرمایا ان دونوں نزاع کرنے والے شیعوں کو چاہیئے کہ وہ
اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری
حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا
اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیئے کہ اس کے
فیصلہ پر راضی ہو جائیں اگر اس کو قبول نہ کیا تو توہین کی
حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی
اس نے اللہ کی تردید کی اور وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے
میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک ایک ایک آدمی کو
حکم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں
اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارہ میں
غور کریں گے پھر مختلف ہوں ان کا حکم اور آپ حضرت کی
حدیث کے بارہ میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا
ان میں سے اس کے حکم کو لیا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل
ہو اور زیادہ فقیہ ہو اور بیان حدیث میں زیادہ
صادق ہو اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے
کے حکم کی طرف توجہ نہ کی جائے
میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب
ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو
دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو فرمایا ہمارے
شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کونسی حدیث ہماری ان میں
بالاتفاق مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے

وانما الامور ثلاثة امر بيّن رشده فيتبع وامر
بيّن غيّه فيجتنب وامر مشكل يرد علمه الى
الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم حلال بيّن وحرام بيّن وشبهات
بين ذلك فمن ترك الشبهات نجا من المحرمات
ومن اخذ بالشبهات ارتكب المحرمات وهلك
من حيث لا يعلم

اصل فان كان الخبران عنكما مشهورين قد
رواهما الثقات عنكم قال ينظر فما وافق حكمه حكم الكتاب
والسنة وخالف العامة فيوخذ به وان يترك
ما خالف حكمه حكم الكتاب والسنة ووافق العامة
قلت جعلت فداك ارايت ان كان الفقيهان
عرفا حكمه من الكتاب والسنة ووجدنا احد الخبرين
موافقا للعامة والاخر مخالفا لهم فبای الخبرين
يوخذ قال ما خالف العامة ففيه الرشاد

اصل قلت جعلت فداك فان وافقهما الخبران
جميعا قال ينظر الى ما هم اليه اميل حكامهم وقضاتهم
فيترك ويوخذ بالآخر قلت فان وافق حكامهم الخبرين

اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں اسے چھوڑ دیا جائے
کیونکہ جس پر سب لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہیں ہے
اور امور صرف تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و ہدایت
ظاہر اور قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے ان پر عمل کیا
جائے دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے
ان سے اجتناب کیا جائے تیسرے جو مشکل ہیں اور ان کی مراد
یعنی ان میں العلم رسول کی طرف رجوع کی جائے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ حلال بیان کر دیے گئے
وہ واضح ہیں حرام بیان کر دیے گئے وہ واضح ہیں اور
ان کے درمیان مشتبہات ہیں جس نے ان کو ترک کیا نجات
پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات
ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا
راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ)
سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں
کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا
کہ کونسی حدیث کتاب و سنت کے مطابق اور رائے عامہ
کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے
گا اور ترک کیا جائے گا اس حدیث کو جو کتاب و سنت
کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق
راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر دو فقیہ
اس حدیث کے حکم کو کتاب و سنت سے حاصل کریں اور
ہم ان میں سے ایک کو عام لوگوں کے موافق پائیں اور دوسری
کو مخالف تو کس خبر پر عمل کریں فرمایا جو عامہ کے خلاف
ہوگی ہدایت اس میں ہوگی۔
میں نے کہا اگر مخالفوں کے دونوں گروہ دونوں خبروں کے موافق
ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا کہ ان کے حکام
و قاضی کس خبر کی طرف زیادہ مائل ہیں اس کو چھوڑ کر دوسری

جميعاً قال اذا كان ذلك فارجه حتى تلقى امامك فان الوقوف عند الشبهات خير من الاقتحام في الهلكات

ہر عمل کیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ سب دو نو خبر دلیل موافق ہوں تو کیا ہو فرمایا توقف کرو کیونکہ شبہات کی صورت میں عمل سے رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے

باب بست و سویم اخذ بالسنہ و شواہد کتاب

اصل قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان على كل حق حقيقة وعلى كل صواب نوراً فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالف كتاب الله فدعوه

فرمایا حضرت رسول خدا نے ہر ایمان کی علامت ہے اعمال صالح سے اور روشنی ہے محکمات قرآن سے پس جو حدیث کتاب خدا کے موافق ہو اسے لے لو اور جو مخالف کتاب ہو اسے چھوڑ دو۔

اصل سألت ابا عبد الله عليه السلام عن اختلاف الحديث يرويه من نثق به قال اذا ورد عليكم حديث فوجدتم له شاهداً من كتاب الله او من قول رسول الله صلعم والا فالذي جاءكم به اولى به

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اختلاف حدیث کے بارہ میں کہ جن کو ایسے لوگ بیان کرتے ہیں جن پر آپ کا اعتماد ہے تو اس صورت میں کیا ہو فرمایا اگر اس حدیث کی تصدیق کتاب خدا یا قول رسول سے ہوتی ہے تو اسے لے لو ورنہ اس کو رد کر دو

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول كل شيء مردود الى الكتاب والسنة وكل حديث لا يوافق كتاب الله فهو زخرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کو رد کرو کتاب و سنت کی طرف ہر وہ حدیث جو موافق کتاب اللہ نہ ہو دروغ ہے

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام ما لم يوافق الحديث القرآن فهو زخرف

فرمایا صادق آل محمد نے جو حدیث موافق قرآن نہ ہو وہ جھوٹ ہے

اصل خطب النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال ايها الناس ما جاءكم عني يوافق كتاب الله فانا قلته وما جاءكم يخالف كتاب الله فلم اقله

حضرت رسول خدا نے خطبہ میں فرمایا جو حدیث میری تمہارے سامنے آئے اگر وہ کتاب خدا کے موافق ہے تو میری ہے اور اگر مخالف کتاب خدا ہے تو میری نہیں

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول من خالف كتاب الله وسنة محمد فقد كفر

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے کتاب خدا اور سنت محمد کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔

اصل عن الفضيل بن يسار قال سمعت ابا جعفر ع
يقول ان العلم علمان فعلم عند الله مخزون لم يطلع عليه
احداً من خلقه وعلم علمه ملائكته ورسله فما
علمه ملائكته ورسله فانه لا يكذب نفسه ولا ملائكته
ولا رسله وعلم عنده مخزون يقدم منه ما يشاء
ويؤخر منه ما يشاء ويثبت ما يشاء

اصل عن الفضيل قال سمعت ابا جعفر ع يقول
من الامور امور موقوفة عند الله يقدم منها ما
يشاء ويؤخر منها ما يشاء

اصل عن ابي بصير عن ابي عبد الله ع قال
ان لله علمين علم مكنون مخزون لا يعلمه الا هو
من ذلك يكون البداء وعلم علمه ملائكته ورسله
وانبياءه فنحن نعلمه

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما بدا لله
في شيء الا كان في علمه قبل ان يبدو له

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله
لم يبد له من جهل

اصل عن منصور بن حازم قال سألت ابا عبد الله
عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله
بالامس قال لا من قال هذا فاخزاه الله قلت
ارأيت ما كان وما هو كائن الى يوم القيامة اليس

فرمایا علم الہی میں تھا خلقت میں کوئی وجود نہ تھا

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے
سنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس
ہے اور کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں اور ایک علم
جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے اور جو اس
نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں وہ نہ
اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین
کی اور جو علم اس کے پاس مخزون ہے اس میں وہ جس چیز
کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے
اور جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا
کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ جسے
چاہتا ہے مقدم کرتا ہے جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے
اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا
کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بدا کا تعلق
ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین
و انبیا کو دیا ہے۔ ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے
لئے بدا واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے
وہ اس کے علم میں تھا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے
کبھی بدا واقع نہیں ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا
کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو
فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا میں نے کہا
کیا جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب

في علم الله قال بلى قبل ان يخلق الخلق

علم الٰہی میں ہے فرمایا بے شک مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر بات کا اسکو علم تھا

اصل عن مالك الجهني قال سمعت ابا عبد الله ع يقول لو علم الناس ما في القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الكلام فيه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر لوگ جانتے کہ اقرار بداء میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو کرنے سے روگردانی نہ کرتے کیونکہ وہ ایمان بالغیب ہے

اصل عن مرازم بن حكيم قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ما تنبأ نبي قط حتى يقر لله بخمس خصال بالبداء والمشيئة والسجود والعبودية والطاعة

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی نبی نبی نہیں بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بداء مشیت سجدہ - بندگی اور اطاعت

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عز وجل اخبر محمدا صلعم بما كان منذ كانت الدنيا وبما يكون الى انقضاء الدنيا واخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے آگاہ کیا حضرت رسول خدا کو جب سے دنیا ہے اور جب تک ختم ہوگی تمام باتوں کی اور خبر دی حضرت کو وقت معین پر ہونے والی چیزوں سے اور مستثنیٰ کیا ماسوا کو یعنی کچھ باتیں ایسی تھیں کہ ان کا علم حضرت کو نہ دیا گیا

اصل عن الريان بن الصلت قال سمعت الرضا يقول ما بعث الله نبيا الا بتحريم الخمر وان يقر لله بالبداء

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ اس پر شراب کو حرام کیا اور بداء کا اس سے اقرار لیا

اصل عن معلى بن محمد قال سئل العالم كيف علم الله قال علم وشاء واراد وقدر وقضى وامضى فامضى ما قضى وقضى ما قدر وقدر ما اراد فبعلمه كانت المشيئة وبمشيئته كانت الارادة وبارادته كان التقدير وبتقديره كان القضاء وبقضائه كان الامضاء والعلم متقدم على المشيئة والمشيئة ثانية والارادة ثالثة والتقدير واقع على القضاء بالامضاء فلله تبارك وتعالى البداء فيما علم متى شاء وفيما اراد لتقدير الاشياء فاذا وقع القضاء بالامضاء فلا بداء فالعلم في المعلوم قبل كونه والمشيئة

راوی نے پوچھا کیونکر جانا اللہ نے تمام مخلوقات کو آیا ایجاد سے قبل علم تھا یا بعد میں ہوا فرمایا اس نے جانا چاہا ارادہ کیا اندازہ کیا حکم دیا اس کو جاری کیا پس جاری کیا جس کا حکم دیا اور جو حکم دیا اس کا اندازہ کیا اور جو اندازہ کیا وہ ارادہ کیا پس علم کے ساتھ اس کی مشیت ہے اور مشیت کے ساتھ ارادہ ہے اور ارادہ کے ساتھ اندازہ ہے اور اندازہ کے ساتھ حکم ہے اور حکم کے ساتھ اجراء ہے پس علم مقدم ہے مشیت پر مشیت کا نمبر دوسرا ہے اور ارادہ کا تیسرا اور تقدیر یعنی اندازہ واقع ہوتا ہے حکم بالاجراء پر پس خدا کے لئے بداء ہے علم میں جبکہ اس کی مشیت ہو

وقال هذا لا ادري وقال انا ادري فاشهد ان
عليا كان قيم القرآن وكانت طاعته مفترضة
وكان الحجة على الناس بعد رسول الله صلعم وان
ما قال في القرآن فهو حق فقال رحمك الله

اصل قد كان عند ابي عبد الله عليه السلام
جماعة من اصحابه منهم حمران بن اعين ومحمد
بن النعمان وهشام بن سالم والطيار وجماعة
فيهم هشام بن الحكم وهو شاب فقال ابو عبد الله
يا هشام الا تخبرني كيف صنعت بعمرو بن عبيد
وكيف سألته فقال هشام يا ابن رسول الله
اني اجلك واستحييك ولا يعمل لساني بين يديك
فقال ابو عبد الله اذا امرتكم بشيء فافعلوا
قال هشام بلغني ما كان فيه عمرو بن عبيد و
جلوسه في مسجد البصرة فعظم ذلك علي فخرجت
اليه ودخلت البصرة يوم الجمعة فاتيت مسجد
البصرة فاذا انا بحلقة كبيرة فيها عمرو بن عبيد
وعليه شملة سوداء متزر بها من صوف و
شملة مرتد بها والناس يسألونه فاستفرجت
الناس فافرجوا لي ثم قعدت في آخر القوم
على ركبتي ثم قلت ايها العالم اني رجل غريب
تأذن لي في مسألة فقال لي نعم فقلت له

کہا ابن مسعود کہ وہ عالم ہے۔ عمر کہ وہ عالم ہے حذیفہ کہ وہ بھی
عالم ہیں۔ میں نے کہا کیا سب قرآن کے عالم ہیں۔ انھوں نے
کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا
کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا کوئی نہیں۔ میں قرآن کے سوا
ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر تم میں عالم قرآن ہوتے تو ایسا
کیوں ہوتا ایک کہے میں یہ نہیں جانتا دوسرا کہے میں یہ نہیں
جانتا اور علی کہیں میں جانتا ہوں۔ پس میں گواہی دیتا ہوں
کہ علی عالم و محافظ قرآن ہیں اور لوگوں پر حجت ہیں رسول کے
بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے متعلق بتایا ہے وہ حق
ہے۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے
امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک
جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و
ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے ہشام
بن الحکم ایک جوان آدمی تھے حضرت ابو عبد اللہ (امام)
نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید سے تم نے کیا
گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یابن رسول
اللہ آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے۔ حیا مانع
ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت
نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا
مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے۔ یہ
امر مجھ پر گراں گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز
بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا میں نے دیکھا ایک بہت بڑا
حلقہ جمع ہے اور عمرو بن عبید حلقہ کے بیچ میں بیٹھا ہے سیاہ
عمامہ باندھے ہوئے اونی ازار پہنے ہوئے اور اونی چادر
اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں
کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دو زانو ہو بیٹھا میں
نے کہا اے عالم میں مرد مسافر ہوں مجھے کچھ پوچھنا ہے اجازت ہو

ألك عين؟ فقال: يا بني أي شيء هذا من السؤال
وشيء تراه كيف تسأل عنه؟ فقلت: هكذا مسألتي
فقال: يا بني سل وإن كانت مسألتك حمقاء. قلت:
أجبني فيها. قال لي: سل. قلت: ألك عين؟ قال: نعم. قلت:
فما تصنع بها؟ قال: أرى بها الألوان والأشخاص.
قلت: فلك أنف؟ قال: نعم. قلت: فما تصنع به؟ قال:
أشم به الرائحة. قلت: ألك فم؟ قال: نعم. قلت: فما تصنع
به؟ قال: أذوق به الطعم. قلت: فلك أذن؟ قال: نعم.
قلت: فما تصنع بها؟ قال: أسمع بها الصوت. قلت:
ألك قلب؟ قال: نعم. قلت: فما تصنع به؟ قال: أميز به
كلما ورد على هذه الجوارح والحواس. قلت: أو
ليس في هذه الجوارح غنى عن القلب؟ فقال: لا.
قلت: وكيف ذلك وهي صحيحة سليمة؟ قال: يا
بني إن الجوارح إذا شكت في شيء شمته أو رأته
أو ذاقته أو سمعته ردته إلى القلب فيستيقن
اليقين ويبطل الشك. قال هشام: فقلت له: فإنما
أقام الله القلب لشك الجوارح؟ قال: نعم. قلت: لا بد
من القلب وإلا لم تستيقن الجوارح؟ قال: نعم.
فقلت له: يا أبا مروان، فالله تبارك وتعالى لم يترك
جوارحك حتى جعل لها إماماً يصحح لها الصحيح و
يتيقن به ما شك فيه، ويترك هذا الخلق كلهم
في حيرتهم وشكهم واختلافهم، لا يقيم لهم
إماماً يردون إليه شكهم وحيرتهم، ويقيم لك
إماماً لجوارحك ترد إليه حيرتك وشكك؟ قال:
فسكت ولم يقل لي شيئاً. ثم التفت إلي فقال لي:
أنت هشام بن الحكم؟ فقلت: لا. قال: أمن جلسائه؟
قلت: لا. قال: فمن أين أنت؟ قلت: من أهل الكوفة.

اس نے کہا یہ بھی میں نے کیا بات ہے؟ عجیب ہے اس نے کہا
بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو
میں نے کہا میرا سوال ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا خیر پوچھو اگرچہ
یہ احمقانہ سوال ہے۔ میں نے کہا جیسا مطلب ہے آپ جواب دیجئے
اس نے کہا بہتر پوچھو میں نے کہا

میں۔ آپ کے آنکھ ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ آپ اس سے کیا کام لیتے ہیں

عمرو۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں

میں۔ آپ کے ناک بھی ہے (عمرو۔ ہے میں۔ ...)

عمرو۔ تو خوشبو بدبو سونگھتا ہوں

میں۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو۔ ہیں

میں۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں

عمرو۔ آوازیں سنتا ہوں

میں۔ آپ کے زبان ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ اس سے کیا کام لیا جاتا ہے

عمرو۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہو

میں۔ آپ کے دل بھی ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ یہ کیا کام کرتا ہے

عمرو۔ جب مجھے حواس کے مدرکات میں شک عارض ہوتا
ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل
ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے

میں۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لیے بنایا؟

عمرو۔ بے شک۔

قال فالتفت هو نحوي ثم التفت اليه واقبل في مجلسه
وزال عن مجلسه وما نطق حتى قمت قال فضحك
ابو عبد الله وقال يا هشام من علمك هذا
قلت شيء اخذته منك والفته فقال هذا
والله مكتوب في صحف ابراهيم وموسى

اصل عن يونس بن يعقوب قال كنت عند
ابي عبد الله عليه السلام فورد عليه رجل من
اهل الشام فقال اني رجل صاحب كلام و فقه و فرائض وقد جئت
لمناظرة اصحابك

فقال ابو عبد الله عليه السلام كلامك من كلام
رسول الله او من عندك فقال من كلام رسول
الله ومن عندي

فقال ابو عبد الله عليه السلام فانت اذاً شريك
رسول الله صلعم قال لا قال فسمعت الوحي عن الله

میں ۔ تو یقیناً قلب کے اعضا کا شک دور نہیں ہو سکتا
عمرو ۔ بے شک

میں ۔ اے ابو مروان جب خدا نے ان چند حواس کو اس لئے بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے ۔ یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو میں نے کہا نہیں۔ کہا ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں۔ اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا امام یہ سن کر ہنسے اور فرمایا اے ہشام یہ تمہیں کس نے سکھایا۔ میں نے کہا یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق ۳ کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا تیرا کلام رسول کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے اس نے کہا کچھ رسول کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تو نے اللہ کی وحی سنی

مخبرك قال لا قال فتجب طاعتك كما تجب طاعة رسول الله صلعم قال لا

فالتفت ابو عبد الله عليه السلام الي فقال يا يونس بن يعقوب هذا قد خصم نفسه قبل ان يتكلم ثم قال يا يونس ولو كنت تحسن الكلام كلمته قال يونس فيا لها من حسرة فقلت جعلت فداك اني سمعتك تنهى عن الكلام وتقول ويل لاصحاب الكلام يقولون هذا ينقاد وهذا لا ينقاد وهذا ينساق وهذا لا ينساق وهذا نعقل وهذا لا نعقل فقال ابو عبد الله انما قلت ويل لهم ان تركوا ما اقول وذهبوا الي ما يريدون

ثم قال لي اخرج الي الباب فانظر من ترى من المتكلمين فادخله قال فادخلت حمران بن اعين فكان يحسن الكلام وادخلت الاحول وكان يحسن الكلام وادخلت هشام بن سالم وكان يحسن الكلام وادخلت قيس الماصر وكان عندي احسنهم كلاماً وكان قد تعلم الكلام من علي بن الحسين صلوات الله عليه

فلما استقر بنا المجلس وكان ابو عبد الله عليه السلام قبل الحج يستقر اياما في جبل في طرف الحرم في فازة له مضروبة قال فاخرج ابو عبد الله عليه السلام راسه من فازته فاذا هو ببعير يخب فقال عليه السلام هشام ورب الكعبة

جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسول کی اطاعت کی طرح واجب ہے کہا نہیں حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھیں اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا پھر حضرت نے فرمایا اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر پھر فرمایا اے یونس افسوس ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا میں نے کہا آپ نے تو مجھے کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہل کلام پر کہ وہ کہتے ہیں یہ بیان درست دلیل ہے یہ بیان نہیں ہے یہ بیان محمود دلیل ہے یہ بیان نہیں یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں اسی لیے کلام سے منع کیا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا وائے ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے

پھر مجھ سے فرمایا دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین میں سے جو نظر آئے اس کو بلا لو پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے پھر ہشام بن سالم کو بلایا یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے پھر ماصر سے میرے نزدیک یہ ان سب سے زیادہ قابل تھے کیونکہ انہوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اس کے بعد جب بیٹھ گئے اسی ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آیا ہے

فقلنا ان هشاما ... رجل من ولد عقيل كان شديد
محبته فورد هشام بن الحكم وهو اول ما اختطت
لحيته وليس فينا الا من هو اكبر سنا منه قال فوسع
له ابو عبد الله عليه السلام وقال ناصرنا بقلبه
ولسانه ويده

ثم قال يا حمران كلم الرجل فكلمه فظهر عليه حمران
ثم قال يا طاقي كلمه فكلمه فظهر عليه الاحول ثم قال
يا هشام بن سالم كلمه فتعارفا ثم قال ابو عبد الله
عليه السلام لقيس الماصر كلمه فاقبل ابو عبد الله يضحك
من كلامهما مما قد اصاب الشامي

فقال للشامي كلم هذا الغلام يعني هشام بن الحكم
فقال نعم فقال لهشام يا غلام سلني في امامة
هذا فغضب هشام حتى ارتعد ثم قال للشامي يا
هذا اربك انظر لخلقه ام خلقهم لانفسهم فقال الشامي
بل ربي انظر لخلقه

قال ففعل بنظره ماذا قال اقام لهم حجة ودليلا
كيلا يتشتتوا او يختلفوا يتألفهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بفرض ربهم قال فمن هو قال رسول الله
صلعم قال هشام فبعد رسول الله قال الكتاب والسنة
قال هشام فهل نفعنا الكتاب والسنة في رفع الاختلاف
عنا قال الشامي نعم قال فلم اختلفنا انا وانت و
صرت الينا من الشام في مخالفتنا اياك قال فسكت
الشامي فقال ابو عبد الله ع للشامي ما لك لا تتكلم
قال الشامي ان قلت لم نختلف كذبت وان قلت
ان الكتاب والسنة يرفعان عنا الاختلاف ابطلت
لانهما يحتملان الوجوه وان قلت قد اختلفنا

ہم کو معلوم ہوا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابو طالب سے
اور بڑے شدید المحبت اہل بیت سے ہیں،
وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام نے
ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرتا ہے
قلب اور زبان اور ہاتھ سے

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو وہ اس پر
غالب آگئے پھر فرمایا اے طاقی اب تم بحث کرو وہ بھی اس
پر غالب آئے پھر ہشام بن سالم سے فرمایا اب تم اس کو بتا
انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی پھر حضرت نے قیس ماصر
کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمے سے ہنسے۔ شامی
کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اسکو اضطراب لاحق ہوا
شامی نے کہا اے لڑکے مجھ سے انکی امامت میں گفتگو کرو
ہشام کو یہ سنکر غصہ آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے
لگے اور فرمایا اے شخص یہ بتا تیرا رب مخلوق کی کارسازی
زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز
ہے بہ نسبت مخلوق کے

ہشام نے کہا خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا اس نے کہا
ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا تاکہ وہ متفرق نہ ہوں
اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور
انکی کجروی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا وہ کون ہے
شامی نے کہا رسول اللہ پوچھا رسول کے بعد۔ اس نے کہا
کتاب وسنت۔ کہا کیا کتاب وسنت نے ہمارے تنازعات
کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ہاں۔ ہشام نے کہا پھر ہمارے
اور تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری
مخالفت میں شام سے یہاں تک کیوں آئے یہ سنکر
وہ شامی چپ ہو گیا امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں
اس نے کہا کیا بولوں اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں ...

وكل واحد منا يدعي الحق فلم ينفعنا إذن الكتاب
والسنة إلا أن لي عليه هذه الحجة فقال أبو عبد الله
عليه السلام سله تجده مليا فقال الشامي يا هذا
من أنظر للخلق أربهم أم أنفسهم فقال هشام
ربهم أنظر لهم منهم لأنفسهم فقال الشامي
فهل أقام لهم من يجمع لهم كلمتهم ويقيم أودهم
ويخبرهم بحقهم من باطلهم قال هشام في وقت
رسول الله أو الساعة قال الشامي في وقت رسول الله
والساعة من فقال هشام هذا القاعد الذي تشد
إليه الرحال ويخبرنا بأخبار السماء والأرض وراثة
عن أب عن جد قال الشامي كيف لي أن أعلم ذلك
قال هشام سله عما بدا لك قال الشامي قطعت
عذري فعلي السؤال فقال أبو عبد الله يا شامي
أخبرك كيف كان سفرك وكيف كان طريقك كان
كذا وكذا فأقبل الشامي يقول صدقت أسلمت
لله الساعة فقال أبو عبد الله بل آمنت بالله
الساعة إن الإسلام قبل الإيمان وعليه يتوارثون
ويتناكحون والإيمان عليه يثابون فقال الشامي
صدقت ثم التفت أبو عبد الله إلى حمران فقال
تجري الكلام على الأثر فتصيب والتفت إلى هشام
بن سالم فقال تريد الأثر ولا تعرفه ثم التفت
إلى الأحول فقال قياس رواغ تكسر باطلا بباطل
إلا أن باطلك أظهر ثم التفت إلى قيس الماصر فقال
تتكلم وأقرب ما تكون من الخبر عن رسول الله
أبعد ما تكون منه تمزج الحق مع الباطل وقليل الحق

تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب و سنت اختلاف
کو دور کرنے والے ہیں تو یہ بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں
کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے
حق پر ہونے کا مدعی ہے تو انہیں حضرت نے کتاب و سنت
نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم
ہوئی حضرت نے فرمایا اے شامی اب یہی سوال تو ہشام
سے کر تو اس کو بھرپور پائے گا۔ یہ سنکر شامی نے کہا اے
ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ کارساز ہے یا بندے
اپنے لئے خود۔ ہشام نے کہا اللہ کا رب ان کے نفسوں سے
زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی
چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع
ہو جائیں انکی کجی دور ہو اور ان کو اپنے حق سے آگاہ کرے
ہشام نے کہا رسول کے وقت میں بتاؤں یا اب اس نے
کہا اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا اب تجھے خدا یہ کیا جو
سامنے بیٹھے ہیں وہ دور دور سے لوگ آکر ان سے آسمان
و زمین کی خبریں معلوم کرتے ہیں۔ یہ اپنے باپ دادا کے
علوم کے وارث ہیں۔ شامی نے کہا میں یہ کیسے جانوں ہشام
نے کہا جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کرلے۔ شامی نے
کہا تم نے مجھے قائل کر دیا اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے
فرمایا اے شامی کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتاؤں
سنو یہ یہ واقعات راہ میں تجھے پیش آئے ہیں اس نے کہا
آپ نے سچ فرمایا میں اب اللہ پر اسلام لے آیا فرمایا بلکہ
یوں کہو میں اب اللہ پر ایمان لے آیا کیونکہ اسلام قبل
ایمان ہے اسلام لانے سے میراث ملتی ہے مناکحت صحیح
ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ ہشام
نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر امام نے کہا ہم گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

يكفي من كثير انت والاحول قفازان حاذقان
قال يونس فظننت والله انه يقول لهشام قريبا مما
قال لهما ثم قال يا هشام لا تكاد تقع تلوي رجليك اذا
هممت بالارض طرت مثلك فليكلم الناس فاتق
الزلة والشفاعة من ورائها ان شاء الله

اصل عن علي بن الحكم عن ابان قال اخبرني
الاحول ان زيد بن علي بن الحسين عليهما السلام
بعث اليه وهو مستخف قال فاتيته فقال لي يا ابا جعفر
ما تقول ان طرقك طارق منا اتخرج معه قال فقلت له
ان كان اباك واخاك خرجت معه قال فقال لي فانا
اريد ان اخرج اجاهد هؤلاء القوم فاخرج معي قال
قلت لا ما افعل جعلت فداك قال فقال لي اترغب
بنفسك عني قال قلت له انما هي نفس واحدة فان كان
لله في الارض حجة فالمتخلف عنك ناج والخارج
معك هالك وان لا تكن لله حجة في الارض فالمتخلف
عنك والخارج معك سواء قال فقال لي يا ابا جعفر
كنت اجلس مع ابي على الخوان فيلقمني البضعة السمينة

آپ نے بھی الٹا دیا ہے۔ پھر حضرت نے حمران سے فرمایا تم
اپنے کلام کو بنا بر خبر کے جاری کیا اور اس میں اس سے آگے
ہوئے کہ اس کی سند نکالی ہے۔ پھر احول سے فرمایا تم
قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا لیکن تمہارا باطل
زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا تم نے جو کچھ کہا وہ
احادیث رسول سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث رسول
سے کم تھا تم نے ان احادیث صحیحہ کو پیش کیا جن کو مخالف
مانا تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا حالانکہ حق باطل کے
پر غالب آتا ہے تم اور احول کو دیکھ کر گھبرا کر رہ گئے
یونس نے کہا پھر امام نے یہ کہا کہ حضرت ہشام کے بارہ میں بھی کچھ
ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے لیکن
آپ نے فرمایا اے ہشام تم مخالفوں کے قریب ہیں گر
اور پاؤں ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہیں تم جب قصد
بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر
کر لیتے ہو لیکن اللہ نے چاہا تو اس کے بعد پر لغزش سے محفوظ ہو
ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن
الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا اس زمانہ میں یہ چھپے ہوئے
تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا اے ابو جعفر
اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے
ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے
تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا۔ انھوں نے کہا میرا
ارادہ ہے کہ اس قوم سے جہاد کرنے کو نکلوں لہذا تم میرے
ساتھ چلو میں نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ انھوں نے کہا کیا تم
مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری تو ایک ہی جان ہے
آپ کو اس سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا
کی کوئی حجت (معصوم من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی
کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا

THE HIG

دوسرا باب طبقات انبیاء و رسل و آئمہ

اصل قال ابو عبد الله علیه السلام الانبیاء و المرسلون علی اربع طبقات فنبیٌّ منبّأ فی نفسه لا یعدو غیرها و نبیٌّ یری فی النوم و یسمع الصوت ولا یعاینه فی الیقظة ولم یبعث الی احد و علیه امام مثل ما کان ابراهیم علی لوط علیهما السلام و نبیٌّ یری فی منامه و یسمع الصوت و یعاین الملک وقد ارسل الی طائفة قلّوا او کثروا کیونس " وارسلناه الی مائة الف او یزیدون " قال یزیدون ثلاثین الفاً و علیه امام والذی یری فی نومه و یسمع الصوت و یعاین فی الیقظة وهو امام مثل اولی العزم وقد کان ابراهیم نبیاً ولیس بامام حتی قال الله انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی فقال الله لا ینال عهدی الظالمین من عبد صنماً او وثناً لا یکون اماماً

اصل عن زید الشحام قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان الله تبارک و تعالی اتخذ ابراهیم عبداً قبل ان یتخذه نبیاً و ان الله اتخذه نبیاً قبل ان یتخذه رسولاً و ان الله اتخذه رسولاً قبل ان یتخذه خلیلاً و ان الله اتخذه خلیلاً قبل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی خبر سے آگاہ کیا گیا ہے دوسرے سے اسکی آگاہی کا تعلق نہیں یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا دوسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اسکی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور وہ کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اسکو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف کم ہو یا زیادہ جیسے یونس ؑ جن کے متعلق خدا نے کہا ہے اور ہم نے اس کو بھیجا ایک لاکھ یا زیادہ کی طرف " اور زیادہ سے مراد تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتہ کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری بھی دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیائے اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنا۔ فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی کی ہو گی وہ امام نہ ہو گا

زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ابراہیم کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل

جعلت فداک ما الفرق بین الرسول والنبی والامام قال فکتب او قال الفرق بین الرسول والنبی والامام ان الرسول الذی ینزل علیه جبرئیل فیراه ویسمع کلامه وینزل علیه الوحی وربما رای فی منامه نحو رؤیا ابراهیم علیه السلام والنبی ربما سمع الکلام وربما رای الشخص ولم یسمع والامام الذی یسمع الکلام ولا یری الشخص

کیا آپ پر فدا ہوں کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں؟ آپ نے جواب میں فرمایا رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور وہ ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا

اصل عن الاحول قال سئلت ابا جعفر علیه السلام عن الرسول والنبی والمحدث قال الرسول الذی یاتیه جبرئیل قبلا فیراه ویکلمه فهذا الرسول واما النبی فهو الذی یری فی منامه نحو رؤیا ابراهیم ونحو ما کان رای رسول الله صلعم من اسباب النبوة قبل الوحی حتی اتاه جبرئیل من عند الله بالرسالة وکان محمد صلعم حین جمع له النبوة وجاءته الرسالة من عند الله یجیئه بها جبرئیل ویکلمه بها قبلا ومن الانبیاء من جمع له النبوة ویری فی منامه ویاتیه الروح ویکلمه ویحدثه من غیر ان یکون یری فی الیقظة واما المحدث فهو الذی یحدث فیسمع ولا یعاین ولا یری فی منامه

احول سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں تو ہر بظاہر وہ انکو دیکھتا اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفے پر نبوت و رسالت جمع ہو گئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آ کر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیا ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے بحالت بیداری اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

اصل عن ابی جعفر و عن ابی عبد الله علیهما السلام فی قوله عز وجل وما ارسلنا من قبلک من رسول ومن نبی ولا محدث الا قلت جعلت فداک لیست هذه قرائتنا فما الرسول والنبی والمحدث قال الرسول الذی یظهر له الملک فیکلمه والنبی الذی

راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کر کے پوچھا کیا یہ ہماری قرات نہیں لیکن کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے

يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد والمحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة قال قلت اصلحك الله كيف يعلم ان الذي رأى في النوم حق وانه من الملك قال يوفق لذلك حتى يعرفه لقد ختم بكتابكم الكتب وختم بنبيكم الانبياء

کہ خواب میں دیکھتا ہے اور کبھی نبوت و رسالت ایک شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے فرمایا توفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے۔ تمہاری کتاب پر خدائی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیا ختم ہو گئے

چوتھا باب۔ خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

اصل عن عبد الصالح قال ان الحجة لا تقوم على خلقه الا بامام حتى يعرف

اصل عن ابي الحسن الرضا قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف.

اصل قال ابو عبد الله عليه السلام الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی۔ اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی

پانچواں باب۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

اصل۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام تكون الارض ليس فيها امام قال لا قلت يكون امامان قال لا الا واحدهما صامت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین میں کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الارض لا تخلو الا وفیہا عالم کی ما ان زاد المومنون شیئاً ردہم وان نقصوا شیئاً اتمہ لہم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں اگر کوئی زیادتی کردیں تو وہ رد کردے اور اگر کمی کریں تو اس کمی ان کے لئے پورا کردے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما زالت الارض الا وللہ فیہا الحجۃ یعرف الحلال والحرام ویدعو الناس الی سبیل اللہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کبھی کوئی حجت خدا سے ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت أتبقی الارض بغیر امام قال لا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی

اصل ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ لم یدع الارض بغیر عالم ولولا ذلک لم یعرف الحق من الباطل

فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ اجل واعظم من ان یترک الارض بغیر امام عادل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام اللہم انک لا تخلی الارض من حجۃ لک علی خلقک

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا

اصل قال ابو جعفر علیہ السلام ما ترک اللہ الارض منذ قبض آدم الا وفیہا امام یہتدی بہ الی اللہ وہو حجتہ علی عبادہ ولا تبقی الارض بغیر امام حجۃ للہ علی عبادہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے زمین نے جب سے آدم کا انتقال ہوا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے۔ زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہتی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر

اصل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت أتبقی الارض بغیر امام قال لا قلت فانا نروی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہا لا تبقی بغیر امام

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام

[الا ان یسخط الله تبارک و تعالی علی اهل الارض او علی العباد قال لا تبقی اذا لساخت

زمین باقی نہیں رہتی مگر جب اللہ اہل ارض یا اور بندوں سے ناراض ہو۔ ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال لو ان الامام رفع من الارض ساعة لماجت باهلها کما یموج البحر باهله

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کے ساتھ حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

اصل سالت ابا الحسن الرضا هل تبقی الارض بغیر امام قال لا قلت انا نروی انها لا تبقی الا ان یسخط الله عز و جل علی العباد قال لا تبقی اذا لساخت

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی رہ سکتی ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ ہوگی مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی

چھٹا باب اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدهما الحجة

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

اصل عن ابی عبد الله ع قال لو بقی اثنان لکان احدهما الحجة علی صاحبه

فرمایا امام جعفر صادق ع نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہونگے تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہوگا

اصل قال ابو عبد الله علیه السلام لو کان الناس رجلین لکان احدهما الامام و قال ان آخر من یموت الامام لئلا یحتج احد علی الله عز و جل انه ترکه بغیر حجة الله علیه

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندوں کی خدا پر حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدهما الحجة او الثانی الحجة

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا

اصل عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لو لم یکن فی الارض الا اثنان لکان الامام احدهما

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ایک ان میں سے حجت ہوگا

ساتواں باب معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

اصل عن ابی حمزة قال قال لی ابو جعفر علیہ السلام انما یعبد الله من یعرف الله فاما من لا یعرف الله فانما یعبده هکذا ضلالاً قلت جعلت فداک فما معرفة الله قال تصدیق الله عز وجل وتصدیق رسوله وموالاة علی علیہ السلام والائتمام به وبائمة الهدی علیهم السلام والبراءة الی الله عز وجل من عدوهم هکذا یعرف الله عز وجل

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور انکی اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام جاننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا اس طرح معرفت باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

اصل عن ابن اذینة عن غیر واحد عن احدهما علیهما السلام انه قال لا یکون العبد مؤمنا حتی یعرف الله ورسوله والائمة کلهم وامام زمانه ویرد الیه ویسلم له ثم قال کیف یعرف الآخر وهو یجهل الاول

ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اسکے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات انکی طرف رجوع کرے اور اپنے کو انکے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخر کو کیا جانے گا

اصل عن زرارة قال قلت لابی جعفر علیہ السلام اخبرنی عن معرفة الامام منکم واجبة علی جمیع الخلق فقال ان الله عز وجل بعث محمداً صلعم الی الناس اجمعین رسولاً وحجة الله علی جمیع خلقه

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتلائیے کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

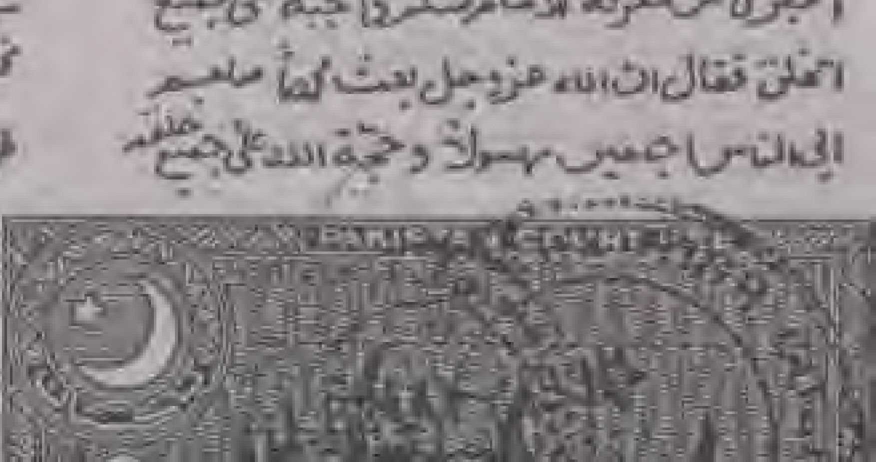

ثم يبعث لانا يخبر بالحجة بالحميد ويقع مسرورا فخرا
ومر باعيانه من ترقى ولاصغر ولاية ويضا فكذا ومن
بين يديه مثل سبيكة الذهب ثم ويقيم يومئذ في
ليشتر قبيل يده لا ذهبا وكذلك الانبياء اذا ولدوا
وانما الاوصياء اعلاق من الانبياء

پھر ... ہے ... سے خوشی کا اظہار کرے
وہ ... ہیں ... اس کے چاروں طرف اور
گئے ... ہیں ... اور ... ہوا اور
بنا ... سونے کی ... ہیں اور اس کے سامنے لا ... ہوئے
ہوئے ... ہے ... ہیں ... ہیں اور
انبیاء ... [illegible] ... ہے اوصیا
اور انبیاء کا ... ہے

الفصل روى غير واحد من اصحابنا لا تتكلموا في الامام
فان الامام يسمع الكلام وهو في بطن امه فاذا وضعته
كتب الملك بين عينيه وتمت كلمت ربك صدقا وعدلا
لا مبدل لكلمات الله وهو السميع العليم فاذا قام بالامر
رفع له في كل بلدة منار ينظر منه الى اعمال العباد

ہمارے بہت سے اصحاب نے روایت کی ہے کہ امام کے متعلق کلام نہ
کرو کیونکہ امام اپنی ماں کے شکم میں کلام کو سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے
تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے
تمت کلمت ربک الآیہ ... اور جب امر امامت پر قائم ہوتا ہے
تو اس کے لئے ہر شہر میں ایک منار بلند کیا جاتا ہے
جس سے وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے

الفصل قال كنت عند ابي الحسن الرضا فقلت له
جعلت فداك قد اكثروا علينا في العمود قال فقال لي يا
يونس ما تراه اتراه عمودا من حديد يرفع لصاحبك
قال قلت ما ادري قال لكنه ملك موكل بكل بلدة
يرفع الله به اعمال تلك البلدة قال فقام ابن فضال
فقبل راسه وقال رحمك الله يا ابا محمد لا تزال تجيء
بالحديث الحق الذي يفرج الله به عنا

راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا
اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں فرمایا اے یونس
تم نے کیا سمجھا کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ لوہے کا ہے
جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے میں نے کہا میں
نہیں جانتا فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو ہر شہر پر
معین ہے امام کے ذریعے سے وہ ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا
ہے پھر ابن فضال اٹھے اور یونس کے سر کو بوسہ دیا
اور کہا اے ابو محمد اللہ آپ پر رحم
کرے آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن
سے ہم کو خوشی حاصل ہو

الفصل عن ابي جعفر عليه السلام قال للامام عشر
علامات يولد مطهرا مختونا واذا وقع على الارض
وقع على راحته رافعا صوته بالشهادتين ولا يجنب
وتنام عينه ولا ينام قلبه ولا يتثاءب ولا يتمطى

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا امام کی دس علامتیں ہیں اول
یہ کہ وہ پاک پیدا ہوتا ہے ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے
جب زمین پر آتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ دیتا ہے
اور بلند آواز سے کلمہ شہادتین پڑھتا ہے جنب نہیں ہوتا

اصل قال امیر المومنینؑ إن للہ نهراً دون عرشه ودون النهر الذی دون عرشه نور نوره وإن في حافتي النهر روحين مخلوقين. روح القدس وروح من امره وإن للہ عشر طينات خمسة من الجنة وخمسة من الارض ففسر الجنان وفسر الارض ثم قال ما من نبي ولا ملك من بعده جبله الا نفخ فيه من احدى الروحين وجعل النبي من احدى الطينتين قلت لابي الحسن الاول ما الجبل فقال الخلق غيرنا اهل البيت إن اللہ عز وجل خلقنا من عشر طينات ونفخ فينا من الروحين جميعاً فاطيب بها طيباً

وروى غيره عن ابي الصامت قال طين الجنان جنة عدن وجنة المأوى وجنة النعيم والفردوس والخلد وطين الارض مكة والمدينة والكوفة وبيت المقدس والحائر

امیر المومنین نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنا دیا ہے اور اس نہر کے دو طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک طینت سے نبی بنایا جاتا ہے راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت کے غیر کی خلقت ہے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور اسی وجہ سے ہماری پاکیزگی اعلیٰ ہے۔ ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن۔ جنت نعیم۔ جنت الماوی۔ جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ۔ مدینہ۔ کوفہ۔ بیت المقدس اور حائر کربلا ہے

اصل عن ابي حمزة الثمالي قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول إن اللہ خلقنا من اعلى عليين وخلق قلوب شيعتنا مما خلقنا وخلق ابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوي الينا لانها خلقت مما خلقنا ثم تلا هذه الآية كلا إن كتاب الابرار لفي عليين وما ادراك ما عليون كتاب مرقوم يشهده المقربون وخلق عدونا من سجين وخلق قلوب شيعتهم مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوي اليهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الآية كلا إن كتاب الفجار لفي سجين وما ادراك ما سجين كتاب مرقوم

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہم کو علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور ان کے ابدان کو دوسری مٹی سے بنایا ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے پیرو وں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے اسی لئے ان کے دل انکی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

اصل سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن قول الله عز وجل الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله علیہ السلام استقاموا علی الائمة واحداً بعد واحد تتنزل علیهم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے ائمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے قائم رہنا ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم کھاؤ اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

تیسواں باب ائمہ معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

اصل عن ابی الجارود قال قال علی بن الحسین علیہ السلام ما ینقم الناس منا فنحن والله شجرة النبوة ومعدن العلم ومختلف الملائکة

ابو الجارود نے حضرت علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرۂ نبوت ہیں، علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

اصل عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال قال امیر المومنین علیہ السلام انا اهل البیت شجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وبیت الرحمة ومعدن العلم

امام جعفر صادق نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

اصل عن خیثمة قال قال لی ابو عبد الله علیہ السلام یا خیثمة نحن شجرة النبوة وبیت الرحمة ومفاتیح الحکمة ومعدن العلم وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وموضع سر الله ونحن ودیعة الله فی عباده ونحن حرم الله الاکبر ونحن ذمة الله ونحن عهد الله فمن وفی بعهدنا فقد وفی بعهد الله ومن خفرها فقد خفر ذمة الله وعهده

خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں۔ علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سر الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اللہ کے بندوں میں ہیں۔ ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے ہم سے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

۳۴ واں باب ائمہ کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا
ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

اصل عن جابر قال سمعت ابا جعفرؑ یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده علیهم السلام

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے جھوٹے کے اور کسی نے مطابق تنزیل پورے قرآن کے جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا سوائے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے مطابق تنزیل کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

اصل عن ابی جعفر انه قال ما یستطیع احد ان یدعی ان عنده جمیع القرآن کله ظاهره وباطنه غیر الاوصیاء

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرسکے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے

اصل قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان من علم ما اوتینا تفسیر القرآن واحکامه وعلم تغییر الزمان وحدثانه اذا اراد الله بقوم خیرا اسمعهم ولو اسمع من لم یسمع لولی معرضا کان لم یسمع ثم امسک هنیئة ثم قال ولو وجدنا اوعیة او مستراحا لقلنا والله المستعان

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سکھاتا ہے اور جو سنتا نہیں تو اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پھر امام کچھ دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا اگر ہم کو ایسے ظرف ملتے جو زبان تہہ میں رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں تب تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان ہدایات کا اثر تھوڑے ہی لوگوں کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول والله انی لاعلم کتاب الله من اوله الی آخره کانه فی کفی فیه خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں کتاب اللہ کا اول سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے جس میں آسمان و زمین کی خبریں اور

وما هو كائن قال الله عز وجل فيه تبيان كل شئ

جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

اصل ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال الذی عندہٗ علم من الکتاب انا اٰتیک بہٖ قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابو عبد اللہ بین اصابعہ فوضعہا فی صدرہٖ ثم قال وعندنا واللہ علم الکتاب کلّہ

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ قال الذی عندہٗ علم من الکتاب کے متعلق پوچھا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینے پر رکھا اور فرمایا واللہ ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے

اصل قلت لابی جعفرؑ قل کفٰی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب قال ایانا عنٰی وعلیٌ اولنا وافضلنا وخیرنا بعد النبی

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفٰی باللہ شہیدا الخ میں من عندہ علم الکتاب سے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے اس سے کون مراد ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت کے بعد سب سے بہتر

۳۵ واں باب ائمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

اصل ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال انّ اسم اللہ الاعظم علی ثلاثۃ وسبعین حرفا وانما کان عند اٰصف منہا حرف واحد فتکلم بہ فخسف بالارض ما بینہ وبین سریر بلقیس حتی تناول السریر بیدہٖ ثم عادت الارض کما کانت اسرع من طرفۃ العین ونحن عندنا من الاسم الاعظم اثنان وسبعین حرفا وحرف واحد عند اللہ تبارک وتعالٰی استاثر بہ فی علم الغیب عندہٗ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے ۷۳ حرف ہیں آصف بن برخیا وزیر سلیمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھا لیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ ہمارے پاس اس اسم اعظم کے بہتر حرف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے

اصل قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان عیسی ابن مریم اُعطی حرفین کان یعمل بہما

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ بن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دو حرفوں سے وہ معجزے دکھاتے تھے

واعطي موسى اربعة احرف واعطي ابراهيم ثمانية احرف واعطي نوح خمسة عشر حرفا واعطي آدم خمسة وعشرين حرفا وان الله تعالى جمع ذلك كله لمحمد ص وان اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا اعطى محمد اثنين وسبعين حرفا وحجب عنه حرف واحد

اور موسیٰ کو چار حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو ۸ ۔ نوح کو ۱۵ اور آدم کو ۲۵ اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے سب جمع کر دیئے خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا

اصل ۔ عن ابي الحسن صاحب العسكري عليه السلام قال سمعته يقول اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا كان عند آصف حرف فتكلم به فانخرقت له الارض فيما بينه وبين سبا فتناول عرش بلقيس ثم انبسطت الارض في اقل من طرفة عين وعندنا منه اثنان وسبعون حرفا وحرف عند الله مستاثر به في علم الغيب

امام حسن عسکری علیہ السلام کے جد بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا اسم اعظم کے ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انہوں نے کلام کیا زمین ان کے اور تخت سبا کے درمیان سمٹی اور انہوں نے تخت کو اٹھا لیا پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حرف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ علم غیب میں تنہا ہے

---

۳۹ واں باب ائمہ انبیا علیہم السلام کی آیات میں ہیں

اصل عن ابي جعفر عليه السلام قال كانت عصا موسى لآدم فصارت الى شعيب ثم صارت الى موسى بن عمران وانها لعندنا وان عهدي بها آنفا وهي خضراء كهيئتها حين انتزعت من شجرتها وانها لتنطق اذا استنطقت اعدت لقائمنا عليه السلام يصنع بها ما كان يصنع موسى وانها لتروع وتلقف ما يافكون وتصنع ما تؤمر به انها حيث اقبلت تلقف ما يافكون يفتح لها شعبتان احداهما في الارض والاخرى في السقف بينهما اربعون ذراعا تلقف ما يافكون بلسانها

ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا موسیٰ کا عصا پہلے آدم کے پاس تھا پھر شعیب کے پاس آیا پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصلی درخت میں اپنے وقت سے جدا ہوا تھا اور بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام انجام کرے گا جو موسیٰ نے کیا تھا وہ ملہم ہوگا یا الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو جب کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہونگے اس کے دو جوڑ ہونگے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور

اصل سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت دار الملک فاینما دار السلاح فینا دار العلم

اصل عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال کان ابو جعفر علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت اوتوا النبوۃ وحیثما دار السلاح فینا فثم الامر قلت فیکون السلاح مزایلاً للعلم قال لا

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت وسلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دار العلم ہے
امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے۔ میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم بھی فرمایا نہیں۔
توضیح۔ تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو۔ جالوت جبراً لے گیا تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہوسکتا

۳۹واں باب ذکر صحیفہ وجفر وجامعہ ومصحف فاطمہ علیہا السلام

اصل عن ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فقلت له جعلت فداک انی اسئلک عن مسئلة ههنا احد یسمع کلامی قال فرفع ابو عبد الله ستراً بینه وبین بیت آخر فاطلع فیه ثم قال یا ابا محمد سل عما بدالک قال قلت جعلت فداک ان شیعتک یتحدثون ان رسول الله علم علیاً باباً یفتح له منه الف باب قال فقال یا ابا محمد علم رسول الله علیاً الف باب یفتح من کل باب الف باب قال قلت هذا والله العلم قال فنکت ساعة فی الارض ثم قال انه لعلم وما هو بذاک

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی میرا کلام سن تو نہیں رہا۔ حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے مکان کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد کنیت ابو بصیر۔ رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم

ثم قال يا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما يدريهم ما الجامعة قال قلت فداك وما الجامعة قال صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله واملائه من فلق فيه وخط علي بيمينه فيها كل حلال وحرام وكل شئ يحتاج الناس اليه حتى الارش في الخدش وضرب بيده الي فقال تاذن لي يا ابا محمد قال قلت جعلت فداك انما انا لك فاصنع ما شئت قال فغمزني بيده وقال حتى ارش هذا كانه مغضب قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فيه علم النبيين والوصيين وعلم العلماء الذين مضوا من بني اسرائيل قال قلت ان هذا هو العلم قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا لمصحف فاطمة ع وما يدريهم ما المصحف فاطمة عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال مصحف فيه مثل قرانكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرانكم حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وما هو بذاك ثم سكت ساعة ثم قال عندنا علم ما كان وما هو كائن الى ان تقوم الساعة قال قلت جعلت فداك هذا والله هو العلم قال انه لعلم وليس بذاك قال قلت جعلت فداك فاي شئ العلم قال ما يحدث بالليل والنهار الامر من بعده والشئ بعد الشئ الى يوم القيامة

گئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور کھلتے ہیں۔ میں نے کہا واللہ علم اسی کا نام ہے۔ پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے۔ میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے اور رسول اللہ نے اپنے دہن مبارک سے اس کو بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال وحرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ کھجلی سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دو انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجہ میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں انبیاء اور اوصیا کے علم کا ذکر ہے اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا تمہارے اس قرآن سے (یعنی بالتفصیل وتوضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن کا ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے فرمایا صرف یہی نہیں پھر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس علم ماکان ومایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ علم اسی کو کہتے ہیں

فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے
فرمایا جو حادثے رات اور دن میں ہونگے اور جو ایک امر دوسرے
کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے تا
قیامت تک ہوتی رہے گی یہیں اس کا بھی علم ہے

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول تظهر الزنادقة فی سنة ثمان وعشرین ومائة وذلک انی نظرت فی مصحف فاطمة علیها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال ان الله تعالی لما قبض نبیه دخل علی فاطمة علیها السلام من وفاته من الحزن ما لا یعلمه الا الله عز وجل فارسل الله الیها ملکا یسلی غمها ویحدثها فشکت ذلک الی امیر المومنین علیه السلام فقال اذا احسست بذلک وسمعت الصوت قولی لی فاعلمته بذلک فجعل امیر المومنین یکتب کلما سمع حتی اثبت من ذلک مصحفا قال ثم قال اما انه لیس فیه شیء من الحلال والحرام ولکن فیه علم ما یکون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا
زندقہ ۱۲۸ ہجری کو بلا خوف (ابھی بنی عباس ظاہر ہونگے) تو منکر
اسلام و توحید ہونگے) میں نے یہ مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے
میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا جب رسول اللہ کا
انتقال ہوگیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم اندوہ و غم ہوا ایسا کہ
جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس
اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے
کلام کیا حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیر المومنین سے بیان کیا
حضرت نے فرمایا اب جب فرشتہ آئے اور تم اسکی آواز سنو
تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ
کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے
جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں
پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے
والے واقعات کا ذکر ہے

اصل سمعت ابا عبد الله یقول ان عندی الجفر الابیض قال قلت فای شیء فیه قال زبور داود وتوراة موسی وانجیل عیسی وصحف ابراهیم والحلال والحرام ومصحف فاطمة ما ازعم ان فیه قرانا وفیه ما یحتاج الناس الینا ولا نحتاج الی احد حتی فیه الجلدة ونصف الجلدة وربع الجلدة وارش الخدش وعندی الجفر الاحمر قال قلت وای شیء فی الجفر الاحمر قال السلاح وذلک انما یفتح للدم یفتحه صاحب السیف للقتل فقال له عبد الله

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے
پاس صندوق سفید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے
فرمایا زبور داود۔ توریت موسی انجیل عیسی صحف ابراہیم
حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے نہیں گمان کرتا میں
کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے
لوگ ہماری طرف محتاج ہیں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں
اس میں اسرار کے لئے ایک کوڑے نصف کوڑے اور ربع
کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراشی کی دیت کا بھی اور میرے
پاس صندوق سرخ ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا

ابی یعفور اصلحک اللہ اتعرف هذا ابنوا الحسن
فقال ای واللہ کما یعرفون اللیل انه لیل والنهار
انه نهار ولکنهم یحملهم الحسد وطلب الدنیا
علی الجحود والانکار ولو طلبوا الحق بالحق لکان
خیرا لهم

اصل - قال ابو عبد اللہ ان فی الجفر الذی
یذکرونه لما یسوؤهم لانهم لا یقولون الحق والحق
فیه فلیخرجوا قضایا علی وفرائضه ان کانوا صادقین
وسلوهم عن الخالات والعمات ولیخرجوا مصحف
فاطمه علیها السلام فان فیه وصیة فاطمه ومعه
سلاح رسول اللہ ان اللہ عزوجل یقول فأتوا
بکتاب من قبل هذا او اثارة من علم ان کنتم صادقین

اصل سأل ابا عبد اللہ بعض اصحابنا عن الجفر
فقال هو جلد ثور مملوء علما قال له فالجامعة قال
تلک صحیفة طولها سبعون ذراعا فی عرض الادیم
مثل فخذ الفالج فیها کل ما یحتاج الناس الیه
ولیس من قضیة الا وهی فیها حتی ارش الخدش
قال فمصحف فاطمه قال فسکت طویلا ثم قال انکم
لتبحثون عما تریدون وعما لا تریدون ان فاطمة
مکثت بعد رسول اللہ خمسة وسبعین یوما
کان دخلها حزن شدید علی ابیها

اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائے گا
کھولے گا اسکو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمد)
عبد اللہ ابی یعفور نے کہا اللہ آپکی نگہبانی کرے کیا اولاد امام
حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے
ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے
لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار
پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو
یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسنؑ مراد
فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے
وہ وہ چیز ہے جو انہیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں
کہتے حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو
علی علیہ السلام کے قضایا کو نکالو ان کے میراث کے متعلق
مسائل نکالو اور تم ان سے خالوں اور پھوپھیوں کی میراث
کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال
کر لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے
ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا فرماتا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی
کتاب اور علمی آثار لاؤ

بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو
مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پھر پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا
وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو
لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کی برابر ہو جاتا ہے
اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوگی
ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ تھپڑ
سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے۔ پھر پوچھا مصحف فاطمہ
کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز

ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یاد کرنے کے لئے

وكان جبرئيل يأتيها فيحسن عزاءها على ابيها و يطيب نفسها و يخبرها عن ابيها و مكانه و يخبرها بما يكون بعدها في ذريتها و كان علي يكتب ذلك فهذا مصحف فاطمه عليها السلام

حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کے غم میں شدید حزن طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتاتے تھے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کے بعد ان کی اولاد کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے پس یہ ہے مصحف فاطمہ

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول عندنا ما لا نحتاج معه الى الناس ليحتاجون الينا وان عندنا كتابا املاء رسول الله و خط علي صحيفة فيها كل حلال و حرام وانكم لتأتونا بالامر فنعرف اذا اخذتم به و نعرف اذا تركتموه

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے۔ ہم جانتے ہیں اس امر کو جب تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

اصل قال لابي عبد الله عليه السلام ان الزيدية والمعتزلة قد اطافوا بمحمد بن عبد الله (بن الحسن بن الحسن بن علي) فهل له سلطان فقال والله عندي لكتابين فيهما تسمية كل نبي و كل ملك يملك الارض لا والله محمد بن عبد الله في واحد منهما

راوی نے امام جعفر صادق سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبد اللہ (بن الحسن بن الحسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر اس بادشاہ کا جو روئے زمین کسی علاقہ کا حکمران ہو۔ محمد بن عبد اللہ ان دونوں کتابوں میں سے ایک میں بھی نہیں۔

اصل قال دخلت على ابي عبد الله عليه السلام فقال يا فضيل اتدري في اي شي كنت انظر قبيل قال قلت لا قال انظر في كتاب فاطمه عليها السلام ليس من ملك يملك الا وهو مكتوب فيه باسمه واسم ابيه فما وجدت لولد الحسن فيه شيئا

فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے نام کے لکھے ہیں میں نے ان میں سے اولاد امام حسن کا کوئی نام نہیں دیکھا

تو پھر آنحضرت کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے عالم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت کے لئے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیے

پس اب سوال یہ ہے کہ حضرت کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جن سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ وہ مؤید من اللہ ہو اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے علاوہ بات کرے اور بغیر رویت کے، اور نہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو۔ کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو کلام میں اس کے اختلاف و تضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے "فیہا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین" (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجنے والے رہا) یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریق سے بیان کیا جاتا ہے اور اس لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر حجت پس ضرور کا ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال اس سے ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال بینا ابی جالس وعندہ نفر اذ استضحک حتی اغرورقت عیناہ دموعا ثم قال ھل تدرون ما اضحکنی قال فقالوا لا قال زعم ابن عباس انہ من الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فقلت لہ ھل رایت الملائکۃ یا ابن عباس تخبرک بولایتھا لک فی الدنیا والآخرۃ مع الامن من الخوف والحزن قال فقال ان اللہ تبارک وتعالی یقول انما المومنون اخوۃ

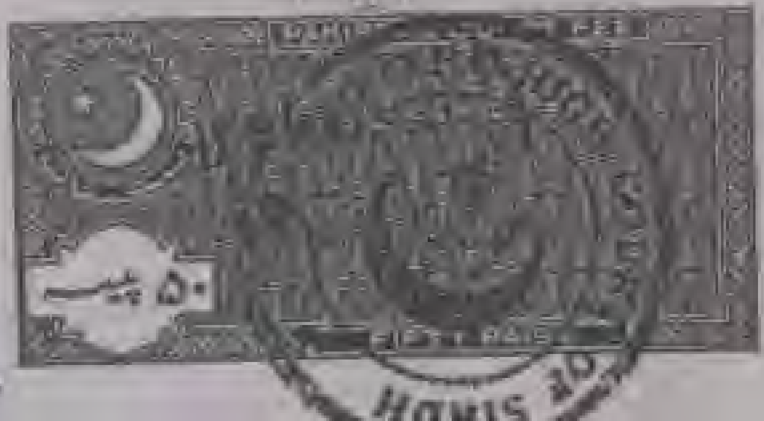

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا۔ انھوں نے کہا نہیں فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) "ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ھ میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو حضرت کی ابن عباس سے بعید طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو امن میں رہنے کی خوف اور حزن سے۔ اس پر انھوں نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں

وقد دخل في هذا جميع الأمة فاستضحكت
ثم قلت صدقت يا ابن عباس انشدك الله هل في
حكم الله جل ذكره اختلاف قال فقال لا فقلت
ما ترى في رجل ضرب رجلا اصابعه بالسيف
حتى سقطت ثم ذهب وأتى رجل آخر فأطار كفه
فأتي به اليك وانت قاض كيف انت صانع قال
اقول لهذا القاطع اعطه دية كفه واقول لهذا المقطوع
صالحه على ما شئت وابعث به الى ذوي عدل
قلت جاء الاختلاف في حكم الله عز ذكره ونقضت

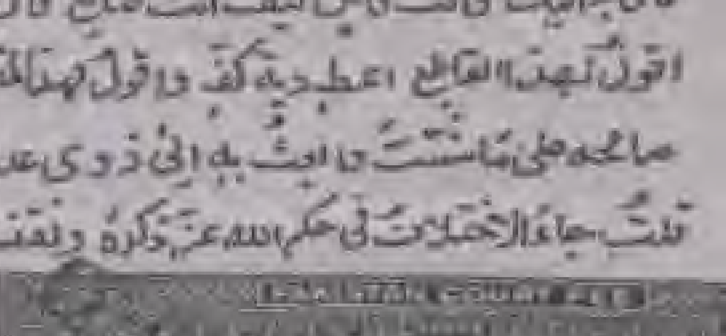

القول الاول ابى الله عز وجل ان يحدث في خلقه شيئا من الحدود
وليس تفسيره في الارض اقطع قاطع الكف اصلا ثم
اعطه دية الاصابع هكذا حكم الله ليلة ينزل فيها
امره

ان جحدتها بعد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وآله
فادخلك الله النار كما اعمى بصرك يوم جحدتها على ابن ابي طالب
قال فلذلك عمي بصري قال وما علمك بذلك فوالله
ان عمي بصري الا من صفقة جناح الملك قال فاستضحكت
ثم تركته يومه ذلك لسخافة عقله ثم لقيته فقلت
يا ابن عباس ما تكلمت بصدق مثل امس قال لك
علي بن ابي طالب ان ليلة القدر في كل سنة وانه
ينزل في تلك الليلة امر السنة وان لذلك الامر
-

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے۔ یہ سنکر میں ہنسا
میں نے کہا اے ابن عباس میں تم کو خدا کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کے حکم میں اختلاف ہے۔ انھوں نے
کہا نہیں میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارہ میں
جس نے حملہ کرکے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ
دیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ
کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو
قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے انھوں نے کہا میں قطع
دست کرنے والے سے کہوں گا کہ وہ مقطوع کے ہاتھ
کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے
جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل
قاضیوں کے پاس۔ میں نے کہا حکم خدا میں یہ تو اختلاف
پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا۔ یہ حکم تو از روئے
ظن ہوا نہ کہ از روئے شرع، خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں
از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے
زمین پر نہ ہو۔ فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے
والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا
وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا
اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو
داخل جہنم کرے گا اسی طرح جیسے تم کو تعلیمات علی کے انکار
پر اندھا بنا دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے
فرمایا تمہیں اس کا علم ہے۔ ابن عباس نے کہا اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ
کے پر مارنے سے فرمایا میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی
کم فہمی عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا دوسرے روز
پھر میں ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام
پہلے نہیں کہا تم سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا
کہ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے امور

ولاة بعد رسول الله فقلت من هم قال انا
واحد عشر من صلبي ائمة محدثون فقلت ائمة كانوا
كان الا مع رسول الله فتبدا لك الملك الذي
يحدثه فقال كذبت يا عبد الله رأت عيناي
الذي حدثتك به علي ولكن وعاه قلبه ووقر في سمعه
ثم صفقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عباس
ما اختلفنا في شيء فحكمه الى الله فقلت له فهل حكم الله
في حكم من حكمه بامرين قال لا فقلت هاهنا هلكت

اصل عن ابي جعفر عليه السلام قال قال الله تعالى
في ليلة القدر فيها يفرق كل امر حكيم يقول ينزل
فيها كل امر حكيم والمحكم ليس بشيئين انما هو
شيء واحد فمن حكم بما ليس فيه اختلاف فحكمه
من حكم الله عز وجل ومن حكم بامر فيه اختلاف
فرأى انه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت انه لينزل
في ليلة القدر الى ولي الامر تفسير الامور سنة سنة
يؤمر فيها في امر نفسه بكذا وكذا وفي امر الناس
بكذا وكذا وانه ليحدث لولي الامر سوى ذلك
كل يوم علم الله عز وجل الخاص والمكنون العجيب
المخزون مثل ما ينزل في تلك الليلة من الامر
ثم قرأ ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام والبحر

سے کر آتے ہیں۔ بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کچھ
والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت
نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو
محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانے کے شب قدر
کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں
کرتا تھا اور اس نے کہا اے عبد اللہ تو نے جھوٹ بولا
میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس چیز کو جو تجھ سے علی نے بیان
کی تیری آنکھ اسکو نہیں دیکھ سکی مگر تیرا دل سمجھ گیا
بیان سے بھی ہو تی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا پس فرشتہ
اپنا بازو تجھ پر مارا جس سے تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے
کہا اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے
ہوتا ہے میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا سا حکم ہے جو
مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا نہیں
میں نے کہا اپنے غلط رویے سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں
کو بھی ہلاک کیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر
کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے
اس میں ہر امر استوار و ثابت نازل ہوتا ہے اس میں
ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز
ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ
تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہو گا اور جو حکم کرے ایسے
امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے
دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس
کا حکم شیطانی حکم ہو گا۔ بے شک شب قدر میں نازل
ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی
سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے
ایسا ایسا کرنا اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو ہی کچھ

یمدّہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ
ان اللہ عزیز حکیم

فصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی
بن الحسین صلوات اللہ علیہ یقول انا انزلناہ فی لیلۃ
القدر۔ صدق اللہ عز وجل انزل اللہ القرآن
فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر قال رسول
اللہ لا ادری قال اللہ عز وجل لیلۃ القدر خیر من
الف شہر لیس فیہ لیلۃ القدر قال لرسول اللہ ص
ہل تدری لم ہی خیر من الف شہر قال لا قال
لانہا تنزل فیہا الملائکۃ والروح باذن ربہم
من کل امر واذا اذن اللہ عز وجل بشیء فقد رضیہ
سلام ہی حتی مطلع الفجر یقول تسلم علیک یا محمد
ملائکتی وروحی بسلامی من اول ما یہبطون
الی مطلع الفجر ثم قال فی بعض کتابہ واتقوا فتنۃ
لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ۔ فی انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال فی بعض کتابہ وما
محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان
مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب
علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ
الشاکرین۔ یقول فی الآیۃ الاولی ان محمدا حین
یموت یقول اہل الخلاف لامر اللہ عز وجل
مضت لیلۃ القدر مع رسول اللہ فہذہ فتنۃ
اصابتہم خاصۃ وبہا ارتدوا علی اعقابہم

پھر وہ خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص
امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر
میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت
کی۔ اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر
سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے بے شک اللہ
عزیز و حکیم ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین
علیہ السلام فرماتے ہیں ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل
کیا۔ سچ فرمایا خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر
میں نازل کیا۔ اور فرمایا اے رسول تم جانتے ہو شب قدر
کیا ہے حضرت نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ
ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ رسول
اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار
مہینوں سے کیوں بہتر ہے۔ حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس
کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل
ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی
شے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے
صبح کے طلوع ہونے تک۔ خدا فرماتا ہے اے محمد تم پر
میرے ملائکہ اور روح سلام کہتے ہیں جب سے وہ
زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع تک۔ اور ایک جگہ اپنی کتاب
میں فرماتا ہے۔ ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک
پہنچے سورۂ انا انزلناہ کے متعلق یعنی ترک کرنا منافق اس سے
انکار کریں گے۔ اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسول ہیں ان سے
پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دئے جائیں
تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے
تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے
والوں کو جزا دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے

كما انه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مع خديجة مستترا حتى امر
بالاعلان قال السائل ينبغي لصاحب هذا الدين
ان يكتم قال بلى قال او ما كتم علي بن ابي طالب
يوم اسلم مع رسول الله حتى ظهر امره قال بلى
قال وكذلك امرنا حتى يبلغ الكتاب اجله

اصل عن ابي جعفر عليه السلام قال لقد خلق
الله جل ذكره ليلة القدر اول ما خلق الدنيا
ولقد خلق فيها اول نبي يكون واول وصي يكون
ولقد قضى ان يكون في كل سنة ليلة يهبط
فيها بتفسير الامور الى مثلها من السنة المقبلة
من جحد ذلك فقد رد على الله عز وجل علمه
لانه لا يقوم الانبياء والرسل والمحدثون الا ان
تكون عليهم حجة بما ياتيهم في تلك الليلة مع الحجة
التي ياتيهم بها جبرئيل قلت والمحدثون ايضا
ياتيهم جبرئيل او غيره من الملائكة عليهم السلام
قال اما الانبياء والرسل صلى الله عليهم فلا شك
ولابد لمن سواهم من اول يوم خلقت فيه الارض
الى آخر فناء الدنيا ان تكون على اهل الارض
حجة ينزل ذلك في تلك الليلة الى من احب
من عباده
وايم الله لقد نزل الروح والملائكة بالامر في ليلة
القدر على آدم وايم الله ما مات آدم الا وله
وصي وكل من بعد آدم من الانبياء قد اتاه الامر
فيها ووضع لوصيه من بعده

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ
عبادت کرتے تھے حتیٰ کہ اعلان کا حکم ہوا سائل نے کہا تو کیا
اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے
فرمایا ہاں کیا علی ابن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ
اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی کہا
یہ صحیح ہے فرمایا ایسا ہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب
اپنی مدت کو پہنچے (یعنی قائم آل محمد کے ظہور تک)
ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے
شب قدر کو پیدا کیا اور اسی میں سب سے پہلے نبی اور
سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ
چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اسی میں آنے والے سال کے
جملہ امور تفصیل سے بتائے جائیں جو اس سے انکار
کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی کیونکہ انبیاء و مرسلین
و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس خبر سے جو ان
تک پہنچی ہے اس رات میں یہ امر جبرئیل ان کے پاس
لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل
آتے ہیں اور دیگر ملائکہ فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارے میں
تو کوئی شک ہی نہیں ان کے علاوہ بھی دنیا کے خاتمہ
امر کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی
اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا
اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے

خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر
آدم پر نازل ہوئے اور قسم خدا کی جب آدم مرے تو ان کے
وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو انبیاء بھی آئے
تو شب قدر میں ان کے پاس امر الٰہی آیا اور ان کے بعد
ان کے اوصیاء کے پاس۔

وايم الله ان كان النبي ليؤمر فيما يأتيه من الامر
في تلك الليلة من آدم الى محمد ان اوص الى فلان
ولقد قال الله في كتابه لولاة الامر من بعد محمد صلى الله عليه وسلم
خاصة وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات
ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم
الى قوله فاولئك هم الفاسقون يقول استخلفكم
لعلمي ودبني وعبادتي بعد نبيكم كما استخلف
وصاة آدم من بعده حتى يبعث النبي الذي
يليه • لا يشركون بي شيئا • يقول يعبدونني
بايمان لا نبي بعد محمد فمن قال غير ذلك • فاولئك
هم الفاسقون • فقد مكن ولاة الامر بعد محمد
بالعلم ونحن هم

فاسئلونا فان صدقناكم فاقروا وما انتم بفاعلين
اما علمنا فظاهر واما ابان اجلنا الذي يظهر فيه
الدين منا حتى لا يكون بين الناس اختلاف
فان له اجلا من ممر الليالي والايام اذا اتى ظهر
وكان الامر واحدا وايم الله لقد قضي الامر ان
لا يكون بين المؤمنين اختلاف ولذلك جعلهم
شهداء على الناس ليشهد محمد علينا ولنشهد
على شيعتنا ولتشهد شيعتنا على الناس

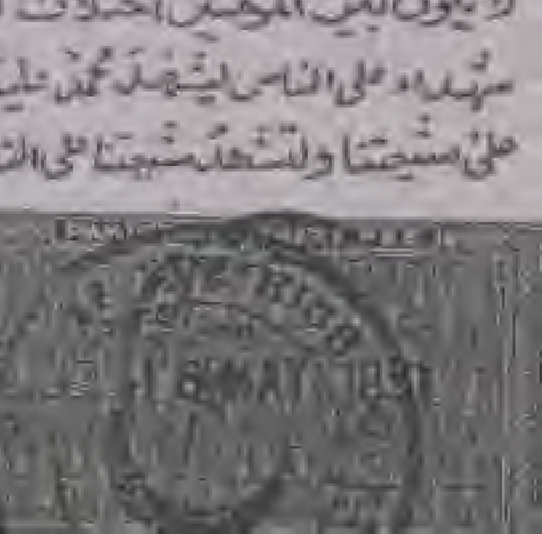

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ تک اس رات میں
جس کے پاس بھی امر الٰہی آتا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص
کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد جانشین
امر کے متعلق فرمایا ہے تم میں جو لوگ ایمان لائے ہیں اور
انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ
کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا
جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الی قولہ وہی لوگ
فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد
اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم و دین اور عبادت کے
لئے جس طرح اوصیائے آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے
ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ
عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ فرماتا ہے میری عبادت
کریں ایمان کے ساتھ۔ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں لہٰذا جو لوگ
اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں۔ پس خدا نے محمد
کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں
پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (اگر وقت
اظہار دین ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو
لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے
جو تصدیق نہیں کرتے تھے) لیکن ہمارا علم ہمارا اور ہمارے غیر کا
جاننا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر
ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس
کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے
کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت
صرف ایک ہی دین ہوگا۔ اور خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے
کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے
لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمد ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے
شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں

ابى الله ان يكون فى حكمه اختلاف او بين علمه تناقض
ثم قال ابو جعفر ع فضل ايمان المؤمن بجمله انا انزلناه
وبتفسيرها على من ليس مثله فى الايمان بها كفضل
الانسان على البهائم وان الله عز وجل ليدفع بالمؤمنين
بها عن الجاحدين لها فى الدنيا لكمال عذاب الآخرة
لمن يعلم انه لا يتوب منهم ما يدفع بالمجاهدين عن
القاعدين ولا اعلم ان فى هذا الزمان جهادا الا
الحج والعمرة والجوار

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس
کے علم میں تناقض ہو۔ جو شخص سورہ انا انزلناہ اور اس کی
تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان
میں اس کا مثل نہیں ایسی ہے جیسے انسان کی فضیلت بہائم
پر۔ اللہ تعالیٰ مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے
جو سورہ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں ان کو دنیا میں
البتہ ان کا عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے کہ توبہ
نہیں کرتا اور مجاہدین کے ذریعہ قاعدین سے بلا کو دور کرتا
میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ و اقامت جوار
امام جہاد ہو گیا ہے

اصول قال قال رجل لابى جعفر ع يا ابن رسول
الله لا تغضب على قال لماذا قال لما اريد ان
اسألك عنه قال قل قال ولا تغضب قال
ولا اغضب قال ارأيت قولك فى ليلة القدر
وتنزل الملائكة والروح فيها الى الاوصياء يأتونهم
بامر لم يكن قد علمه او يأتونهم بامر كان رسول الله
يعلمه وقد علمت ان رسول الله مات وليس
من علمه شئ الا وعلى له واع قال ابو جعفر ما لى
ولك ايها الرجل ومن ادخلك على قال ادخلنى
عليك القضاء لطلب الدين قال فافهم ما اقول
لك ان رسول الله لما اسرى به لم يهبط حتى
اعلمه الله عز وجل علم ما كان وما سيكون

راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا
یا ابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے فرمایا
میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک
سوال کروں گا فرمایا کرو اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے
فرمایا نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا
کہ شب قدر میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیا
پر اور وہ امر الٰہی لیکر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا
اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے۔ اور
یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ مر گئے اور ان کے علم سے
کوئی چیز ایسی نہیں جس کے نگاہ رکھنے والے علی نہیں۔
حضرت نے فرمایا اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ
اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا اس نے
کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ میں
کہتا ہوں اس کو سمجھ رسول اللہ جب معراج پر تشریف
لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے
جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے
جو ہو چکی ہیں یا جو آئندہ ہونے والی ہیں

اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور کسی پر نہ ہو۔ عنقریب یہ لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی کی دلیل

اکتالیسواں باب ائمہ کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لی یا ابا یحیی ان لنا فی لیالی الجمعۃ لشانا من الشان قال قلت جعلت فداک ما ذاک الشان قال یؤذن لارواح الانبیاء الموتی علیہم السلام و ارواح الاوصیاء علیہم السلام و روح الوصی الذی بین ظہرانیکم یعرج بہا الی السماء حتی توافی عرش ربہا فتطوف بہ اسبوعا و تصلی عند کل قائمۃ من قوائم العرش رکعتین ثم ترد الی الابدان التی کانت فیہا فتصبح الانبیاء والاوصیاء قد ملؤوا سرورا و یصبح الوصی الذی بین ظہرانیکم وقد زید فی علمہ جم الغفیر

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحیی ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک شان عظیم ہوتی ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا مرے ہوئے انبیا مردہ کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے مقابل پہنچتی ہیں اور مشغول اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیا اور اوصیا خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے

اصل قال لی ابو عبد اللہ ذات یوم وکان لا یکنینی قبل ذلک یا ابا عبد اللہ قال قلت لبیک قال ان لنا فی کل لیلۃ جمعۃ سرورا قلت زادک اللہ وما ذاک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش و وافی الائمۃ علیہم السلام معہ و وافینا معہم فلا ترد ارواحنا الی ابداننا الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لانفدنا

مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے اے ابو عبد اللہ میں نے کہا لبیک۔ فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے میں نے کہا اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے یہ کس طرح فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور ائمہ عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ختم ہو جاتا جو ہمارے پاس ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من لیلۃ جمعۃ الا ولاولیاء اللہ فیہا سرور قلت کیف ذلک جعلت فداک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش ووافی الائمۃ علیہم السلام و وافیت معہم فما ارجع الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لنفد ما عندی

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ عرش الہی تک پہنچتے ہیں اور ائمہ بھی میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کرکے اگر یہ نہ ہوتا تو یہ جو کچھ تھا ختم ہو جاتا

---

۲۴ واں باب ائمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

اصل سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول کان جعفر بن محمد علیہ السلام یقول لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ذریح لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال سمعت ابا جعفر یقول لولا انا نزداد لانفدنا قال قلت تزدادون شیئا لا یعلمہ رسول اللہ قال اما انہ اذا کان ذلک عرض علی رسول اللہ ثم علی الائمۃ ثم انتہی الامر الینا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس یخرج شئ من عند اللہ عز و جل حتی یبدأ برسول اللہ ثم بامیر المومنین ثم واحد بعد واحد لکیلا یکون آخرنا اعلم من اولنا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا

فرمایا صادق آل محمد نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے

راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو البتہ ہم اسے ختم کر دیتے میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو فرمایا صورت یہ ہے پہلے رسول پر پیش ہوتا ہے پھر ائمہ پر اور پھر منتہی ہوتا ہے ہماری طرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول کی طرف سے ہوتی ہے پھر امیر المومنین کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے آخر کا علم زیادہ نہ ہو

توضیح مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی ذات سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں ہے انبیاء و مرسلین و ائمہ تو بھی غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے جو امید پر امر ہی کے متعلق جس چیز کا علم چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

اصل قال سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن الامام یعلم الغیب فقال لا ولکن اذا اراد ان یعلم الشئ اعلمہ الله ذلک

سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ جانے کا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو خدا اسے آگاہ کر دیتا ہے۔

---

۵۴ واں باب ائمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو انکو بتا دیا جاتا ہے

اصل عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ان الامام اذا شاء ان یعلم علم

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دیا جاتا ہے

اصل قال ابو عبد الله علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان یعلم اعلم

ترجمہ اوپر گزرا

اصل عن ابی عبد الله علیہ السلام اذا اراد الامام ان یعلم شیئا اعلمہ الله ذلک

ترجمہ اوپر گزرا

---

۴۵ واں باب ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصل قال ابو عبد الله علیہ السلام ای امام لا یعلم ما یصیبہ والی ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ لله علی خلقہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کیا ہوگا تو وہ مخلوق پر خدا کی حجت نہیں ہو سکتا اور خدا کی حجت نہیں بن سکتا

اصل عن الحسن بن محمد بن بشار قال حدثنی شیخ من اهل قطیعۃ الربیع من العامۃ ببغداد ممن کان ینقل عنہ

حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کرنے والوں

قال لي قهرمان بعض من يقولون بفضل من هو من اهل
هذا البيت فما بيني منه قط في فضله ونسبه
فقلت له ومن وكيف ذاك قال جمعنا ايام السندي
ثمانين رجلا من الوجوه المنسوبين الى الخير فادخلنا على
موسى بن جعفر عليهما السلام فقال لنا السندي
يا هولاء انظروا الى هذا الرجل هل حدث به حدث
فان الناس يزعمون انه قد فعل به ويكثرون في ذلك
وهذا منزله وفراشه موسع عليه غير مضيق ولم
يرد به امير المؤمنين سوءا انما ينتظر ليقدم فيناظر
امير المؤمنين وهذا هو صحيح موسع عليه في جميع اموره
فسلوه قال ونحن ليس لنا هم الا النظر الى الرجل
والى فضله وسمته فقال موسى بن جعفر عليه السلام
اما ما ذكر من التوسعة وما اشبهها فهو على ما ذكر
غير اني اخبركم ايها النفر اني قد سقيت السم في
سبع تمرات وانا غدا اخضر وبعد غد اموت
قال فنظرت الى السندي بن شاهك يضطرب
ويرتعد مثل السعفة

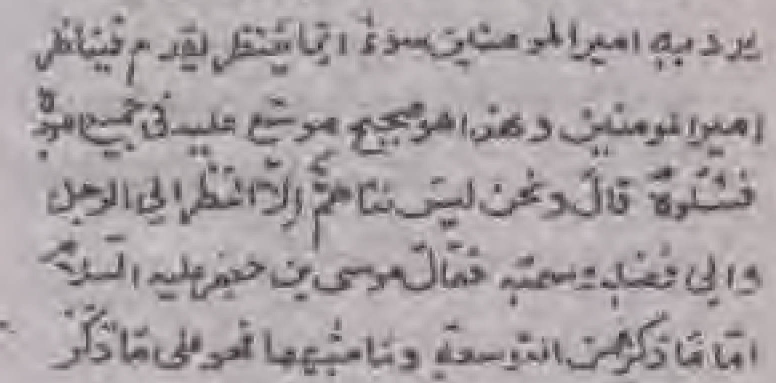

احتضر ابي علي بن الحسين ليلة قبض فيها الشراب
فقال (محمد بن علي) يا ابة اشرب هذا فقال يا بني
ان هذه الليلة التي اقبض فيها وهي الليلة التي
قبض فيها رسول الله

سے کہ جن کے ذریعے سے حدیث نقل ہوتی ہے خوش گئے ہیں
اس پیر مرد نے کہا کہ میں نے خاندان رسالت کے ایسے
شخص کو دیکھا کہ ان کی فضیلت اور نسب بیان کرتا ہوں اور میں نے ان سے بہتر کسی کو فضیلت
و عبادت میں نہ پایا میں نے کہا وہ کون تھے اور تم نے
ان کو کیسا پایا اس نے کہا سندی ابن شاہک نے ہم میں اسی
آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت
موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا تم
سب اس شخص (امام موسیٰ کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات
ہوتی ہے لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی
ہے اور بہت سی باتیں (انکی قید کے متعلق) بیان کرتے ہیں
دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی
نہیں ہے امیر المومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے
کا ہے یہ امیر المومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں۔ دیکھو یہ
بالکل صحیح و سالم ہیں اور تمام راحت کے سامان مہیا ہیں
اب تم ان سے پوچھ لو۔ راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ
نہیں حضرت کی طرف دیکھنے اور انکی فضیلت اور شان
پر نظر کرنے لگے۔ امام علیہ السلام نے خود کہا فرمایا جو کچھ
اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا وہ ظاہر ہے لیکن
میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست
کرکے زہر دیا گیا ہے۔ میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور
کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی بن شاہک کی
طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور کھجور کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا
جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا امام محمد
باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا
جان یہ پانی پی لیجئے فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح
قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ نے
انتقال فرمایا تھا۔

اصل قال قلت للرضا ان امیر المؤمنین قد عرف قاتله والليلة التي يقتل فيها والموضع الذي يقتل فيه وقوله لما سمع صياح الاوز في الدار صوائح تتبعها نوائح وقول ام كلثوم لو صليت الليلة داخل الدار وامرت غيرك يصلي بالناس فابى عليها وكثر دخوله وخروجه تلك الليلة بلا سلاح وقد عرف عليه السلام ان ابن ملجم لعنه الله قاتله بالسيف كان هذا مما لم يجز تعرضه فقال ذلك كان ولكنه خير في تلك الليلة لتمضي مقادير الله عز وجل

اصل عن ابي الحسن موسى عليه السلام قال ان الله عز وجل غضب على الشيعة فخيرني نفسي او هم فوقيتهم والله بنفسي

اصل عن مسافر ان ابا الحسن الرضا قال له يا مسافر هذه القناة فيها حيتان قال نعم جعلت فداك فقال اني رأيت رسول الله البارحة وهو يقول يا علي ما عندنا خير لك

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال كنت عند ابي في اليوم الذي قبض فيه فاوصاني باشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره فقلت يا اباه

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں انکی چیخ پکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور ام کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیجئے۔ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ اس رات کو قتل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو بھی پہچانتے تھے کہ تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے کو کیوں نہ بچایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن حکم قضاء و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا یہ بہتر تھا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم غضبناک ہوا ہے شیعوں پر بسبب ترک تقیہ اس نے اختیار دیا مجھے اپنے اور انکے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے غلام مسافر سے اے مسافر اس نہر میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ کو خواب میں یہ کہتے سنا اے علی جو ہمارے پاس ہے (جنت) وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں انکی خدمت میں تھا انہوں نے مجھے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے کے

واللہ ما رأیتک منذ اشتکیت احسن منک الیوم
ما رأیت علیک اثر الموت فقال یا بنی اما سمعت
علی ابن الحسین علیہ السلام ینادی من وراء
الجدار یا محمد تعال عجل

متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان واللہ جب سے آپ
بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت بہت درست معلوم ہوتی ہے تو
آثار موت آپ میں نہیں پاتا فرمایا بیٹا کیا تم نے نہیں سنا
کہ علی ابن الحسین علیہ السلام مجھے دیوار کے پیچھے سے آواز دے رہے ہیں اے
محمد آؤ۔ جلدی کرو۔

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال انزل اللہ تعالیٰ
النصر علی الحسین علیہ السلام حتی کان ما بین السماء
والارض ثم خیر النصر او لقاء اللہ فاختار لقاء اللہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے امام حسین علیہ السلام
پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے زمین و آسمان کے
درمیان آگئے پھر اختیار دیا نصرت قبول کرنے اور خدا سے
ملاقات کرنے کے درمیان۔ حضرت نے ملاقات الٰہی کو ترجیح دی

۴۷ واں باب ائمہ علم ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

اصل عن سیف التمار قال کنا مع ابی عبد اللہ ع
جماعۃ من الشیعۃ فی الحجر فقال علینا عین فالتفتنا یمنۃ
ویسرۃ فلم نر احدا فقلنا لیس علینا عین فقال ورب
الکعبۃ ورب البنیۃ ثلاث مرات لو کنت بین موسیٰ
والخضر علیہما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا
علم ما یکون وما هو کائن حتی تقوم الساعۃ وقد
ورثناه من رسول اللہ وراثۃ

سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے
پاس شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے حضرت
نے فرمایا کوئی جاسوس تو نہیں ہے ہم نے داہنے بائیں دیکھ
کر کہا کوئی نہیں۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور
تین بار فرمایا اگر میں موسیٰ و خضر کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا
ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور بتاتا ان کو ایسی
چیز جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا،
آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور ہم تو قیامت تک
ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں
پایا ہے۔

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انی لاعلم
ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنۃ واعلم

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں وہ جانتا ہوں جو آسمانوں
اور زمین میں ہے اور جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں

احسل عن ابن قیاما الواسطی وکان من الواقفۃ قال دخلت علی علی بن موسیٰ علیہما السلام فقلت لہ یکون امامان قال لا الا واحدھما صامت فقلت لہ ھو ذا انت لیس لک صامت ولم یکن ولد لہ بعد ابو جعفر علیہ

ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں مگر ان میں ایک صامت ہوگا۔ یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ ورانحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے

فقال لی واللہ لیجعلن اللہ منی ما یثبت بہ الحق واھلہ ویمحق بہ الباطل واھلہ فولد لہ بعد سنۃ ابو جعفر علیہ السلام فقیل لابن قیاما الا تقنعک ھذہ الآیۃ فقال اما واللہ انہا لآیۃ عظیمۃ ولکن کیف اصنع بما قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فی ابنہ

مجھ سے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرے گا مجھے وہ لڑکا جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا اور باطل و اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت پر قانع نہ ہوئے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن ہیچ کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق بتایا ہے

توضیح ابن قیاما کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے ہم نے حدیث بحوالہ ابو القاسم کہہ دی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا منا ثمانیۃ محدثون سابعہم القائم (ہم میں آٹھ محدث ہیں جن کا ساتواں قائم ہوگا) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ساتویں امام اور ایک جناب فاطمہ اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور مہدی آخر الزماں وہی ہیں۔ لیکن انہوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی مجہول ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے ان کے ساتویں یعنی محمد بن امام جعفر صادق ہیں جو اسی وقت امر قائم پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمد ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں لہٰذا واقفیہ کا سلسلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے ائمہ کے متعلق بکثرت احادیث ہیں۔

احسل عن الوشاء قال اتیت خراسان وانا واقف فحملت معی متاعا وکان معی ثوب وشی فی بعض الرزم ولم اشعر بہ ولم اعرف مکانہ فلما قدمت مرو ونزلت فی بعض منازلہا لم اشعر الا ورجل مدنی

راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب وقف رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ وشی کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھڑی میں ہے جب میں مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا، ایک شخص مدنی جو مرو کا باشندہ تھا میرے پاس آیا

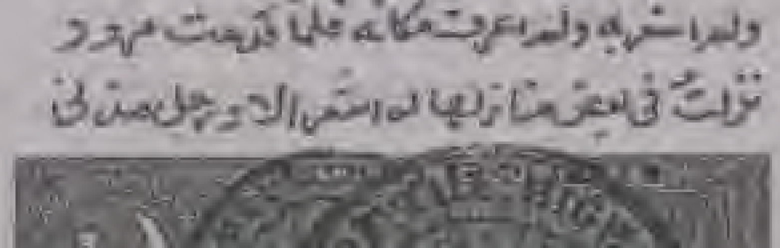

ثم انصرف حتی جاء البیت فبعث رسولاً الی محمد فی جبل بجهینة یقال له الاشقر علی لیلتین من المدینة فبشرہ واعلمه انه قد ظفر له بوجه حاجته وما طلب ثم عاد بعد ثلاثة ایام فوقفنا بالباب ولم نکن نحجب اذا جئنا فابطأ الرسول ثم اذن لنا فدخلنا علیه فجلست فی ناحیة الحجرة ودنا ابی الیه فقبل راسه ثم قال جعلت فداک قد عدت الیک راجیاً مؤملاً قد انبسط رجائی واملی ورجوت الدرک لحاجتی

فقال له ابو عبد الله علیه السلام یا ابن عم انی اعیذک بالله من التعرض لهذا الامر الذی امسیت فیه وانی لخائف علیک ان یکسبک شراً فجری الکلام بینهما حتی افضی الی ما لم یکن یرید وکان من قوله بای شیء کان الحسین احق بها من الحسن فقال ابو عبد الله رحم الله الحسن ورحم الحسین

وکیف ذکرت هذا قال لان الحسین علیه السلام کان ینبغی له اذا عدل ان یجعلها فی الاسن من ولد الحسن فقال ابو عبد الله علیه السلام ان الله تبارک وتعالی لما ان اوحی الی محمد صلعم

پھر میرے باپ اپنے گھر آگئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد نفس زکیہ کے پاس پیغام بھیجا وہ قبیلہ جہینہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلہ پر ہے۔ انکو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی اور دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی ہم اندر آئے میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امید والے بھرا ہوا آیا ہوں اور مجھے قوی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا اے میرے چچازاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرتے ہیں تم راتیں گزار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو کہنا چاہتے تھے وہ کہہ گزرے انھوں نے کہا امامت میں کس وجہ سے امام حسینؑ کو امام حسن پر ترجیح ہوئی اور کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین پر اور تم نے یہ بات کیوں کہی انھوں نے کہا اس لئے کہ از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں چلنی چاہئے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو

باب ۸ ۔ کراہیت التوقیت

یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

الاصل عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان اللہ تبارک وتعالیٰ وقت ہذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین علیہ السلام اشتد غضب اللہ علی اہل الارض فاخرہ الی اربعین ومائة فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ بعد ذلک وقتا عندنا ویمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب قال ابو حمزة فحدثت بذلک ابا عبد اللہ علیہ السلام فقال قد کان ذلک

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابو حمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے فراخی اور حکومت ائمہ کا زمانہ سنہ ۷۰ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دئیے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا اس نے اہل زمین پر سنہ ۱۴۰ تک تاخیر کی اس کی رسوائی کے ڈر سے ... ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابو حمزہ نے کہا میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے

توضیح ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ شیخ نے کتاب الغیبۃ میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سنہ ۷۰ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہوگا ... شیعوں کو۔ ابو حمزہ نے کہا کہ سنہ ۷۰ تو گزر گئے اس کے بعد ہم نے اطمینان نہیں دیکھا، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے فرج حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور وہ سنہ ۷۰ تھا کہ جیسے کسی امام کے عہد میں باطل پرستوں کا غلبہ ختم ہو گیا تھا ... امام کا ظہور ۔ یہ امر ... اور سنہ ۷۰ سے امام حسین کا تعلق اس طرح ہوگا کہ ... واقعہ کربلا کی خبر ... کی ابتدا کیونکہ امام حسین نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولیعہدی کا ذکر سنہ ۱۴۰ ہجری میں ہے ۔ یہ قول علامہ مجلسی کا ہے ... کی تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں ہوتا کیونکہ شہادت امام حسین سنہ ۶۱ ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے سنہ ۲۰۰ ... اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جب کہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے ۔ خروج حسین کا در حقیقت زمانہ ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہل کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں، اور دوسرے واقعہ کے متعلق

اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا اگر ابتداء بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب
ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پا لیتے یقیناً آل محمد کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے
اور وہ یا وہ واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابو مسلم خراسانی کے
خلیفہ کی طرف اس نے جب خط امام ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو حق کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے تھے لیکن بمصالح کثیرہ آپ نے قبول نہ کیا۔ بہ سبب
امر امامت میں انکی طرف رجوع کرنے کا ایک شیعوں سے جو کہ کتمان امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کا یہ قول تاخیر وقت ہی میں تھی ابتدا حکومت کے
معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی۔ سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۲۹ھ میں تھا
اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسول کے وقت سے لیا جائے
تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے
اور اگر سنہ ہجری ہی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہے ظہور مختار کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا
اور حق کو اپنے مرکز کی طرف پلٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے۔ اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق کے ارشادات
کے ظہور کے متعلق ہوگا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا
خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور ۷۰ھ اور ۱۴۰ھ کو شہادت
حسین سے موافق کرنے کی کیا وجہ۔ جبکہ ہے تعیین وقت مذکورہ کا جس کا تعلق لوح تقدیر سے ہے اور ان تغیرات سے
جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ و تمثیل ہے اور مقصود یہ ہے
کہ اگر علم الٰہی قتل حسین اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فرج کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان
کرنا نہ ہوتا تو اس کی دوسری صورت میں ظاہر کرتا الخ۔ چہار کتاب مذکور جیسا بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ امامت امام زین العابدین علیہ السلام

بھی وہ زمانہ تھا عبد اللہ بن زبیر نے مکہ میں دعویٰ خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں اور مختار بھی مشغول اور حکومت کو ان
دونوں کو استقلال نہ تھا لہٰذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو ترقی کی امید اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین نے اسی کی خبر دی تھی
اسی لئے لفظ اس جگہ بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے۔ ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی کی اطلاع تھی ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسین
۶۱ھ میں اس سے پہلے ہو گئی۔ دوسرا ۱۴۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا ہی اسکی حکومت کو استقلال
نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبد اللہ نے خروج کیا تھا
اور منصور ابراہیم قتل کے بعد اور ان کو قتل کرنے کی فکر میں تھا ۱۱۴ھ قبل وفات محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق
علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی تھی اور یہ حدیث قبل ۱۴۸ھ صادر ہوئی لیکن اس قسم کی
احادیث بطور استعارہ و تمثیل ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو
یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ بہرحال حدیث مذکورہ کا تعلق شیعوں کے لئے ابتلا الیان
خاص زمانہ سے نہ کہ ظہور حضرت حجت

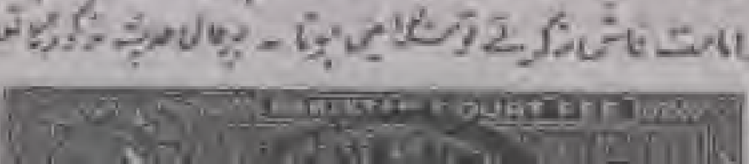

لنا وأومأ بيده إلى صدره - إلى ولايتنا ثم قال يا سدير فأريك الصادين عن دين الله ثم نظر إلى أبي حنيفة وسفيان الثوري في ذلك الزمان وهم حلق في المسجد فقال هؤلاء الصادون عن دين الله بلا هدى من الله ولا كتاب مبين إن هؤلاء الأخابث لو جلسوا في بيوتهم فجال الناس فلم يجدوا أحداً يخبرهم عن الله تبارك وتعالى وعن رسوله

پھر اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہماری ولایت کی طرف۔ آپ نے پھر فرمایا اے سدیر کیا تم کو دکھا دوں دین خدا سے روکنے والے پھر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا اس زمانہ میں یہ بیٹھے مسجد میں موجود تھے کے حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ فرمایا یہ ہیں روکنے والے دین خدا سے بغیر الہدایت اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ خبیث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن وہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

اصل قال سمعت ابا جعفر ورأى الناس بمكة وما يعملون قال فقال فعال كفعال الجاهلية اما والله ما امروا بهذا وما امروا الا ان يقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم فيمروا بنا فيخبرونا بولايتهم ويعرضوا علينا نصرتهم.

امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم جب ان کا حکم ان کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفوس کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو پورا کریں۔ ہمارے پاس آئیں ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے سامنے پیش کریں

باب ۹۹ ملائکہ ائمہ کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

اصل عن مسمع كردين البصري قال كنت لا ازيد على اكلة بالليل والنهار فربما استأذنت على ابي عبد الله واجد المائدة قد رفعت لعلي لا اراها بين يديه فاذا دخلت دعا بها فاصيب معه من الطعام ولا اتأذى بذلك واذا عقبت بالطعام عند غيره لم اقدر على ان اقر ولم انم من النفخة فشكوت ذلك اليه واخبرته باني اذا اكلت عنده لم اتأذ به فقال

راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا۔ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں ایسے وقت جاتا کہ دسترخوان اٹھ گیا ہو اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دسترخوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھا لیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ میں نے حضرت سے اس کی خبر کر دی فرمایا

يا ابا سيار لك بكل طعام قوم صالحين تصافحهم الملائكة على فرشهم قال قلت ويظهرون لكم قال فمسح يده على بعض صبيانه فقال هم الطف بصبياننا منا بهم

اے ابو سیار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرشوں پر آ کر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں

توضیح ۔ باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ائمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ وہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے

اصل عن حسين بن ابي العلاء قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا حسين وضرب بيده الى مساور في البيت مساور طال ما اتكت عليها الملائكة وربما التقطنا من زغبها

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے حسین اور مارا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر اور کہا یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور اکثر اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے

اصل عن ابو حمزة ثمالي قال دخلت على علي بن الحسين فاحتبست في الدار ساعة ثم دخلت البيت وهو يلتقط شيئا وادخل يده في الستر فناوله من كان في البيت فقلت جعلت فداك هذا الذي اراك تلتقطه اي شيء هو قال فضلة من زغب الملائكة نجمعه اذا خلونا نجعله سيحا لاولادنا فقلت جعلت فداك وانهم ليأتونكم فقال يا ابا حمزة انهم ليزاحمونا على تكأتنا

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریزے ہیں ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنے تکیوں سے حرکت کرتے ہیں یا تنگ ہو جاتے ہیں

اصل عن ابي الحسن عليه السلام قال سمعته يقول ما من ملك يهبطه الله في امر ما يهبطه الا بدأ بالامام فعرض ذلك عليه وان مختلف الملائكة من عند الله تبارك وتعالى الى صاحب هذا الامر

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں

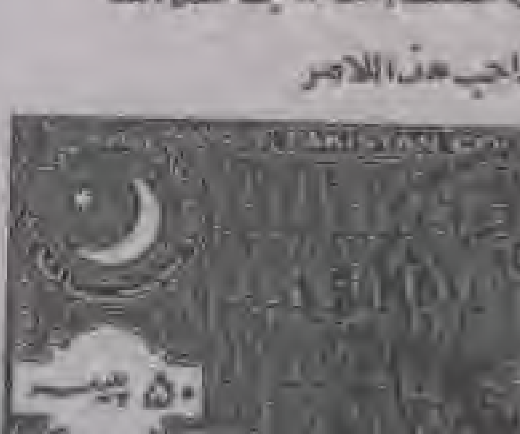

باب ۹۸ ائمہ اپنی حکومت میں داود و سلیمان کی طرح بغیر بینۃ کے فیصلہ کرتے ہیں۔

اصل عن ابی عبیدۃ الحذاء قال کنا زمان ابی جعفر حین قبض نتردد کالغنم لا راعی لھا فلقینا سالم بن ابی حفصۃ فقال لی یا ابا عبیدۃ من امامک فقلت ائمتی من آل محمد فقال ھلکت و اھلکت اما سمعت انا و انت ابا جعفر یقول من مات و لیس علیہ امام مات میتۃ جاھلیۃ فقلت بلی لعمری و لقد کان قبل ذلک بثلاث او نحوھا دخلت علی ابی عبد اللہ فرزق اللہ المعرفۃ فقلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان سالما قال لی کذا و کذا قال فقال یا ابا عبیدۃ انہ لا یموت منا میت حتی یخلف من بعدہ من یعمل بمثل عملہ و یسیر بسیرتہ و یدعو الی ما دعا الیہ یا ابا عبیدۃ انہ لم یمنع ما اعطی داود ان اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدۃ اذا قام قائم آل محمد حکم بحکم داود و سلیمان لا یسئل بینۃ

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا اب تمہارا امام کون ہے میں آل محمد کے امام اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور سنا ہے اور اس سے پہلے بھی دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا۔ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا اے ابو عبیدہ ہم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو مرنے کے بعد ایسے شخص کو چھوڑ جاتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو اسی کی سی سیرت رکھتا ہو اور اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو اے ابو عبیدہ - جو داود کو خدا نے عطا کیا تھا اس کے پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی - پھر فرمایا اے ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داود و سلیمان کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کیا کریں گے

اصل عن ابان قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا تذھب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم بحکومۃ آل داود و لا یسئل عن بینۃ یعطی کل نفس حقھا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا باقی ہے تب تک ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آل داود کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق

باب ۱۰۶ نادر

اصل عن ایوب بن نوح قال عطس یوماً و انا عنده فقلت جعلت فداك ما یقال للامام اذا عطس قال یقولون صلی الله علیك

راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی میں نے پوچھا جب امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے فرمایا یوں کہو اللہ کا تم پر درود ہو

اصل عن ابی عبد الله ع قال سأله رجل عن القائم یسلم علیه بامرة المومنین قال لا ذاك اسم سمّی الله به امیر المومنین لم یسم به احد قبله ولا یتسمّی به بعده الا کافر قلت جعلت فداك کیف یسلم علیه قال یقولون السلام علیك یا بقیة الله ثم قرأ بقیة الله خیر لکم ان کنتم مومنین

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قائم آل محمد کو امیر المومنین کہہ سکتے ہیں فرمایا نہیں یہ نام اللہ نے امیر المومنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم ہونے والا کافر ہے میں نے کہا پھر قائم آل محمد کو کیا کہیں فرمایا السلام علیک یا بقیۃ اللہ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو

اصل عن جابر عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له لم سمّی امیر المومنین قال الله سماه و هکذا انزل فی کتابه و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم الست بربکم و ان محمداً رسولی و ان علیاً امیر المومنین

جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا فرمایا کتاب خدا میں یوں ہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ——

توضیح۔ قرآن میں ان محمداً رسولی و ان علیاً امیر المومنین نہیں لیکن یا تو جامع قرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

باب ۱۰۷ ولایت کے متعلق نکات و لطائف

اصل عن سالم الحناط قال قلت لابی جعفر ع اخبرنی عن قول الله تبارك و تعالی نزل به الروح الامین علی قلبك لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین قال هی الولایة لامیر المومنین

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے بتلائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر تاکہ تو عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے فرمایا یہ امیر المومنین کی ولایت کے بارہ میں ہے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا قال ہی ولایة امیر المومنین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "ہم نے امانت کو آسمان زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا اور کہا بیشک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے" فرمایا یہ امانت ولایت امیر المومنین ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم قال آمنوا بما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ من الولایة ولم یخلطوہا بولایة فلان وفلان فہو الملبس بالظلم

راوی نے آیہ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا" کا مطلب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط کی ہوئی ہے

اصل قال سئلت ابا عبد اللہ عن قول اللہ عز وجل فمنکم مومن ومنکم کافر فقال عرف اللہ ایمانہم بولایتنا وکفرہم بہا یوم اخذ علیہم المیثاق فی صلب آدم وہم ذر

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر فرمایا خدا نے معرفت کرائی ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے

اصل عن ابی الحسن فی قول اللہ عز وجل یوفون بالنذر الذی اخذ علیہم من ولایتنا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق کہ مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا

اصل عن ابی جعفر فی قول اللہ عز وجل ولو انہم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیہم من ربہم قال الولایة

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (قرآن کا لفظ بڑھایا) فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی قال ہم الائمة علیہم السلام

آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم ائمہ کی محبت ہے جو ذوی القربی رسول ہیں

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالی ومن یطع اللہ ورسولہ (فی ولایة علی و

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی و

وولایة الائمة من بعده) فعقد قاذ فوذ علیها هکذا نزلت

اصل رفعہ الیہم فی قول اللہ عزوجل وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ (فی علی والائمة) کالذین آذوا موسیٰ فبراہ اللہ مما قالوا

اصل عن علی بن عبد اللہ قال سألہ رجل عن قولہ تعالیٰ فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی قال من قال بالائمة واتبع امرہم ولم یجز طاعتہم

اصل عن الحسین بن محمد بن عبد اللہ رفعہ فی قولہ تعالیٰ لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد ووالد وما ولد قال امیر المومنین وما ولد من الائمة علیہم السلام

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ قال امیر المومنین والائمة علیہم السلام

اصل قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل وممن خلقنا امة یہدون بالحق وبہ یعدلون قال ہم الائمة.

اصل عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد اللہ فی قولہ تعالیٰ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب قال امیر المومنین والائمة واخر متشابہات قال فلان وفلان فاما الذین فی قلوبہم زیغ اصحابہم واہل ولایتہم فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویلہ

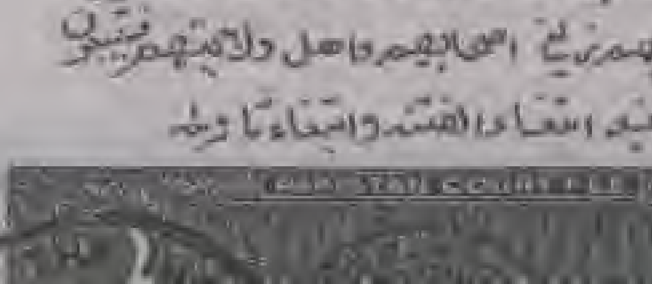

اعلان کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت۔ البتہ اس کو بعدی ابدی کامیابی ہوگی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

راوی نے ائمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ "تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ کو اذیت دو (علی اور ائمہ کے بارہ میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گوسالہ پرستی میں ذمہ موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انہوں نے بیان کیا

راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق "جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ نہ گمراہ ہوا اور نہ شقی ہوا" امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے ائمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کرنا چھوڑا وہ گمراہ ہوا

راوی نے آیہ "قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی درحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی" امام سے دریافت کیا فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المومنین اور ما ولد سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام

آیہ "جان لو جو مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے" کے متعلق امام سے سوال کیا گیا فرمایا ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر ائمہ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں" فرمایا وہ ائمہ ہیں

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "وہ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں" فرمایا ان سے مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ "اور باقی متشابہات ہیں" فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں و فلاں "اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے" ان سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں فتنہ کی خواہش میں اور اس کی تاویل کرتے ہیں

وما يعلم تأويله إلا الله والراسخون في العلم أمير المؤمنين عليه السلام والأئمة عليهم السلام

اصل عن أبي جعفر في قوله تعالى «أم حسبتم أن تتركوا ولما يعلم الله الذين جاهدوا منكم ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة» يعني أمير المؤمنين عليه السلام والأئمة عليهم السلام يعني أمير المؤمنين عليه السلام لم يتخذوا الولائج من دونهم

اصل عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى «وإن جنحوا للسلم فاجنح لها» قلت ما السلم قال الدخول في أمرنا

اصل عن أبي جعفر في قوله تعالى «لتركبن طبقا عن طبق» قال يا زرارة أولم تركب هذه الأمة بعد نبيها طبقا عن طبق في أمر فلان وفلان وفلان

اصل قال سألت أبا الحسن عن قول الله عز وجل «ولقد وصلنا لهم القول لعلهم يتذكرون» قال إمام إلى إمام

اصل عن أبي جعفر عليه السلام في قوله تعالى «قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا» قال إنما عنى بذلك عليا وفاطمة والحسن والحسين وجرت بعدهم في الأئمة عليهم السلام ثم يرجع القول من الله في الناس فقال «فإن آمنوا» (يعني الناس) «بمثل ما آمنتم به» (يعني عليا وفاطمة والحسن والحسين والأئمة عليهم السلام) «فقد اهتدوا وإن تولوا فإنما هم في شقاق»

"اور نہیں جانتے اس کی تاویل مگر اللہ اور راسخون فی العلم" اور راسخون سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر ائمہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے ابھی اللہ نے ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا" یعنی امیر المومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے ائمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ کفار تمہاری صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو" راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا ہمارے امر میں داخل ہونا

آیہ "تم ضرور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے معاملے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ "ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں" فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے

آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا اس سے مراد ہیں علی و فاطمہ و حسن و حسین اور جاری ہوا امر بعد میں ائمہ علیہم السلام کے لیے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا "اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علی و فاطمہ و حسن و حسین اور دیگر ائمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انہوں نے روگردانی کی تو ضد میں اور تفرقہ پر آمادہ ہو گئے۔

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ ان اولی الناس
بابراهیم للذین اتبعوه و هذا النبی و الذین آمنوا
قال هم الائمة علیهم السلام و من اتبعهم

اصل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام قوله
عز و جل و اوحی الی هذا القرآن لانذرکم به و من بلغ
قال من بلغ ان یکون اماما من آل محمد فهو ینذر
بالقرآن کما انذر به رسول الله

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عز و جل و لقد عهدنا
الی آدم من قبل فنسی و لم نجد له عزما قال عهدنا
الیه فی محمد و الائمة من بعده فترک و لم یکن له عزم
انهم هکذا و انما سمی اولو العزم اولی العزم لانه
عهد الیهم فی محمد و الاوصیاء من بعده و المهدی و
سیرته و اجمع عزمهم علی ان ذلک کذلک و الاقرار به

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله و لقد
عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمة
و الحسن و الحسین و الائمة علیهم السلام من ذریتهم
فنسی هکذا و الله نزلت علی محمد

اصل عن ابی جعفر قال اوحی الله الی نبیه فاستمسک
بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم قال انک
علی ولایة علی و علی هو الصراط المستقیم

اصل عن جابر عن ابی جعفر قال نزل جبرئیل بهذه
الآیة علی محمد صلعم هکذا [illegible] ان یکفروا
بما انزل الله (فی علی) [illegible]

OF THE HIGH

آیہ - ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ والذین آمنوا سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور وہ
لوگ جنہوں نے ان کا اتباع کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اوحی الی الخ کے متعلق
فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک
امام موجود لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈراتا ہے جیسے رسول خدا
نے ڈرایا تھا

آیہ - ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے پس وہ بھول گئے
اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا - کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا وہ عہد محمد اور ان کے بعد والے ائمہ کے متعلق
آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا یعنی محمد و آل
محمد کے توسل کو ترک کیا بعد میں ان کے توسل سے دعا کی اولو العزم
اس لئے انبیاء کو کہا جنہوں نے حضرت محمد اور ان کے اوصیا
اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم
رہے اور اس کا اقرار کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا
کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ و حسن حسین اور ان ائمہ کے
متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے
واللہ محمد پر یوں ہی نازل ہوئی تھی -

آیہ - اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی
کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو" امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو
اور علی صراط مستقیم ہیں -

آیہ - برا ہے جو انہوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور
کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی" اس کے متعلق
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارہ میں جو نازل کیا
گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا -

اصل قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد هکذا وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوا بسورة من مثله

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا (علی کے بارہ میں) تو تم اسکی مثل ایک سورہ لاؤ"

اصل عن ابو عبد اللہ علیہ السلام قال نزل جبرئیل علی محمد بهذه الآیة هکذا یا ایها الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا (فی علی) نورا مبینا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے "اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علی کے بارہ میں) بصورت نور مبین"

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام ولو انهم فعلوا ما یوعظون (فی علی) لکان خیرا لهم

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارہ میں) تو ان کے لئے بہتر ہوتا"

اصل عن ابی جعفر فی قول اللہ عز وجل یا ایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین" قال فی ولایتنا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اے ایمان لانے والو سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے" یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے

اصل قلت لابی عبد اللہ قوله جل وعز بل تؤثرون الحیوة الدنیا" قال ولایتهم "والآخرة خیر وابقی" قال ولایة امیر المومنین "ان هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهیم وموسی"

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "بلکہ تم نے حیات دنیا کو اختیار کیا (یعنی دشمنوں سے محبت کر کے)" "اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے" اس سے مراد ولایت امیر المومنین ہے

اصل عن ابی جعفر قال "افکلما جاءکم (محمد) بما لا تهوی انفسکم (بموالاة علی) فاستکبرتم ففریقا (من آل محمد) کذبتم وفریقا تقتلون"

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جب کبھی تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہیں کرتے تھے (ولایت علی) لائے تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمد سے) تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا

اصل عن الرضا فی قول عز وجل کبر علی المشرکین (بولایة علی) ما تدعوهم الیه (یا محمد من ولایة علی) هکذا فی الکتاب مخطوطة

امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا "دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمد کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے)

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل الحمد للہ الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللہ فقال اذا کان یوم القیامة دعی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ "حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں ہدایت کی اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے" کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا

PAKISTAN COURT FEE

بالنبی وبامیر المؤمنین وبالائمة من ولده علیهم السلام فیقیسون الناس فاذا ادخلهم شیعتهم قالوا الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله یعنی بذلک ولایة امیر المؤمنین والائمة من ولده علیهم السلام

کی ہدا امیر المومنین اور ان ائمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان کو لوگوں کے سامنے لایا جائے گا پس ان کے شیعہ کہیں گے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے دین حق کی ہدایت کی اگر ہم کو خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المومنین اور دیگر ائمہ کی طرف ہدایت کی

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالیٰ عم یتساءلون عن النبأ العظیم، قال النبأ العظیم الولایة و سألته عن قوله هنالک الولایة لله الحق قال ولایة امیر المؤمنین

آیہ "لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نبا عظیم سے مراد ولایت ہے میں نے سوال کیا ولایت خدا مراد ہے فرمایا ولایت امیر المومنین مراد ہے۔

توضیح - اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیر المومنین کی ولایت کا ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسول کی معرفت اور بغیر عمل صحیح بدون معصوم حق کو تسلیم کئے ممکن نہ ہوگا۔ ولایت امیر المومنین کو تسلیم کرنا خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو کوئی اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا وہ درحقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو نہیں مانتا۔

اصل عن ابی جعفر فی قوله فاقم وجهک للدین حنیفا قال هی الولایة

آیہ اے رسول دین حنیف پر ثابت قدم رہو کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا دین سے مراد ولایت ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله و نضع الموازین القسط لیوم القیامة قال الانبیاء والاوصیاء علیهم السلام

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ "ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے" کے متعلق فرمایا انبیاء اور اوصیائے انبیاء ہیں۔

توضیح روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی۔ ہر شے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور ہے غلہ تولنے کی اور، سونا چاندی تولنے کی اور بال جیسی چیز کو تولنے کی میزان الگ ہے۔ اگر بخار تولنا ہو تو اس کی میزان تھرمامیٹر ہے اور اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان افاعیل ہیں۔ اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی امت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی۔ آنحضرت کی امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر ائمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل مطابق عمل رسول ہے اسی لئے رسول اللہ نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال و انت صراط المستقیم۔

اصل قال سألت ابا عبد الله عن قوله تعالیٰ ائت بقرآن غیر هذا او بدله قال قالوا او بدل علیا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا "اس قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لا دیا اس کو بدل دو" فرمایا ان لوگوں نے اس جواب میں کہا کہ اے رسول علی کو بدل دو (یہی قرآن کا اصلی مطلب ہے)۔

اصل عن ادريس بن عبد الله عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن تفسير هذه الآية ما سلككم في سقر قالوا لم نك من المصلين قال عنى بها لم نك من اتباع الائمة الذين قال الله تبارك وتعالى فيهم السابقون السابقون اولئك المقربون اما ترى الناس يسمون الذي يلي السابق في الحلبة مصلي فذلك الذي عنى حيث قال لم نك من المصلين لم نك من اتباع السابقين

اصل عن ابي جعفر في قول الله عز وجل وان لو استقاموا على الطريقة لاسقيناهم ماء غدقا يقول لاشربنا قلوبهم الايمان والطريقة هي ولاية علي بن ابي طالب والاوصياء عليهم السلام

اصل عن محمد بن مسلم قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله عليه السلام استقاموا على الائمة واحدا بعد واحد تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

اصل عن ابي حمزة قال سألت ابا جعفر عن قول الله قل انما اعظكم بواحدة فقال انما اعظكم بولاية علي هي الواحدة التي قال الله تبارك و تعالى انما اعظكم بواحدة

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل ان الذين آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم قال نزلت في فلان وفلان

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے گئی وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے) آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے۔ نیکی کی طرف سبقت کرنے والے سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو) سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلی کہا جاتا ہے لہٰذا مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

آیہ: اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آب شیریں سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیا کی ولایت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ: وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

آیہ: میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے

آیہ: جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کرنے لگے وہ کیا فرو تنگ لائے ہرگز قبول نہ ہوگی امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارہ میں نازل ہوئی

آمنوا بالنبي في اول الامر وكفروا حيث عرضت عليهم الولاية حيث قال النبي من كنت مولاه فعلي مولاه ثم آمنوا بالبيعة لامير المؤمنين عليه السلام ثم كفروا حيث مضى رسول الله صلى الله عليه وآله فلم يقروا بالبيعة ثم ازدادوا كفرا باخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من الايمان شيء

اصول عن ابي عبد الله في قوله تعالى ان الذين ارتدوا على ادبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى فلان وفلان وفلان ارتدوا عن الايمان في ترك ولاية امير المؤمنين قلت قوله تعالى ذلك بانهم قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم في بعض الامر قال نزلت والله فيهما وفي اتباعهما وهو قول الله عز وجل الذي نزل به جبرئيل على محمد ذلك بانهم قالوا للذين كرهوا ما انزل الله (في علي) سنطيعكم في بعض الامر قال دعوا بني امية الى ميثاقهم الا يصيروا الامر فينا بعد النبي ولا يعطونا من الخمس شيئا وقالوا ان اعطيناهم اياه لم يحتاجوا الى شيء ولم يبالوا ان لا يكون الامر فيهم فقالوا سنطيعكم في بعض الامر الذي دعوتمونا اليه وهو الخمس الا نعطيهم منه شيئا وقوله كرهوا ما نزل الله والذي نزل الله ما افترض على خلقه من ولاية امير المؤمنين وكان معهم ابو عبيدة وكان كاتبهم فانزل الله ام ابرموا امرا فانا مبرمون ام يحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم الخ

پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المومنین کی بیعت کر لی لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کر کے بڑا کفر کیا اور بہر حال ان میں ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے فلاں و فلاں ہیں جنہوں نے ترک ولایت امیر المومنین کر کے ایمان سے روگردانی کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا یہ جو ہے اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جنہوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت ظاہر کی ہم اطاعت کریں گے بعض امر میں امام نے فرمایا یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارہ میں اور ان کے تابعین کے بارہ میں اور جبرئیل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر (علی کے بارہ میں) نازل کیا تھا۔ انہوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا عہد پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے انہوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا اگر ہم انکو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر خلافت کی بھی پرواہ نہ کریں گے انہوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہل بیت کو خمس سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ انہوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (دوسرے) انہوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا ہم بھی انکے انجام کو مضبوط کرنے والے ہیں کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ومن یرد فیہ بالحاد بظلم قال نزلت فیہم حیث دخلوا الکعبۃ فتعاھدوا وتعاقدوا علی کفرھم وجحودھم بما نزل فی امیر المؤمنین فالحدوا فی البیت بظلمھم الرسول وولیہ فبعدا للقوم الظالمین

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل فستعلمون من ھو فی ضلال مبین، یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی والائمۃ علیہم السلام من بعدہ من ھو فی ضلال مبین. کذا انزلت وفی قولہ تعالی ان تلووا او تعرضوا فقال ان تلووا الامر وتعرضوا عما امرتم بہ فان اللہ کان بما تعملون خبیرا وفی قولہ فلنذیقن الذین کفروا (بترکھم ولایۃ امیر المؤمنین) عذابا شدیدا (فی الدنیا) ولنجزینھم اسوا الذی کانوا یعملون

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ذلکم بانہ اذا دعی اللہ وحدہ (واھل الولایۃ) کفرتم

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ سأل سائل بعذاب واقع للکافرین (بولایۃ علی) لیس لہ دافع ثم قال ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علیہ السلام علی محمد.

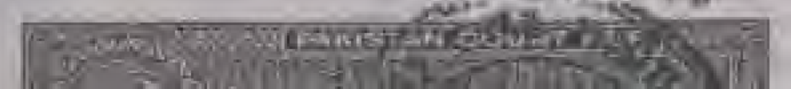

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق ” وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا “ فرمایا یہ انہی لوگوں کے بارہ میں ہے جو کعبہ میں اکٹھے ہوئے اور معاہدہ کیا آپس میں کہ ہم انکار کریں گے ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارہ میں پس یقیناً انہوں نے خانہ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا رسول اور ولی اللہ پر۔ پس برباد و ہلاک ہو ظالم قوم کے لئے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت ” عنقریب تم جان لو گے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے “ اے جھٹلانے والے گروہ تم کو میں نے ولایت علی اور ائمہ کی ولایت کی اپنے بعد آنے کی خبر دے دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے اس کے متعلق کہ یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ ” تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا “ کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دو رخا کیا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ ” جن لوگوں نے انکار کیا ہے “ کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المومنین سے۔ ” ان کے لئے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل انہوں نے کیا ہے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دیں گے “

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق ” یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے “ یعنی اس کی وحدت کے بعد اہل الولایہ کی بھی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی ” جب ایک سائل نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علی) منکر پر اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا “ امام نے فرمایا خدا کی قسم جبرئیل اسی طرح اسے لے کر آئے تھے علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ انکم لفی قول مختلف (فی امر الولایۃ) یؤفک عنہ من افک قال من افک عن الولایۃ افک عن الجنۃ

۳۰ ۔ والذاریات فی اس آیت کے متعلق (انکم لفی قول مختلف) تم لوگ یقیناً مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جائے گا جو گمراہ ہو چکا ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت علی ۔ اور یہ بھی فرمایا جو امر ولایت سے پھرا وہ جنت سے پھرا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ عز وجل فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ یعنی بقولہ فک رقبۃ ولایۃ امیر المومنین فان ذلک فک رقبۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق : پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے ۔ گردن کا آزاد کرنا ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا فک رقبہ سے مراد ہے ولایت امیر المومنین ۔

توضیح ۔ پوری آیت یہ ہے الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدینہ النجدین فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے (ضرور دیے) اور اس کو (اچھی بری) دونوں راہیں بھی دکھا دیں پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے) آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا ۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں جو اوپر لکھے گئے لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کی ضلالت کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول کی رسالت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طالب حکومت ہی بہت سا مال صرف کیا ۔ خدا نے انکو (اولاد نجدین) وہ نعمتیں دی تھیں کہ وہ شواہد حقیقہ روبیت پر نظر کر کے گمراہی سے بچتے اور نجدین یعنی ہدایت و گمراہی کو پہچانتے اور زبان اور ہونٹ دیے تاکہ وہ ہادی زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے لیکن وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیر المومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نار جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو بھوک کے مارے ہوئے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال رہے کیوں نہ بچایا ۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ بشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم قال ولایۃ امیر المومنین

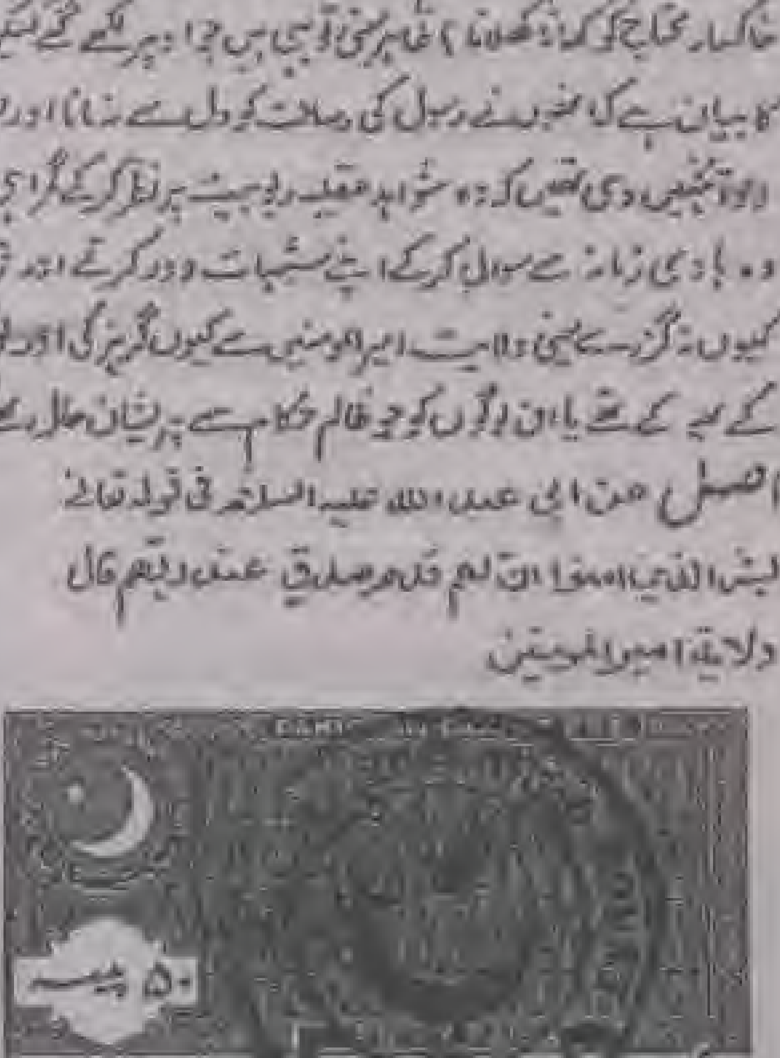

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ۔ بشارت دیدو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیر المومنین کو تسلیم کر لینے میں انہوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی جو لوگ صادقین یعنی امیر المومنین اور ائمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہوئے

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالےٰ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم والذین کفروا (بولایۃ علی) قطعت لھم ثیاب من نار

اصل قال سئلت ابا عبداللہ عن قول اللہ تعالیٰ ھنالک الولایۃ للہ الحق قال ولایۃ امیرالمومنین

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول عزوجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال صبغ اللہ المومنین بالولایۃ فی المیثاق

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عز وجل رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا یعنی الولایۃ من دخل فی الولایۃ دخل فی بیت الانبیاء علیھم السلام وقولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی الائمۃ علیھم السلام وولایتھم من دخل فیھا دخل فی بیت النبی

اصل عن الرضا علیہ قال قلت قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دو فریقوں نے جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا ولایت علی سے ان کے لئے آگ کا لباس ہے"

توضیح۔ سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو احکام الٰہی کا اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسول کے بعد امت میں اختلاف کے سوا کچھ نہیں یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے۔ یہ گروہ چونکہ بحکم خدا و رسول ولایت علی کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہذا ان کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیرالمومنین ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارہ میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے۔ فرمایا کہ اللہ نے زینت دی تمام مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بحوالہ قول خدا پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو" یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ کے متعلق فرمایا کہ اہلبیت سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام اور جو کوئی انکی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (اے نبی) اللہ کے فضل و رحمت

قال بولاية محمد وآل محمد خير مما يجمع هولاء من حطامهم

سے ہے اور چاہیے کہ خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

اصل عن ابی بصیر قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام ونحن فی الطریق فی لیلۃ الجمعۃ اقرأ فانہا لیلۃ الجمعۃ قرآنا فقرأت ان یوم الفصل کان میقاتہم اجمعین یوما لا یغنی مولی عن مولی شیئا ولا ہم ینصرون الا من رحم اللہ ثم قال ابو عبد اللہ نحن واللہ الذی رحم اللہ ونحن واللہ الذی استثنی اللہ لکنا لنغنی عنہم

راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہم سفر تھے راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا۔ قرآن پڑھو کیونکہ شب جمعہ ہے میں نے سورہ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا ”حق و باطل کے فیصلے کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی“ حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا وہ ہم ہیں خدا کی قسم ہمارا ہی استثنا کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما نزلت وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ ہی اذنک یا علی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آیہ تعیہا اذن واعیۃ (محفوظ رکھتا ہے اس کو محفوظ رکھنے والا کان) تو حضرت رسول نے فرمایا اے علی وہ تمہارا کان ہے

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بہذہ الآیۃ علی محمد ہکذا فبدل الذین ظلموا (آل محمد حقہم) قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علی الذین ظلموا (آل محمد حقہم) رجزا من السماء بما کانوا یفسقون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمد کا حق غصب کیا) انہوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے آل محمد کا حق لے لیا تھا آسمان سے اس فسق کا عذاب نازل کیا کہ وہ بد کار تھے

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بہذہ الآیۃ ہکذا ان الذین ظلموا (آل محمد حقہم) لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا ابدا وکان ذلک علی اللہ یسیرا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق پر) خدا انہیں نہیں بخشے گا اور سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ انکو نہ دکھائے گا وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

اصل ثم قال یا ایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم (فی ولایة علی) فآمنوا خیراً لکم وان تکفروا (بولایة علی) فان الله له ما فی السموات والارض

اصل عن ابی حمزه قال هکذا نزلت هذه الآیه ولو انهم فعلوا ما یوعظون به (فی علی) لکان خیراً لهم

اصل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام هو واوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماماً من آل محمد فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول الله

اصل قال قرأ رجل عند ابی عبد الله فقال اعملوا فسیری الله عملکم ورسوله والمؤمنون فقال لیس هکذا هی انما هی والمأمونون فنحن المأمونون

پھر فرمایا اے لوگو رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی کے بارہ میں) حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت علی) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

فرمایا امام محمد باقرؑ نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارہ میں) انکو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوگا

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا "میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو یعنی آل محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین" آپ سمجھے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا دوسرے لوگوں کو غلط فتوی وغیرہ سے امان دلانے والا اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا یعنی اللہ و رسول کے ساتھ عام لوگ ودیعت الٰہی خلافت کے حامل اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی۔ یہ روایت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ انکی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے ائمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں ہوسکتے۔

اصل: عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ھذا صراط علیٍّ مستقیم

اصل: عن ابی جعفرؑ قال نزل جبرئیل بهذه الآیة هکذا فابی اکثر الناس (بولایة علی) الا کفورا قال جبرئیل علیه السلام بهذه الآیة هکذا وقال الحق من ربکم (فی ولایة علی) فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین (آل محمد) نارا

اصل: عن ابی الحسن فی قوله وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا قال هم الاوصیاء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیٰ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علیٍّ مستقیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علی) سے بجز انکار۔ جبرئیل نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علیؑ) پس جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے ہم نے ظالمین آل محمد کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو، امام علیہ السلام نے فرمایا مساجد سے مراد اوصیاء ہیں

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے باسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا ہم ہیں اوصیاء و ائمہ ایک کے بعد دوسرا ہے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مفسرین نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ مراد ہر جگہ سجدہ ہیں (مقامات سجدہ) یا اعضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد نمازیں ہیں الخ احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ مراد

تعزرات ائمہ کے ثبوت و مشاہدہ جب خدا نے ان کو کل بھی یعنی خصوصیات و مدارج اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تسلیم ہو گی یعنی تمام مقامات مقصود مراد ہوں گے اور یہ ذکر اشرف افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے مراد بیت معمور مراد لے اور رہے اہل حق حقیقۃً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ الخ ۔ پس لا تدعوا مع اللہ احدا کے معنی یہ ہوں گے کہ خلیفہ امام کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ کیونکہ ان کا بلانا یا ذکر کرنا درحقیقت اللہ کو بلانا ہے اور ان کے غیر کو بلانا شرک ہے ۔ اس کا ثبوت کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت ہے اِنَّ الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں ۔

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی قال ذاک رسول اللہ وامیر المومنین والاوصیاء من بعدھم

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا
"اے رسول کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے میں روشن دلیل کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی"
اس سے مراد حضرت رسول خدا ۔ امیر المومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں

اصل عن سالم الحناط سألت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل فاخرجنا من کان فیھا من المومنین فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین فقال ابو جعفر آل محمد لم یبق فیھا غیرھم

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورہ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا ۔
ہم نے اس قریہ سے مومنین کو عذاب نازل کرنے سے پہلے نکال دیا ۔ ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا ۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر اہل حق کا دنیا میں نہیں ۔

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ فلما رأوہ زلفۃ سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون

فرمایا امام محمد علیہ السلام نے سورہ الملک کی اس آیت کے متعلق "جب انہوں نے (عذاب کو) قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے

THA NI

قال فقلت؟ نزلت في امير المومنين واصحابه الذين عملوا ما عملوا يرون امير المومنين في اغبط الاماكن لهم فيسئ وجوههم ويقال هذا الذي كنتم به تدعون الذي انتحلتم اسمه

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى وشاهد ومشهود قال النبي و امير المومنين

اصل سالت ابا الحسن عليه السلام عن قوله تعالى فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين قال الموذن امير المومنين

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى وهدوا الى الطيب من القول وهدوا الى صراط الحميد قال ذاك حمزة وجعفر وعبيدة وسلمان وابوذر والمقداد بن الاسود وعمار هدوا الى امير المومنين وقوله حبب اليكم الايمان وزينه في قلوبكم (يعني امير المومنين) وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان الاول والثاني والثالث.

پھر تھے ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم جھوٹے دعویدار تھے" فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارہ میں ہے جنہوں نے کیا جو کچھ کیا جب یہ روز قیامت امیر المومنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل رشک مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیر المومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

سورہ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا ہیں

سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا بس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہیں امیر المومنین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق "انکی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین کی طرف

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا "خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین ہیں) اور نفرت دلا دیا تمہارے لئے کفر و فسوق و عصیان کو اس سے مراد ہیں فلاں فلاں

اصل سألت أبا جعفر عن قوله تعالى ائتوني بكتاب من قبل هذا أو أثارة من علم إن كنتم صادقين قال عنى بالكتاب التوراة والإنجيل وأما أثارة من علم فإنما عنى بذلك علم أوصياء الأنبياء عليهم السلام

اصل سمعت أبا الحسن يقول لما رأى رسول الله تيما وعديا وبني أمية يركبون منبره أفظعه فأنزل الله تبارك وتعالى قرآنا يتأسى به وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا إلا إبليس أبى ثم أوحى إليه يا محمد إني أمرت فلم أطع فلا تجزع أنت إذا أمرت فلم تطع في وصيك

اصل سألت أبا عبد الله عن قوله تعالى فمنكم كافر ومنكم مؤمن فقال عرف الله عز وجل إيمانهم بولايتنا وكفرهم بها يوم أخذ عليهم الميثاق وهم ذر في صلب آدم

وسألته عن قوله عز وجل أطيعوا الله وأطيعوا الرسول فإن توليتم فإنما على رسولنا البلاغ المبين فقال أما والله ما هلك من كان قبلكم وما هلك من هلك حتى يقوم قائمنا إلا في ترك ولايتنا وجحود حقنا وما خرج رسول الله من الدنيا حتى ألزم رقاب هذه الأمة حقنا والله يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم

امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا "لاؤ تم اس سے پہلے کی کتاب یا کوئی علمی آثار اگر تم سچے ہو" اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ نے خواب میں تیم و عدی و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کی اضطرابی حالت ہوئی اللہ نے تسکین کی تسلی کے لئے آیت نازل کی جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا پھر وحی کی اے محمد میں نے حکم دیا تھا مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارہ میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی

آیہ "تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی" فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری ولایت کی بس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کیا

راوی کہتا ہے میں نے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آل محمد کے ظہور تک ہلاک ہوتے رہیں گے لوگ اس بنا پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کیا رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

اصل عن علی بن جعفر عن اخیه موسیٰ فی قوله تعالیٰ وبئر معطلة وقصر مشید قال البئر المعطلة الامام الصامت والقصر المشید الامام الناطق

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک قال یعنی ان اشرکت فی الولایة غیره بل الله فاعبد وکن من الشاکرین یعنی بل الله فاعبد بالطاعة وکن من الشاکرین ان عضدتک باخیک وابن عمک

اصل قال حدثنی جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیهم السلام فی قوله عز وجل یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها قال لما نزلت انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون اجتمع نفر من اصحاب رسول الله فی مسجد مدینة فقال بعضهم لبعض ما تقولون فی هذه الایة فقال بعضهم ان کفرنا بهذه الایة نکفر بسایرها وان امنا فان هذا ذل حتی یسلط علینا ابن ابی طالب فقالوا قد علمنا ان محمدا صادق فیما یقول ولکنا نتولاه ولا نطیع علیا فیما امرنا قال فنزلت یعنی یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها یعرفون یعنی ولایة (علی بن ابی طالب) واکثرهم الکافرون بالولایة

سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنویں سے (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) مراد امام صامت ہے (یعنی جس کا زمانہ امامت شروع نہیں ہوا) اور قصر مشید سے مراد ہے امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو) سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق "اے رسول اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائے گا" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ یعنی اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ یعنی اللہ ہی کی عبادت اسکی طاعت میں کرو اور علی نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ سے مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق " وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں"۔ روایت کی ہے کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا اس آیت کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ ایک نے کہا اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی بن ابی طالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے ہم یہ جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں

اصل: سألت ابا جعفر عن قوله تعالى الذين يمشون على الارض هونا، قال هم الاوصياء من مخافة عدوهم

اصل: عن اصبغ بن نباتة انه سأل امير المؤمنين عليه السلام عن قوله تعالى ان اشكر لي ولوالديك الي المصير فقال الوالدان اللذان اوجب الله لهما الشكر هما اللذان ولدا العلم وورثا الحكم وامر الناس بطاعتهما ثم قال الله الي المصير فمصير العباد الى الله والدليل على ذلك الوالدان ثم عطف القول على ابن حنتمة وصاحبه فقال في الخاص والعام وان جاهداك على ان تشرك بي يقول في الوصية وتعدل عمن امرت بطاعته فلا تطعهما ولا تسمع قولهما ثم عطف القول على الوالدين فقال وصاحبهما في الدنيا معروفا يقول عرّف الناس فضلهما وادع الى سبيلهما وذلك قوله واتبع سبيل من اناب الي ثم الي مرجعكم فقال الى الله ثم الينا فاتقوا الله ولا تعصوا الوالدين فان رضاهما رضى الله وسخطهما سخط الله

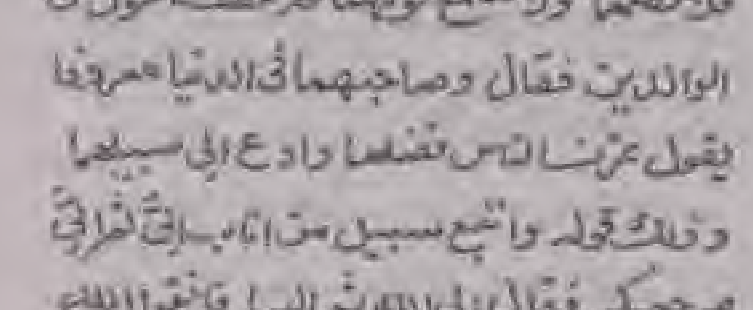

سورہ الفرقان کی اس آیت کے متعلق " جو زمین پر دبے دبے چلتے ہیں " امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ اوصیاء رسول ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے تھے

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے سورہ لقمان کی اس آیت کے متعلق پوچھا شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا اور بازگشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے جنہوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا بازگشت میری طرف ہے پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ موڑا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور فرمایا پھر حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو اور ان کی بات نہ سنو۔ پھر والدین کے متعلق فرمایا دنیا میں ان کے ساتھ جو اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ اللہ نے انکی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلانا اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے اس کے بعد امام نے فرمایا ہماری طرف

پس اللہ سے ڈرو اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو سمجھو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو بس پھر خدا بھی ناراض ہے

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں بھی اپنی ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں

دانجیل میں پائیں گے یعنی ذکر جن وہ دیکھی اور قائم آل محمد جو
جو امر بالمعروف و نہی عن منکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے
جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی امامت کا۔
اور آیہ یحل لھم الطیبات (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ
چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے
اور یحرم علیھم الخبائث کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول
امام ہے اور یضع عنھم اصرھم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے
ان گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے
پہلے تھا والاغلال التی کانت علیھم سے مراد وہ طوق
امت ہیں جو انہوں نے قول کی بنا پر کہ ترک فضیلت امام
کے خلاف انہیں حکم یعنی دیا گیا۔ لیکن جب انہوں نے فضیلت
امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا۔
اصر کے معنی ہیں گناہ۔ پھر خدا نے فرمایا الذین امنوا بہ یعنی
امام پر ایمان لائے وعزروہ ونصروہ یعنی جو شخص
نے اس کی عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی
کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے
والے ہیں۔ یعنی جو لوگ جبت وطاغوت کی عبادت سے
بچے رہے اور جبت وطاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت
سے مراد یعنی اطاعت وفرمانبرداری ہے ثم منیبوا الی
ربکم واسلموا لہ یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کا
فرمانبردار ہو۔ پھر خدا نے انکی جزا بتائی۔ بشارت جو ان کے
لئے حیات دنیا وآخرت میں
اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی
اور ان کے دشمنوں کو قتل کرنے اور نجات آخرت کی اور
حوض کوثر پر صادقین (ائمہ) کے ورود کی

والامام یبشرھم بقیام القائم وظھورہ وبقتل اعدائھم
وبالنجاۃ فی الاخرۃ والورود علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
الصادقین علی الحوض

توضیح اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنی مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور
امور دینی کو انکی مرضی پر چھوڑ دیا ہے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی

OF THE HIGH

قلت «لمن شاء منكم ان يتقدم او يتأخر» قال من تقدم الى ولايتنا أخر عن سقر ومن تأخر عنا تقدم الى سقر «إلا أصحاب اليمين» قال هم والله شيعتنا قلت «لم نك من المصلين» قال انا لم نتول وصي محمد والأوصياء من بعده ولا يصلون عليهم قلت «فما لهم عن التذكرة معرضين» قال عن الولاية معرضين قلت «كلا إنها تذكرة» قال الولاية

قلت «يوفون بالنذر» قال يوفون بالنذر الذي اخذ عليهم في الميثاق من ولايتنا

قلت «إنا نحن نزلنا عليك القرآن تنزيلا» قال بولاية تنزيلا قلت هذا تنزيل قال نعم ذا تأويل

میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا بے شک اہل کتاب اور ان
مومنوں سے ہیں [illegible] کا ذکر اللہ نے کیا ہے [illegible]
ان کو ولایت میں شک نہیں تھا

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے
لئے نصیحت" فرمایا اس سے مراد ہے ولایت علیؑ۔
میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "یہ ایک بہت بڑی
چیز ہے" فرمایا اس سے مراد ہے ولایت
میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے تم میں سے جو چاہے
مقدم ہو یا موخر" فرمایا جس نے سبقت کی ہماری ولایت
کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا ہماری
ولایت میں وہ سب سے پہلا جہنم میں ڈال دیا گیا۔
میں نے پوچھا اصحاب یمین سے کون مراد ہیں فرمایا خدا
کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ میں نے پوچھا "ہم نہیں
تھے نمازیوں" سے کون مراد ہیں فرمایا وہ لوگ جنہوں نے
ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت
کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوات نہیں بھیجی۔ میں نے پوچھا
اس سے کیا مراد ہے " وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے
رہے" فرمایا وہ لوگ مراد ہیں جو تذکرہ ولایت سے
روگردانی کرتے رہے۔ میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے
" بے شک وہ نصیحت ہے" فرمایا ولایت مراد ہے
میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے " وہ نذر کو وفا کرتے ہیں"
فرمایا نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت
کے متعلق تھی

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "ہم نے تم پر قرآن
کو نازل کیا" فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے
میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنی
جیسا ہے آیات سابقہ کے متعلق

قلت إن هذه تذكرة؟ قال الولاية

قلت يدخل من يشاء في رحمته؟ قال في ولايتنا
قال والظالمين أعد لهم عذابا أليما الا ترى ان الله
يقول وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم يظلمون؟ قال ان
الله اعز وامنع من ان يظلم او ينسب نفسه الى
ظلم ولكن الله خلطنا بنفسه فجعل ظلمنا ظلمه
وولايتنا ولايته ثم انزل بذلك قرآنا على نبيه
فقال وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون
قلت هذا تنزيل؟ قال نعم

قلت ويل يومئذ للمكذبين؟ قال يقول ويل للمكذبين
يا محمد بما اوحيت اليك من ولاية علي بن ابي طالب
الم نهلك الاولين ثم نتبعهم الآخرين قال الاولين
الذين كذبوا الرسل في طاعة الاوصياء كذلك نفعل
بالمجرمين قال من اجرم الى آل محمد وركب من وصيه
ما ركب

قلت ان المتقين؟ قال نحن والله وشيعتنا ليس على
ملة ابراهيم غيرنا وسائر الناس منها براء

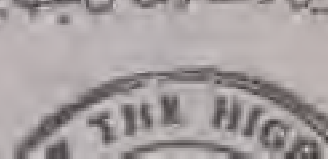

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد
ہے ولایت
میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے
داخل کر لیتا ہے" فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت
اور خدا نے فرمایا اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب
تیار ہے: کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا
ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود
اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا اللہ کی شان اس سے
بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے یا ظلم کی
طرف اس کو نسبت دی جائے۔ لیکن خدا نے اپنے نفس
کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم
کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو
اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا
اور فرمایا ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے
نفسوں پر خود ظلم کیا"۔ میں نے کہا جو آپ نے فرمایا یہ تنزیل
ہے فرمایا ہاں
میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں
پر فرمایا مراد یہ ہے کہ اے محمد ولایت علی کے بارہ میں جو تم
پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا پھر فرمایا
ہے کیا ہم نے اولین کو ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں
کیا اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اوصیاء کی اطاعت
میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے
ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنہوں نے
آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا
میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں فرمایا واللہ ہم اور
ہمارے شیعہ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر
نہیں اور لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

قلت يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الخ
قال نحن والله المأذون لهم يوم القيامة والقائلون
صوابا

قلت ما تقولون اذا تكلمتم قال نمجد ربنا ونصلي على نبينا ونشفع لشيعتنا فلا يردنا ربنا قلت كلا ان كتاب الفجار لفي سجين قال هم الذين فجروا في حق الائمة واعتدوا عليهم قلت ثم يقال هذا الذي كنتم به تكذبون قال يعني امير المومنين قلت تنزيل
قال نعم

اصل عن ابي بصير عن ابي عبد الله ع في قول الله عز وجل ومن اعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا قال يعني به ولاية امير المومنين قلت ونحشره يوم القيامة اعمى قال يعني اعمى البصر في الآخرة اعمى القلب في الدنيا عن ولاية امير المومنين قال وهو متحير في القيامة يقول لم حشرتني اعمى وقد كنت بصيرا قال كذلك اتتك آياتنا فنسيتها قال الآيات الائمة عليهم السلام فنسيتها وكذلك اليوم تنسى يعني تركتها وكذلك اليوم تترك في النار كما تركت الائمة عليهم السلام فلم تطع امرهم ولم تسمع قولهم

قلت وكذلك نجزي من اسرف ولم يؤمن بآيات ربه ولعذاب الآخرة اشد وابقى

میں نے کہا سورہ نبا کی اس آیت کا کیا مطلب ہے، اس روز روح اور ملائکہ صف بصف کھڑے ہوں گے الخ۔ فرمایا امام نے اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم ہی بات کہنے والے ہوں گے

میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا ہم خدا کی تمجید و تحمید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کرے گا
میں نے پھر یہ آیت پڑھی کتاب الفجار سجین میں ہے فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق ائمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں

ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو اس کی روزی تنگ ہوگی۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ ولایت امیر المومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے "ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے" فرمایا مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں اس کا اندھا پن یہ ہے کہ ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خداوندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلایا تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات ائمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہم نے بھی تجھے چھوڑا آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیونکہ تو نے ائمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے

وترك الائمة معادنهم فلم يتبع آثارهم ولم يتولهم قلت الله لطيف بعباده يرزق من يشاء قال ولاية امير المومنين قلت من كان يريد حرث الآخرة قال معرفة امير المومنين والائمة "نزد له في حرثه" قال نزيده منها قال يستوفي نصيبه من دولتهم ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب قال ليس له في دولة الحق مع القائم نصيب

اور اس نے ائمہ کی ازروے قرابت ترک کیا ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انہیں دوست نہ رکھا میں نے پھر یہ آیت پڑھی اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیر المومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی - جو کوئی آخرت کے فائدہ کو چاہتا ہے" فرمایا جو معرفت امیر المومنین حاصل کرتا ہے" ہم اس کے فائدہ میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے دے دیتے ہیں اس کا آخرت میں پھر کوئی حصہ نہیں یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح۔ گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امام علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ اصل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں۔ یہ تو خدا نے اپنے رسول کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام دوسرے کو بتاتا۔ بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا یہ سوال کیا کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے۔ لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں لہٰذا یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن محققین علما کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا لہٰذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ اس مفہوم کا رسول کو القا ہوا۔ تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے۔ چونکہ رسول نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا لہٰذا تنزیلی صورت میں تو رہے لیکن آیات کا جزو نہیں کیے جاتے واللہ اعلم بالصواب

باب ۸۱ وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

اصل عن بكير بن اعين قال كان ابو جعفر ع عن عقبة عن ابي جعفر عليه السلام يقول ان الله اخذ ميثاق شيعتنا بالولاية وهم ذر يوم اخذ الميثاق على الذر والاقرار له بالربوبية ولمحمد بالنبوة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اسی دن ان سے اسی وقت میں اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا

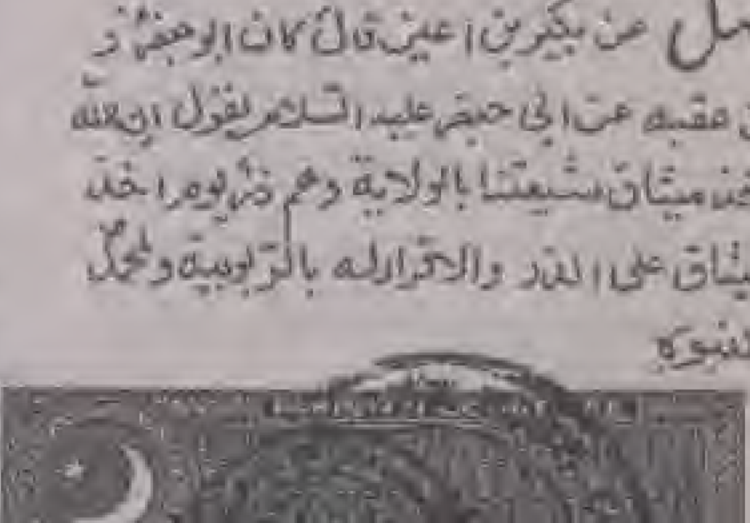

باب ۱۰۹ ائمہ کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلاً جاء الی امیر المومنین علیہ السلام وهو مع اصحابه فسلم علیه ثم قال له انا واللہ احبک و اتولاک فقال له امیر المومنین کذبت قال بلی واللہ انی احبک و اتولاک فکرر ثلاثاً فقال له امیر المومنین کذبت ما انت کما قلت ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرض علینا المحب لنا فواللہ ما رأیت روحک فیمن عرض فاین کنت فسکت الرجل عند ذلک و لم یراجعه

اصل عن ابی جعفر علیه السلام انا لنعرف الرجل اذا رأیناه بحقیقة الایمان و حقیقة النفاق

اصل ۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال سألته عن الامام فوض اللہ الیه کما فوض الی سلیمان بن داود فقال نعم و ذلک ان رجلاً سأله عن مسألة فاجابه فیها و سأله آخر عن تلک المسألة فاجابه بغیر جواب الاول ثم سأله آخر فاجابه بغیر جواب الاولین ثم قال "هذا عطاؤنا فامنن او اعط بغیر حساب" و هکذا هی فی قراءة علی علیه السلام قلت اصلحک اللہ فحین اجابهم بهذا الجواب یعرفهم الامام

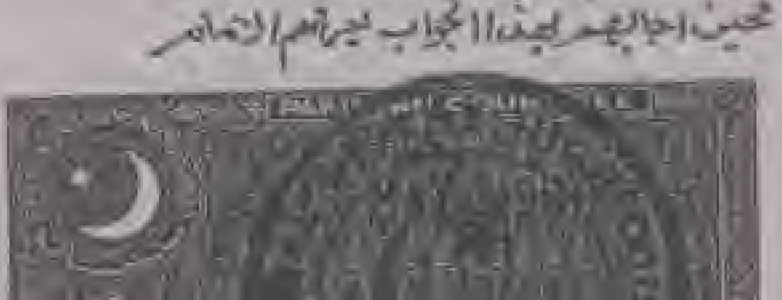

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند معروف لوگوں کو لے کر امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کا دوست ہوں فرمایا تو جھوٹا ہے۔ اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں۔ امیر المومنین نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے۔ خدا کی قسم میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا۔ یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور پھر حضرت کے پاس نہ آیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا اللہ نے امام کو دنیا علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کو سپرد کیا تھا فرمایا ہاں۔ راوی کہتا ہے میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ دوسرے نے بھی وہی پوچھا تو اس کو پہلے جواب سے علیحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو جواب دیا جو پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی اے سلیمان یہ ہماری عطا ہے جس کو چاہو بغیر حساب کے دو یا نہ دو۔ قرأت علی یوں ہی ہے جب یہ سنا تو میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیے تو وہ پہچانتے تھے امام کو

ابواب التاریخ

باب ۱۱۱ - بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ووفات آنحضرت

ولد النبي صلى الله عليه وآله لاثنتي عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الأول في عام الفيل يوم الجمعة مع الزوال وروي أيضاً عند طلوع الفجر قبل أن يبعث بأربعين سنة وحملت به أمه في أيام التشريق عند الجمرة الوسطى وكانت في منزل عبد الله بن عبد المطلب وولدته في شعب أبي طالب في دار محمد بن يوسف في الزاوية القصوى عن يسارك وأنت داخل الدار وقد أخرجت الخيزران ذلك البيت فصيرته مسجداً يصلي الناس فيه

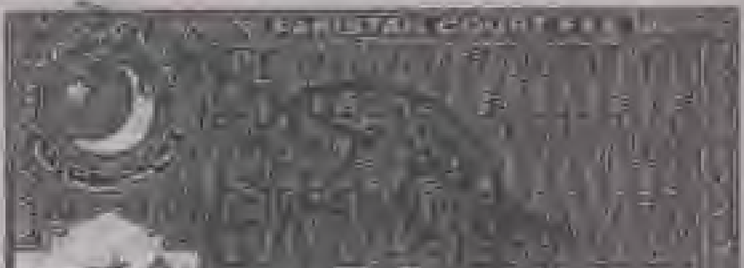

وبقي بمكة بعد مبعثه ثلاث عشرة سنة ثم هاجر إلى المدينة ومكث بها عشر سنين ثم قبض لاثنتي عشرة ليلة مضت من ربيع الأول يوم الاثنين وهو ابن ثلاث

آنحضرت کی ولادت عام الفیل (جس سال ابرہہ حبشی فوج لے کر کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ وقت زوال ہوئی تھی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل

اور ایام تشریق میں آپ کا حمل جمرۂ وسطیٰ کے قریب خانۂ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت شعب ابو طالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ میں ہوئی جو گھر میں داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔ خیزران مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر کے مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے تھے۔

توضیح۔ ایام تشریق کے بارہ میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرت کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ یہی درست معلوم ہوتا ہے۔

علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے حالانکہ شیعہ علما کا اس پر اجماع ہے کہ حضور ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے یا سہواً لکھی گئی ہے یا بوجہ تقیہ ایسا لکھا گیا ہے

اور بعد بعثت ۱۳ سال تک آپ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک وہاں رہے پھر ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی

وستين سنة.

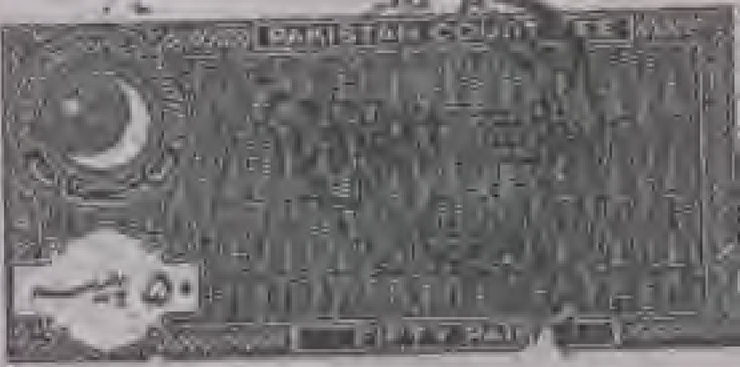

اصل وتوفي ابوه عبد الله بن عبد المطلب بالمدينة عند اخواله وهو ابن شهرين وماتت امه آمنة بنت وهب ابن عبد مناف بن زهرة بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوی بن غالب وهو ابن اربع سنين ومات عبد المطلب وللنبي نحو ثمان سنين وتزوج خديجة وهو ابن بضع و عشرين سنة فولد له منها قبل مبعثه القسم ورقية وزينب وام كلثوم وولد له بعد المبعث الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام وروى ايضا انه لم يولد بعد المبعث الا فاطمة عليها السلام وان الطيب والطاهر ولدا قبل مبعثه وماتت خديجة عليها السلام حين خرج رسول الله من الشعب وكان ذلك قبل الهجرة بسنة و مات ابو طالب بعد موتها بسنة فلما فقدهما رسول الله شنأ المقام بمكة ودخله حزن شديد وشكا ذلك الى جبرئيل فاوحى الله تعالى اليه اخرج من القرية الظالم اهلها فليس لك بمكة ناصر بعد ابي طالب وامره بالهجرة

توضیح تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنابر تقیہ لکھی گئی ہے۔ بشیعہ علما کا اتفاق اس پر ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ۔ کافی میں اکثر روایتیں ضعیف بھی درج ہو گئی ہیں جنکی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی بے نظیر کتاب مرآۃ العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے فرمادی ہے۔ انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کریں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرف دو ماہ کے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپ چار سال کے تھے اور عبد المطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے جب شادی کی تو آپ کی عمر بیس سال چند ماہ تھی (مشہور روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم ورقیہ وزینب وام کلثوم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی ہر دو بہن بالا خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ لکھی گئی) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور یہ روایت بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہو گئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابو طالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن وملال ہوا جبرئیل سے شکایت کی خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ ابو طالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا

OF THE HI

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال الله تبارك وتعالى يا محمد اني خلقتك وعليا نورا يعني روحا بلا بدن قبل ان اخلق سماواتي وارضي وعرشي وبحري فلم تزل تهللني وتمجدني ثم جمعت روحيكما فجعلتهما واحدة فكانت تمجدني وتقدسني وتهللني ثم قسمتها ثنتين وقسمت الثنتين ثنتين فصارت اربعة محمد واحد وعلي واحد والحسن والحسين ثنتان ثم خلق الله فاطمة من نور ابتدأها روحا بلا بدن ثم مسحنا بيمينه فافضى نوره فينا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں میری تمجید و تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دو دو کرنے کے پھر دو حصے کئے پس چار ہو گئے ایک محمد ایک علی اور دو حسن و حسین۔ امام نے فرمایا پھر اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا اسی ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا پھر ہم کو اپنی قدرت سے چھپا لیا پس اس کا نور ہم میں جاری ہو گیا

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام كان رسول الله سيد ولد آدم فقال كان والله سيد من خلق الله وما برأ الله برية خيرا من محمد

راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا وہ تمام مخلوق الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

اصل قال امير المؤمنين عليه السلام ما برأ الله نسمة خيرا من محمد

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

اصل عن ابي حمزة قال سمعت ابا جعفر يقول اوحى الله تعالى الى محمد يا محمد اني خلقتك ولم تك شيئا ونفخت فيك من روحي كرامة مني اكرمتك بها حين اوجبت لك الطاعة على خلقي جميعا فمن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني واوجبت ذلك في علي وفي نسله ممن اختصصته منهم لنفسي

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا اور اس وقت تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لئے اپنی روح تیرے اندر پھونکی۔ میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے ان لوگوں کے لئے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے

اصل عن محمد بن سنان قال كنت عند ابي جعفر الثاني عليه السلام فاجريت اختلاف الشيعة فقال يا محمد ان الله تبارك وتعالى لم يزل متفردا

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے

بوحدانیته ثم خلق محمداً وعلیاً وفاطمة فمکثوا الف دهر ثم خلق جمیع الاشیاء فاشهدهم خلقها واجری طاعتهم علیها وفوض امورها الیهم فهم یحلون ما یشاؤون ویحرمون ما یشاؤون ولن یشاؤوا الا ان یشاء الله تبارک وتعالی . ثم قال یا محمد هذه الدیانة التی من تقدمها مرق ومن تخلف عنها محق ومن لزمها لحق خذها الیک یا محمد

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام ان بعض القریش قال لرسول الله بای شیء سبقت الانبیاء وانت بعثت آخرهم وخاتمهم قال انی کنت اول من آمن بربی واول من اجاب حین اخذ الله میثاق النبیین واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی فکنت انا اول من قال بلی فسبقتهم بالاقرار بالله

اصل عن المفضل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام کیف کنتم حیث کنتم فی الاظلة فقال یا مفضل کنا عند ربنا لیس عنده احد غیرنا فی ظلة خضراء نسبحه ونقدسه ونهلله ونمجده وما من ملک مقرب ولا ذی روح غیرنا حتی بدا له فی خلق الاشیاء فخلق ما شاء کیف شاء من الملائکة وغیرهم ثم انهی علم ذلک الینا

اور اس نے محمد و علی و فاطمہ کو پیدا کیا وہ ہزار دہر اسی ہی حالت پر رہے پھر خدا نے تمام اشیاء کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے پھر فرمایا اے محمد یہ اختلافات عہد قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا وہ دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا اور باطل پرست بنا اور جو حق سے چمٹا رہا وہ ٹھیک رہا پس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ خاتم الانبیاء ہیں فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میں نے اس وقت جواب دیا جبکہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنایا جب خدا نے کہا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

مفضل نے امام جعفر صادق سے پوچھا آپ ظل رحمت الٰہی کے تحت کس طرح رہے فرمایا ظل سبز کے تحت ہم تھے ہم سے کوئی غیر نہ تھا ہم اس کی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

اصل عن ابی عبد اللہ یقول قال انا اوّل اھل بیت نوّہ اللہ باسمائنا انہ لما خلق السموٰت والارض امر منادیاً فنادیٰ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ثلاثاً واشھد ان محمداً رسول اللہ ثلاثاً واشھد ان امیر المومنین حقاً ثلاثاً

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (تین بار) اور اشہد ان محمداً رسول اللہ (تین بار) اور اشہد ان امیر المومنین حقاً (تین بار)

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منہ الانوار واجریٰ فیہ من نورہ الذی نورت منہ الانوار وھو النور الذی خلق منہ محمداً وعلیاً فلم یزالا نورین اولین اذ لا شیٔ کوّن قبلھما فلم یزالا یجریان طاھرین مطھرین فی الاصلاب الطاھرۃ حتی افترقا فی اطھر طاھرین فی عبد اللہ وابی طالب علیھما السلام

فرمایا امام جعفر علیہ السلام نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیا دی۔ یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا۔ یہی دو نور اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلاب طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آخر میں دو صلبوں عبد اللہ اور ابو طالب میں منتقل ہوئے۔

اصل عن جابر بن یزید قال قال لی ابو جعفر یا جابر ان اللہ اوّل ما خلق خلق محمداً وعترتہ الھداۃ المھتدین فکانوا اشباح نور بین یدی اللہ قلت وما الاشباح قال ظل النور ابدان نورانیۃ بلا ارواح وکان مویداً بروح واحدۃ وھی روح القدس فبہ کان یعبد اللہ وعترتہ ولذلک خلقھم حلماء علماء بررۃ اصفیاء یعبدون اللہ بالصلوٰۃ والصوم والسجود والتسبیح والتھلیل ویصلون الصلوٰۃ ویحجون ویصومون

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت محمد اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے فرمایا نور کا پرتو۔ ابدان نورانی بلا ارواح اور وہ مؤید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے۔ پس وہ اور ان کی عترت اسی روح القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لئے اللہ نے ان کو حلیم۔ عالم۔ نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں

اصل عن ابی جعفر قال کانت فی رسول اللہ ثلاثۃ لم تکن فی احد غیرہ لم یکن لہ فیٔ وکان لا یمر فی طریق فیمر فیہ بعد یومین او ثلاثۃ الا عرف انہ قد مر فیہ لطیب عرفہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو کسی اور میں نہیں۔ ان کا سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی۔

وكان لا يمرّ بحجر ولا بشجر الا سجد له

اصل عن ابي عبد الله قال لما عرج برسول الله انتهى به جبرئيل الى مكان فخلى عنه فقال له يا جبرئيل تخليني على هذه الحالة فقال امضه فوالله لقد وطئت مكاناً ما وطئه بشر وما مشى فيه بشر قبلك

اصل سأل ابو بصير ابا عبد الله عليه السلام وانا حاضر فقال جعلت فداك كم عرج برسول الله فقال مرتين فاوقفه جبرئيل موقفاً فقال له مكانك يا محمد فلقد وقفت موقفاً ما وقفه ملك قط ولا نبي ان ربك يصلي فقال يا جبرئيل وكيف يصلي قال يقول سبوح قدوس انا رب الملائكة والروح سبقت رحمتي غضبي فقال اللهم عفوك عفوك قال وكان كما قال الله قاب قوسين او ادنى فقال له ابو بصير جعلت فداك ما قاب قوسين او ادنى قال ما بين سيتها الى رأسها فقال كان بينهما حجاب يتلألأ يخفق ولا اعلمه الا وقد قال زبرجد فنظر في مثل سم الابرة الى ما شاء الله من نور العظمة فقال الله تبارك وتعالى يا محمد قال لبيك ربي قال من لامتك من بعدك قال الله اعلم قال علي بن ابي طالب امير المؤمنين وسيد المسلمين وقائد الغر المحجلين قال ثم قال ابو عبد الله عليه السلام لابي بصير يا ابا محمد والله ما جاءت ولاية علي من الارض ولكن جاءت من السماء مشافهة

حضرت جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا اے جبرئیل کیا اسی حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑتے ہو انہوں نے کہا آپ آگے چلیے یا محمد اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ چلا ہے

راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کتنے بار معراج ہوئی فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانیے آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی۔ بے شک خدا رب تمہارے لئے دعا فرما رہا ہے (یہاں یصلی سے مطلب صلوٰۃ سے ہے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری سے متصل کرنا اور مراد ہے تقرب وحی) حضرت نے پوچھا اس امر کی صورت کیا ہے کہا میں قابل تسبیح و تقدیس ہوں میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔ (یعنی میری رحمت کا تقاضا ہے کہ اہل عالم سے عفو کروں) حضرت نے فرمایا یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا وہ مقام جہاں رسول پہنچے جب خدا سے قریب ہوئے قاب قوسین تھا ابو بصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہوں قاب قوسین کیا ہے فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے کمان کے قبضہ سے کناروں تک دونوں جیسے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو ہلتا تھا زبرجد کا۔ رسول اللہ نے سوئی کے ناکہ جیسے باریک سوراخ سے نور عظمت الہیہ کا مشاہدہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہوگا عرض کی تو ہی بہتر جانتا ہے خدا نے کہا علی بن ابی طالب امیر المومنین سید المسلمین قائد غر محجلین ہے پھر امام نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) خدا ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بمنہ آئی ہے

اصل عن جابر قلت لابي جعفر عليه السلام صف لي نبي الله قال كان نبي الله ابيض مشرب حمرة ادعج العينين مقرون الحاجبين شثن الاطراف كان الذهب افرغ على براثنه عظيم مشاشة المنكبين اذا التفت يلتفت جميعا من شدة استرساله سربته سائلة من لبته الى سرته كانها وسط الفضة المصفاة وكان عنقه الى كاهله ابريق فضة يكاد انفه اذا شرب ان يرد الماء واذا مشى تكفأ كانه ينزل في صبب لم ير مثل نبي الله قبله ولا بعده

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان رسول الله قال ان الله مثل لي امتي في الطين وعلمني اسماءهم كما علم آدم الاسماء كلها ثم مر بي اصحاب الرايات فاستغفرت لعلي وشيعته ان ربي وعدني في شيعة علي خصلة قيل يا رسول الله وما هي قال المغفرة لمن آمن منهم وان لا يغادر منهم صغيرة ولا كبيرة ولهم تبدل السيئات حسنات

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال خطب رسول الله الناس ثم رفع يده اليمنى قابضا على كفه ثم قال اتدرون ايها الناس ما في كفي قالوا الله ورسوله اعلم فقال فيها اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم الى يوم القيامة ثم رفع يده الشمال فقال ايها الناس اتدرون ما في كفي قالوا الله ورسوله اعلم

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا اور دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ دونوں ابرو ملے ہوئے۔ بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا۔ اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے استحکام بدن کی وجہ سے، سینہ کے بال سینہ کی ابتداء سے ناف تک تھے گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی۔ جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اسی طرح بتلائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے والے اصحاب گزرے، میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لایا اور ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دونگا خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا در آنحالیکہ مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا بتاؤ اس میں کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں انکے آباء و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک کے پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھا کر پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو بہتر علم ہے۔

اصول عن ابي عبد الله عليه السلام كان عبد المطلب يفرش له بفناء الكعبة لا يفرش لاحد غيره وكان له ولد يقومون على رأسه فيمنعون من دنا منه فجاء رسول الله وهو طفل يدرج حتى جلس على فخذيه فاهوى بعضهم اليه لينحيه عنه فقال له عبد المطلب دع ابني فان الملك قد اتاه

اصول عن ابي عبد الله عليه السلام قال لما ولد النبي مكث اياما ليس له لبن فالقاه ابو طالب على ثدي نفسه فانزل الله فيه لبنا فرضع منه اياما حتى وقع ابو طالب على حليمة السعدية فدفعه اليها

اصول عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان مثل ابي طالب مثل اصحاب الكهف اسروا الايمان واظهروا الشرك فآتاهم الله اجرهم مرتين

اصول عن اسحق بن جعفر عن ابيه قال قيل له انهم يزعمون ان ابا طالب كان كافرا فقال كذبوا كيف يكون كافرا وهو يقول

الم تعلموا انا وجدنا محمداً
نبيا كموسى خط في اول الكتب

وفي حديث آخر كيف يكون ابو طالب كافرا وهو يقول

لقد علموا ان ابننا لا مكذب | لدينا ولا يعبأ بقيل الاباطل
وابيض يستسقى الغمام بوجهه | ثمال اليتامى عصمة للارامل

اتنے پاخانے کے مقام سے نکل گئی اور وہ سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبدالمطلب کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا ان کے سوا اور کسی کے لئے نہیں انکی اولاد ان کے سر پر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور انکی رانوں پر بیٹھ گئے بعض نے ارادہ کیا کہ انکو ہٹا دیا جائے عبدالمطلب نے کہا میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی پھر ابو طالب نے انکو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو طالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہوگا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے کہ ہم نے محمد کو پایا ہے
موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیونکر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں ہمارا بیٹا جھٹلایا نہیں اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ ایسا روشن چہرہ والا ہے کہ جس کے چہرے سے برکت حاصل کی جاتی ہے وہ یتیموں کا نگہبان ہے اور بیواؤں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

عن الفضيل عن ابي جعفر مثله

۴ ـ كان رجل يدخل على ابي عبد الله من اصحابه فغبر زماناً لا يحج فدخل عليه بعض معارفه فقال له فلان ما فعل قال فجعل يضجع الكلام يظن انه انما يعني الميسرة والدنيا فقال ابو عبد الله كيف دينه فقال كما تحب فقال هو والله الغني

فضیل نے بھی امام محمد باقر سے یہی حدیث نقل کی ہے
ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کرنے نہ آیا ایک بار جب اس کا ایک شناسا آیا آپ نے اس سے حال پوچھا اس نے تنگ دلی کے ساتھ کلام کیا حضرت نے گمان کیا کہ اس کی مالی حالت گر رہی ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جناب کو جیسے دین ہے فرمایا تو خدا کی قسم وہ غنی ہے

باب تقیہ

۱ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل (اولئك يؤتون اجرهم مرتين بما صبروا) قال بما صبروا على التقية (ويدرؤن بالحسنة السيئة) قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة

۲ ـ قال لي ابو عبد الله يا ابا عمر ان تسعة اعشار الدين في التقية ولا دين لمن لا تقية له والتقية في كل شيء الا في النبيذ والمسح على الخفين

توضیح: نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں کا جبر نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کیجیے

۳ ـ قال ابو عبد الله عليه السلام التقية من دين الله قلت من دين الله؟ قال اي والله من دين الله ولقد قال يوسف "ايتها العير انكم لسارقون" والله ما كانوا سرقوا شيئاً ولقد قال ابراهيم "اني سقيم" والله ما كان سقيما

۴ ـ قال ابو عبد الله سمعت ابي يقول لا والله ما على وجه الارض شيء احب الي من التقية يا حبيب انه من كانت له التقية رفعه الله يا حبيب من لم تكن له

آیہ: ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور (آیہ) آپ کے متعلق "دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے" فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشائے راز کرنا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو حصے دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں جائز ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے فرمایا قسم خدا کی اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا "قافلہ والو تم چور ہو" حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا

التقية وضعه الله يا حبيب ان الناس انما هم في هدنة فلو قد كان ذلك كان هذا

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتقوا على دينكم واحجبوه بالتقية فانه لا ايمان لمن لا تقية له انما انتم في الناس كالنحل في الطير لو ان الطير تعلم ما في اجواف النحل ما بقي منها شيء الا اكلته ولو ان الناس علموا ما في اجوافكم انكم تحبونا اهل البيت لاكلوكم بالسنتهم ولنحلوكم في السر والعلانية رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل لا تستوي الحسنة ولا السيئة قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة وقوله عز وجل ادفع بالتي هي احسن السيئة قال التي هي احسن التقية فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم۔

۷۔ قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا عمرو ارايت لو حدثتك بحديث او افتيتك بفتيا ثم جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فاخبرتك بخلاف ذلك بايهما كنت تأخذ قلت باحدثهما وادع الآخر فقال قد اصبت يا ابا عمرو ابى الله الا ان يعبد سراً اما والله لئن فعلتم ذلك انه لخير لي ولكم ابى الله عز وجل لنا ولكم في دينه الا التقية

۸۔ قال قال ابو عبد الله عليه السلام ما بلغت

اللہ اس کو پست کر دے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں جب ظہور حضرت حجت ہو گا تو اس وقت تقیہ ترک ہو گا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعے سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفین کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلبیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ اور علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "نیکی اور بدی برابر نہیں" کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان درازی جب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق "برائی کا دفعیہ اچھے طریقے سے کرو" فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے گرم جوش دوستی ظاہر کرو

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا پچھلی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور سے کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں ہمارے اور تمہارے لئے تقیہ چاہا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا

تقیۃ احدہم تقیۃ اصحاب الکہف ان کانوا لیشہدون الاعیاد ویشدون الزنانیر فاعطاہم اللہ اجرہم مرتین

۹ - قال استقبلت ابا عبد اللہ فی طریق فاعرضت عنہ بوجہی ومضیت فدخلت علیہ بعد ذلک فقلت جعلت فداک انی لالقاک فاصرف وجہی کراہۃ ان اشق علیک فقال لی یرحمک اللہ ولکن رجلا لقینی امس فی موضع کذا وکذا فقال علیک السلام یا ابا عبد اللہ ما احسن ولا اجمل

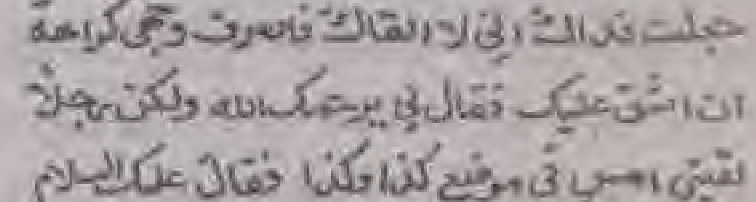

۱۰ - قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یروون ان علیا قال علی منبر الکوفۃ ایہا الناس انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی فلا تبرؤا منی فقال ما اکثر ما یکذب الناس علی علی علیہ السلام ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی وانی لعلی دین محمد ولم یقل ولا تبرؤوا منی فقال لہ السائل ارایت ان اختار القتل دون البراءۃ فقال واللہ ما ذلک علیہ وما لہ الا ما مضی علیہ عمار بن یاسر حیث اکرہہ اہل مکۃ وقلبہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عز وجل فیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان فقال لہ النبی عندہا یا عمار ان عادوا فعد فقد انزل اللہ عز وجل عذرک وامرک ان تعود ان عادوا

کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے انکو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگو عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تم گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیا جھوٹ باندھا ہے پھر فرمایا حضرت نے تو فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا (سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برائت نہ کرنی چاہئے لہذا اس نے پوچھا) کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہئے جو عمار یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا (کلمہ کفر کہنے میں) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا

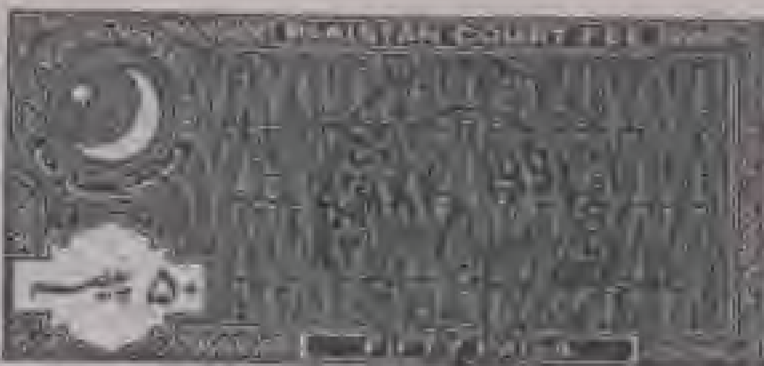

١١ـ قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول اياكم ان تعملوا عملاً يعيرونا به فان ولد السوء يعير والده بعمله كونوا لمن انقطعتم اليه زيناً ولا تكونوا عليه شيناً صلوا في عشائرهم وعودوا مرضاهم واشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم الى شيء من الخير فانتم اولى به منهم والله ما عبد الله بشيء احب اليه من الخبء قلت وما الخبء قال التقية

١٢ـ قال ابو جعفر عليه السلام التقية من ديني ودين آبائي ولا ايمان لمن لا تقية له

١٣ـ عن ابي جعفر عليه السلام التقية في كل ضرورة وصاحبها اعلم بها حين تنزل به

١٤ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ابي يقول واي شيء اقر لعيني من التقية ان التقية جنة المؤمن

١٥ـ قال لي ابو عبد الله عليه السلام ما منع ميثم رحمه الله من التقية فوالله لقد علم ان هذه الآية نزلت في عمار واصحابه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان

١٦ـ عن ابي جعفر عليه السلام قال انما جعلت التقية

خدا نے یہ آیت نازل کی مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اے عمار اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارا عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا

ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ برا بیٹا اپنے عمل بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے تم ایسے ہو کہ جو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو صلہ رحم کرو قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں حاضر رہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء واجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (جو کہ قضاء اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب تقیہ زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت کا

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا قسم خدا کی وہ جانتے تھے کہ آیت "مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر جس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو" عمار اور ان کے اصحاب کے بارہ میں نازل ہوئی۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا نے [illegible]

يحقن بها الدم فاذا بلغ الدم فليس تقية

١٧ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كلما تقارب هذا الامر كان اشد للتقية

١٨ - قال ابو جعفر عليه السلام التقية في كل شيء يضطر اليه ابن آدم فقد احله الله له

١٩ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال التقية ترس الله بينه وبين خلقه

٢٠ - قال ابو جعفر عليه السلام خالطوهم بالبرانية وخالفوهم بالجوانية اذا كانت الامرة صبيانية

٢١ قلت لابي جعفر عليه السلام رجلان من اهل الكوفة اخذا فقيل لهما ابرئا من امير المؤمنين فبرئ واحد منهما وابى الآخر فخلي سبيل الذي برئ وقتل الآخر فقال اما الذي برئ فرجل فقيه في دينه واما الذي لم يبرء فرجل تعجل الى الجنة

٢٢ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول التقية ترس المؤمن والتقية حرز المؤمن ولا ايمان لمن لا تقية له ان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيدين الله عز وجل به فيما بينه وبينه فيكون له عزا في الدنيا ونورا في الآخرة وان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيذيعه فيكون له ذلا في الدنيا وينزع الله عز وجل ذلك النور منه

تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خود بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے تاکہ مخالف زیادہ طعنہ زنی نہ کریں اور وہ بے آثار نہ ہوں

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے لئے انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملاپ رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جب کہ حکومت بازیچہ اطفال ہو

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے ان سے کہا گیا تم امیر المومنین پر تبرا کرو ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے حرز ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ نور کو اس کے دل سے نکال لے گا

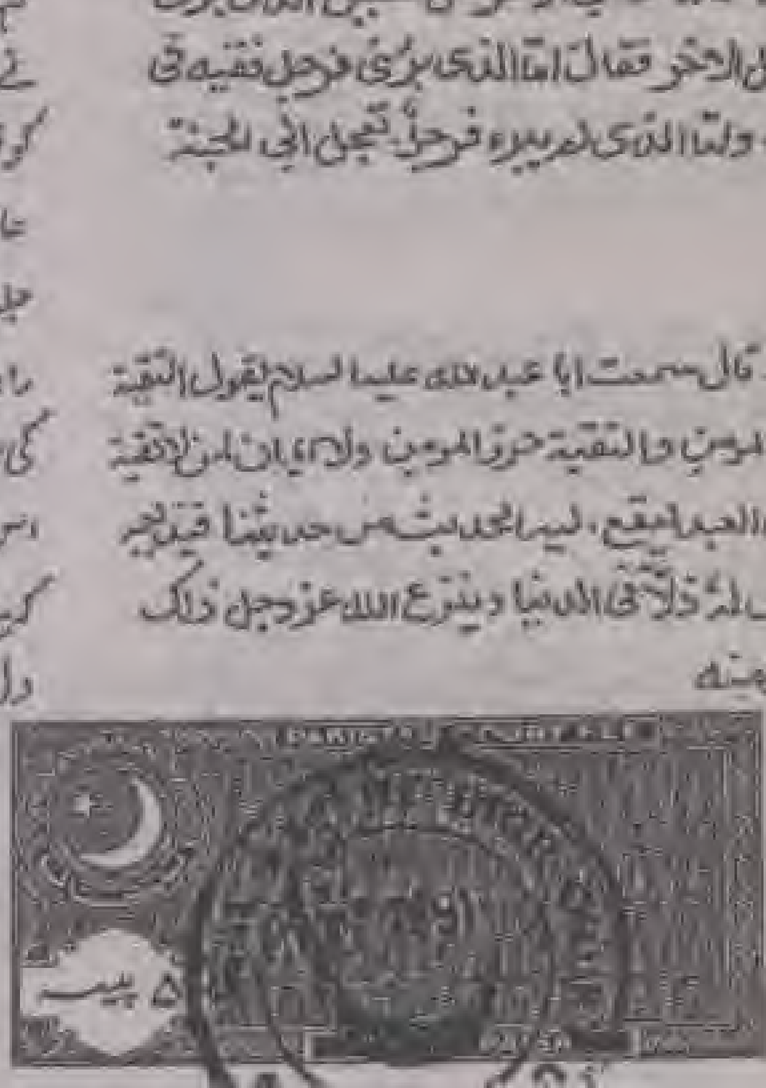

باب ۹۸ ـ راز کو چھپانا

١ ـ عن علي بن الحسين عليهما السلام قال وددت والله اني افتديت خصلتين في الشيعة لنا ببعض لحم ساعدي النزق وقلة الكتمان

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تندمزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا

٢ ـ قال ابو عبد الله عليه السلام يا سليمان انكم على دين من كتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا اللہ نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا

٣ ـ قال ابو عبد الله عليه السلام امر الناس بخصلتين فضيعوهما فصاروا منهما على غير شيء الصبر والكتمان

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا ـ ایک ان میں صبر دوسرے راز کا چھپانا

٤ ـ عن عبد الله بن بكير عن رجل عن ابي جعفر ع قال دخلنا عليه جماعة فقلنا يا ابن رسول الله انا نريد العراق فاوصنا فقال ابو جعفر ليقو شديدكم ضعيفكم وليعد غنيكم على فقيركم ولا تبثوا سرنا ولا تذيعوا امرنا واذا جاءكم عنا حديث فوجدتم عليه شاهدا او شاهدين من كتاب الله فخذوا به والا فقفوا عنده ثم ردوه الينا حتى يستبين لكم واعلموا ان المنتظر لهذا الامر له مثل اجر الصائم القائم ومن ادرك قائمنا فخرج معه فقتل عدونا كان له مثل اجر عشرين شهيدا ومن قتل مع قائمنا كان له مثل اجر خمسة وعشرين شهيدا

راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو عراق جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں انکو چاہیئے کہ جو علم میں کمزور ہیں انکو قوت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پاؤ تو اسے بیان کرو ورنہ خاموش رہو جب تک اسے روک کے ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شبہ جدا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم آسمانی روزہ دار کا اجر ہے اور جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک بیس شہیدوں کا ہے جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے ۲۵ شہیدوں کے

٥ ـ قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ

انه ليس احتمال امرنا التصديق له والقبول فقط من
احتمال امرنا ستره وصيانته من غير اهله فاقرئهم
السلام وقل لهم رحم الله عبدا اجتر مودة
الناس الى نفسه حدثوهم بما يعرفون واستروا عنهم
ما ينكرون ثم قال والله ما الناصب لنا حربا باشد
علينا مؤونة من الناطق علينا بما نكره فاذا عرفتم
من عبد اذاعة فامشوا اليه وردوه عنها
فان قبل منكم والا فتحملوا عليه بمن يثقل عليه
ويسمع منه فان الرجل منكم يطلب الحاجة فيلطف
فيها حتى تقضى له فالطفوا في حاجتي كما تلطفون
في حوائجكم فان هو قبل منكم والا فادفنوا كلامه
تحت اقدامكم ولا تقولوا انه يقول ويقول فان
ذلك يحمل علي وعليكم اما والله لو كنتم تقولون
ما اقول لاقررت انكم اصحابي هذا ابو حنيفة له
اصحاب وهذا الحسن البصري له اصحاب وانا
امرؤ من قريش قد ولدني رسول الله وعلمت كتاب
الله وفيه تبيان كل شيء بدء الخلق وامر السماء
وامر الارض وامر الاولين وامر الآخرين وامر
ما كان وامر ما يكون كأني انظر الى ذلك نصب
عيني .

ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اسکی تصدیق
کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہئے یہ کہ نااہلوں
(مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے (ہماری
احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے
ہمارا سلام کہو اور کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندہ پر جو بحالت
تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے
وہ باتیں بیان کرو جن کو وہ قرآن سے جانتے ہیں
اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو خدا کی قسم ایسا
ناصبی جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے ہمیں زیادہ
نقصان اسکی دوستی سے کیا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن
سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت امر
امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو اگر وہ مان
جائے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس
کے نزدیک قابل عمل ہو اور وہ اسکی بات کا انکار نہ کرے۔ بعض لوگ
تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم انکی ضرورت پورا کرتے ہو تو وہ
تم پر مہربان ہوتے ہیں لیکن میری اس ضرورت کیلئے تم ان پر
اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی
کرتے ہو لیکن اگر وہ میری نہ مانے تو بہتر ورنہ تم اس کے
کلام کو اپنے پیروں تلے کچل دو کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا
کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے
قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ
تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں
اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور وہ کس طرح ان کے
غلط فتووں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجودیکہ قریشی اور اولاد
رسول سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان
ابتدائے خلقت سے لیکر آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا
اور جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے مگر
میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے

الا قال ابو عبد الله اخبرت بما اخبرتك به احداً
قلت لا الا سليمان بن خالد قال احسنت اما سمعت
قول الشاعر

فلا يعدون سرّي وسرك ثالثاً
الا كل سرّ جاوز اثنين شائع

١٠ - سالت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن مسئلة
فابى وامسك ثم قال لو اعطيناكم كما تريدون كان
شراً لكم واخذ برقبة صاحب هذا الامر قال ابو جعفر
ولاية الله اسرّها الى جبرئيل واسرّها جبرئيل الى
محمد واسرّها محمد الى علي واسرّها علي الى من
شاء الله ثم انتم تذيعون ذلك من الذي امسك
حرفاً سمعه قال ابو جعفر في حكمة آل داود ينبغي
للمسلم ان يكون مالكاً لنفسه مقبلاً على شانه
عارفاً باهل زمانه فاتقوا الله ولا تذيعوا حديثنا
فلولا ان الله يدافع عن اوليائه وينتقم
لاوليائه من اعدائه اما رأيت ما صنع الله
بآل برمك وما انتقم لابي الحسن عليه السلام
وقد كان بنو الاشعث على خطر عظيم فدفع الله
عنهم بولايتهم لابي الحسن وانتم بالعراق ترون
اعمال هؤلاء الفراعنة وما امهل الله لهم
فعليكم بتقوى الله ولا تغرنكم الحياة الدنيا
ولا تغتروا بمن قد امهل له فكان الامر قد
وصل اليكم

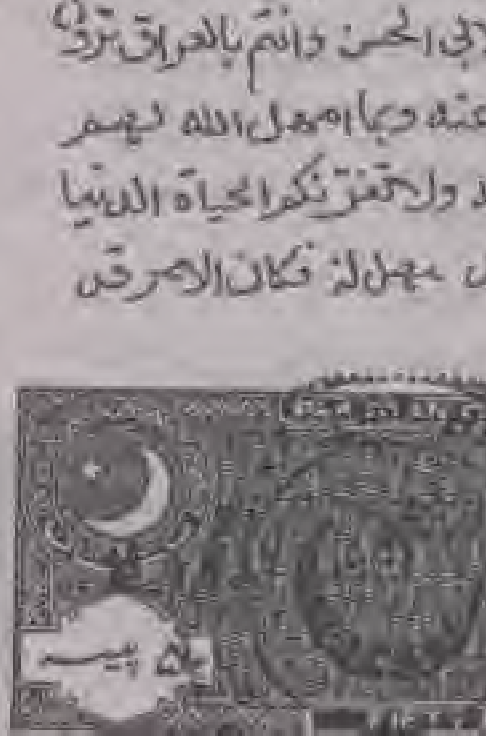

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تم سے بیان
کی تھی تو اس کو کسی سے کہہ دیا میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا
اور کسی سے نہیں کہا فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے
آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سات تک پہنچا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے
متعلق سوال کیا حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش
ہو گئے پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو وہ
ایک مصیبت بن جائے گا تمہارے لئے اور صاحب امامت
کے لئے بھی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولایت کی اللہ نے
جبرئیل کو اور جبرئیل نے حضرت رسول اللہ کو دی تھی اور قیامت
تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور
راز بتایا علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا یہی
یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا اور تم اسے ظاہر کرتے ہو
ظہور قائم آل محمد تک تم میں کون ہے جو پابند ہے اس بات کو بیان
کرنے سے جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک یہ بات بھی تھی کہ مسلمان کے
لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری
کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے پس اللہ سے ڈرو اور
ہماری حدیث کو شائع نہ کرو خدا اپنے اولیاء سے بلا کو
خود دفع کرے گا اور اپنے اولیا کے دشمنوں سے خود بدلہ
لے گا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے جو دشمن
آل رسول تھے کیا لیا اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمعیل یا
حضرت) کیسا بدلہ لیا اولاد اشعث (جو شیعہ تھی) اسے جو امامت
امام موسیٰ کاظم کی امامت کی معتقد تھی اللہ نے خطرہ عظیم کو ان سے
کیسے دفع کیا تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے کاموں کو عراق
میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو

١١۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ طوبیٰ لعبد نومۃ عرفہ اللہ ولم یعرفہ الناس اولئک مصابیح الھدیٰ وینابیع العلم ینجلی عنھم کل فتنۃ مظلمۃ لیسوا بالمذاییع البذر ولا بالجفاۃ المرائین

١٢۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام طوبیٰ لکل عبد نومۃ لا یؤبہ لہ یعرفہ الناس ولا یعرفہ الناس یعرفہ اللہ منہ برضوان اولئک مصابیح الھدیٰ ینجلی عنھم کل فتنۃ مظلمۃ ویفتح لھم باب کل رحمۃ لیسوا بالبذر المذاییع ولا الجفاۃ المرائین وقال قولوا الخیر تعرفوا بہ واعملوا الخیر تکونوا من اھلہ ولا تکونوا عجلاً مذاییع فان خیارکم الذین اذا نظر الیھم ذکر اللہ وشرارکم المشاؤون بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ المبتغون للبراءۃ المعایب

١٣۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کفوا السنتکم والزموا بیوتکم فانہ لا یصیبکم امر تخصون بہ ابداً ولا تزال الزیدیۃ لکم وقاءً ابداً

دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ نہ دے اور نہ اسکی زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھوں میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوش خبری ہو اس گمنام بندہ کے لیے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہیں خدا ان کے ذریعے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے شخص ہیں اور نہ جاہلانہ خود نما۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا خوش خبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لیے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے۔ لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے اپنی مرضی کے ساتھ ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغلخور ہیں اور نہ جاہلانہ خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اسکی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اسکی اہل بنتے رہو اور جلد بازی چغلخور نہ ہو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے عیبوں میں عیب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہو یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو خروج قائم آل محمد تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لیے مصیبت لانے والے (زیدیہ) ترجمہ یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لیے مجبور ہو